مولانا محمد حسین بٹالوی

پاک و ہند کے

علمائے اسلام کا اوّلین متفقہ فتویٰ

"مرزا غلام احمد قادیانی
اور اس کے پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں"

دار الدعوة السلفية

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

پاک و ہند کے
علمائے اسلام کا اوّلین متفقہ فتویٰ

"مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں"

مرتبہ

مولانا محمد حسین بٹالوی

ایڈیٹر "اشاعۃ السنۃ" لاہور

ناشر

دار الدعوۃ السلفیۃ، لاہور

سلسلہ اشاعت ۲۸

مصنّف ـــــــــ مولانا محمد حسین بٹالویؒ

طابع ـــــــــ محمد سلیمان انصاری

تاریخ طبع ـــــــــ نومبر ۱۹۸۲ء

مطبع ـــــــــ طفیل آرٹ پریس

طبع ـــــــــ اوّل

ناشر ـــــــــ دار الدعوۃ السلفیۃ

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصدیر

حضرت شیخ الکل میاں سید نذیر حسین محدث دہلویؒ کے شرفِ تلمذ سے بہرہ ور، مولانا محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر "اشاعۃ السنۃ" (متوفی ۱۹۲۰ء) کی شخصیت بھی اپنے نامور استاذ کی طرح محتاجِ تعارف نہیں۔

مولانا موصوف رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے ذہانت و فطانت، فہم و ذکاء اور علم و تفقہ سے حظِ وافر عطا فرمایا تھا۔ اور ساتھ ہی اس توفیق سے بھی نوازا کہ انہوں نے ان خداداد صلاحیتوں کو اللہ کے نازل کردہ دین اسلام۔ خالص اور بے آمیز اسلام ــــ کی تبلیغ، اس کی نشر و اشاعت اور اس کی وکالت و دفاع میں بھرپور طریقے سے استعمال کیا۔ چنانچہ اپنے وقت کے تمام اہم فتنوں کے استیصال میں وہ سرگرم رہے، اور اسلام کی ترجمانی اور دفاع کا فریضہ پوری قوت اور تندہی سے سرانجام دیا۔ جزاہ اللہ عن الاسلام والمسلمین خیر الجزاء۔

مولانا مرحوم کے دور میں حسبِ ذیل فتنے نمایاں تھے۔

- سرسید اور اُن کے رُفقاء کی نیچریت (جو معجزاتِ قرآنی اور احادیث کے انکار کی تحریک تھی)
- عیسائی مشنریوں کی خلافِ اسلام سرگرمیاں۔
- مرزا غلام احمد قادیانی کی جعلی اور خود ساختہ نبوت۔
- علمائے احناف کا فقہی جمود پر اصرار اور تحریک احیاءِ عمل بالحدیث کے خلاف ان کی جارحانہ مساعی

ان چاروں علمی محاذوں پر مولانا بٹالوی مرحوم نے بیک وقت چومکھی جنگ لڑی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تحریر و انشاء کا سلیقہ، قوتِ استدلال کا جوہر اور نقد و تحقیق کا ملکہ خوب خوب عطا کیا تھا۔ انہوں نے مذکورہ فتنوں کے استیصال کے لئے اپنے پرچے "اشاعۃ السنۃ" کو وقف کئے رکھا۔ اور اس کے صفحات پر اپنے علمی جواہر اور نقد و تحقیق کے لولوء لالا بکھیرتے رہے۔ لطف یہ ہے کہ پورا پورا پرچہ مولانا بٹالویؒ ہی کے نوکِ قلم کا شہکار ہوتا۔ چنانچہ انہوں نے،

- ردِّ نیچریت پر بھی بھرپور علمی وار کیا۔
- عیسائیت کی تردید بھی خوب خوب کی۔
- اہلِ تقلید سے بھی نبرد آزما رہے۔

- اور فتنۂ مرزائیت کے استیصال کے لئے بھی شب و روز سرگرم رہے ۔

آخر الذکر فتنہ چونکہ ان کے سامنے ہی پیدا ہوا تھا، ان کے دیکھتے دیکھتے ہی اس نے بال و پر نکالے تھے۔ اور اپنے عواقب کے لحاظ سے بھی یہ نہایت خطرناک تھا۔ اس لئے قدرتی طور پر مولانا مرحوم نے اس کی تردید میں پورا زور صرف کیا، اس کے دلائل کا تار و پود بکھیرا اور ہر محاذ پر اس سے ٹکر لی۔

- براہ راست مرزا غلام احمد قادیانی سے مباحثہ کیا۔
- اس کو دعوتِ مباہلہ دی۔
- اس کے علمِ کلام کا علمی پوسٹ مارٹم کیا۔

اور جب اس نے ان تینوں محاذوں سے گریز اور پسپائی اختیار کی تو پھر مولانا بٹالوی نے مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ما یستحقہ کے بارے میں ایک مفصل بالحوالہ استفتاء مرتب کیا، جس میں اس کی کتابوں سے اس کے عقائد نقل کئے۔ اور سب سے پہلے یہ استفتاء اپنے استاذِ محترم حضرت شیخ الکل کی خدمت میں پیش کیا جس کا انہوں نے مفصل اور زوردار جواب لکھا جس میں انہوں نے واضح کیا کہ استفتاء میں درج عقائد کا حامل اور اس کے پیروکار اہل سنت سے خارج ہیں۔ نہ اُن کی نمازِ جنازہ جائز ہے اور نہ مسلمانوں کے قبرستانوں میں انہیں دفن کیا جائے۔

پھر اس فتویٰ تکفیر کی تائید و تصویب مولانا بٹالوی نے متحدہ ہندوستان (پاک و ہند) کے تمام سربرآوردہ اور ممتاز علماء سے کرائی۔ اور تقریباً دو صد علماء کے مواہیر اور دستخطوں کے ساتھ اس فتوے کو شائع کیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور اُمتِ مرزائیہ کی تکفیر پر یہ سب سے پہلا متفقہ فتوے ہے۔ جو مولانا بٹالوی اور حضرت شیخ الکل سید میاں نذیر حسین محدث دہلوی کی مشترکہ مساعی کے نتیجے میں ظہور میں آیا۔

یہ فتوے مرزائے قادیانی کی وفات (۱۹۰۸ء) سے کئی سال قبل شائع ہوا تھا اور اس نے ایوانِ مرزائیت میں ایک زلزلہ برپا کر دیا تھا۔ کیونکہ یہ فتوے ایک تو تمام ہندوستان کے علماء کا متفقہ تھا جس سے مرزائیوں کو سب سے پہلے یہ احساس ہوا کہ اب ان کا رشتہ اُمتِ محمدیہ سے بالکل منقطع اور عوام کو گمراہ کرنے کے لئے انہوں نے اسلام کا جو ظاہری لبادہ اوڑھا ہوا ہے۔ وہ جامۂ نفاق اب چاک ہو گیا ہے اور ان کے دامِ ہم رنگِ زمین کی حقیقت آشکارا ہو گئی ہے۔

دوسرے یہ استفتاء (جسے مولانا بٹالوی نے مرتب کیا تھا) اور اس کا مفصل جواب حضرت شیخ الکل کے قلم گوہر رقم سے تھا، انتہائی مدلل، نہایت زوردار اور نہایت مُسکت تھا۔ جس کا جواب مرزا

غلام احمد قادیانی اور اس کی پوری اُمّت سے ہذیان پڑا، اور پوری اُمّتِ مرزائی اپنے نبی سمیت فَبُہِتَ الَّذِیْ کَفَرَ کا مصداق بن کر رہ گئی۔

چنانچہ اس کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ اور ان کے شیخ حضرت میاں نذیر حسین محدّث دہلوی ؒ کے خلاف یہ ہذیان تو بکتا رہا کہ میری تکفیر کے بانی یہی دو شخص ہیں اور دوسرے مولویوں نے بغیر سوچے سمجھے ان کی تائید کر دی ہے۔ لیکن وہ اس فتویٰ کا کوئی معقول جواب نہیں دے سکا۔ جیسا کہ وہ ایک کتاب میں لکھتا ہے جس سے اس فتویٰ کے اثرات کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔

"چونکہ علمائے پنجاب اور ہندوستان کی طرف سے فتنۂ تکفیر و تکذیب حد سے زیادہ گزر گیا ہے اور نہ فقط علماء بلکہ فقراء اور سجادہ نشین بھی اس عاجز کے کافر اور کاذب ٹھہرانے میں مولویوں کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔ ایسا ہی ان لوگوں کے اغواء سے ہزارہا لوگ ایسے پائے جاتے ہیں کہ وہ ہمیں نصاریٰ اور ہندو سے بھی اَکْفَرْ سمجھتے ہیں۔ اگرچہ اس تکفیر کا بوجھ نذیر حسین دہلوی ؒ کی گردن پر ہے مگر تاہم دوسرے مولویوں کا یہ گناہ ہے کہ انہوں نے اس نازک امرِ تکفیر میں اپنی عقل اور اپنی تفتیش سے کام نہیں لیا۔ بلکہ نذیر حسین کے دجّالانہ فتویٰ کو دیکھ کر جو محمد حسین بٹالوی نے تیار کیا تھا۔ بغیر تحقیق و تنقیح کے ایمان لے آئے ہیں۔"

(انجام آتھم۔ از مرزا غلام احمد قادیانی، ص ۴۵، مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

"مولوی محمد حسین نے یہ فتویٰ لکھا اور میاں نذیر حسین دہلوی سے کہا کہ سب سے پہلے اس پر مہر لگا دے اور میرے کفر کی بابت فتویٰ دے دے اور تمام مسلمانوں میں میرا کافر ہونا شائع کر دے۔ سو اس فتویٰ اور میاں صاحب مذکور کی مہر سے بارہ برس پہلے یہ کتاب (براہین احمدیہ) تمام پنجاب اور ہند میں شائع ہو چکی تھی اور مولوی محمد حسین جو بارہ برس بعد اول المکفّرین بنے۔ بانی تکفیر کے وہی تھے اور اس آگ کو اپنی شہرت کی وجہ سے تمام ملک میں سلگانے والے میاں نذیر حسین دہلوی ؒ تھے۔" (تحفہ گولڑویہ از مرزائے قادیان۔ ص ۱۲۱، مطبوعہ قادیان ۱۹۱۴ء)

یہ فتویٰ مولانا بٹالوی کی زندگی میں شائع ہوا تھا۔ لیکن اس کے بعد اشاعت پذیر نہ ہو سکا، جس کی وجہ سے یہ اہم تاریخی فتویٰ مرورِ ایام کی دبیز تہوں میں دب کر اور گرد و خمول میں اَٹ کر رہ گیا حالانکہ اس بات کی شدید ضرورت تھی کہ اسے بار بار شائع کیا جاتا اور زیادہ سے زیادہ اسے لوگوں تک پہنچایا جاتا۔ تاکہ ایک تو لوگ فتنۂ مرزائیت سے آگاہ ہوتے اور دوسرے مولانا بٹالوی، میاں نذیر حسین اور

جماعت اہلحدیث کی علمی خدمت بھی اجاگر ہوتی اور مرزائیوں کی تکفیر میں اوّلیت کا وہ شرف بھی ان کی پیشانی کا جھومر بنتا جو دوسروں نے اپنے زیب گلو کر لیا ہے۔

بہر حال اب اسی ضرورت اور جذبے کے تحت اس کی اشاعت عمل میں آرہی ہے۔ اُمید ہے کہ اہل علم و اہل تاریخ اس سے بھرپور استفادہ کریں گے۔

اس فتویٰ کے بعد ایک اور فتویٰ انجمن اہل حدیث وزیر آباد کی طرف سے شائع ہوا تھا۔ جس میں ایک تو مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوائے نبوت و مسیحیت کی بنیاد پر اس کی اور اس پر "ایمان" لانے والوں کی تکفیر کی گئی تھی، دوسرے ان اشخاص کی بابت بھی فتویٰ تکفیر صادر کیا گیا۔ جو مرزائی نہ ہونے کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کو نبی و مجدد ماننے والوں کی تکفیر میں تأمل کرتے ہیں۔ دونوں کی بابت الگ الگ استفتاء اور پھر ان کا جواب ہے۔

یہ فتویٰ بھی اب نایاب ہے۔ اسے بھی اس مجموعے میں شامل کر دیا گیا ہے تاکہ یہ بھی محفوظ ہو جائے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو زیغ و ضلال سے محفوظ رکھے اور پیغمبر آخر الزمان ختمی مرتبت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا پیروکار بنائے اور ختم نبوت کے تقاضوں سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حافظ صلاح الدین یوسف

رفیق ادارہ دار الدعوة السلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور

محرم الحرام ________ ۱۴۰۷ھ

ستمبر ________ ۱۹۸۶ء

فتویٰ علمائے پنجاب و ہندوستان
بحق
مرزا غلام احمد ساکن قادیان

تمہید: از مولانا محمد حسین بٹالوی مُرتب

قادیانی نے اپنے رسالہ "فتح اسلام" میں اپنے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو اس سے اہل اسلام کی پبلک میں ایک عام شور برپا ہو گیا۔ اس شور کو مٹانے اور اس دعوے کی توضیح کے لئے اس نے ایک رسالہ "توضیح مرام" مشتہر کیا، تو اس نے اس شور کی آگ کو اور بھی تیز کر دیا۔ اور خوب بھڑکایا۔ کیونکہ "فتح اسلام" میں تو اس نے "مسیح موعود" ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ "توضیح مرام" میں اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور علاوہ برآں بہت سے عقائد کفریہ کا اظہار کیا جو عقائد اسلام کے بالکل مخالف ہیں اور عقائد نیچریہ، فلاسفہ، ہنود اور یہود و نصاریٰ کے عین مطابق و موافق۔

اس رسالے کی اشاعت سے وہ شور بڑھا تو اس کے ازالے کے لئے اس نے ایک اور رسالہ "ازالۂ اوہام" کے بعض حصص و مضامین کو اپنے حواریوں میں متداول کیا اور انہوں نے بذریعہ رسائل و مجالس ان کو پبلک میں مشتہر کیا۔ ان مضامین نے اس شور کی بھڑکتی ہوئی آگ پر کروسین آئل (مٹی کا تیل) ڈال دیا۔ کیونکہ اس رسالے میں اس نے مسیحیت اور نبوت کے ساتھ رسالت کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ رسالت بھی کیسی! جس کی بشارت و شہادت نص قرآن (ومبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد) میں آچکی ہے۔ اور علاوہ برآں بہت سے کفریات کا زہر اگلا۔ معجزات حضرت مسیح وغیرہ انبیاء سے بہ تاویل و تحریف انکار کیا۔ حضرت مسیح وغیرہ انبیاء خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اتقیاء اور ان کے اتباع با صفا پر علم و فہم میں فوقیت کا دعویٰ کیا اور ان سب کی توہین کا ارتکاب کیا۔

پھر تو وہ شور عالم گیر ہو گیا اور چاروں طرف سے نعرۂ تکفیر و نفرین بلند ہونے لگا۔ ان رسائل ثلاثہ سے ہر ایک کادیانی نے اچھا اثر نہ دیکھا تو اشاعت رسالہ "توضیح مرام" ہی کے وقت سے مباحثہ کا بھی اشتہار دے دیا۔ اور اشتہار ۲۶ مارچ ۱۸۹۱ء میں یہ مشتہر کیا کہ علمائے وقت جب تک میرے عقائد و مقالات میں (جن کو وہ کفر و گمراہی سمجھتے ہیں) مجھ سے مباحثہ نہ کر لیں تب تک اپنی زبان کو تکفیر اور طعن سے روک رکھیں اور اس مباحثے کو ایسی پیچیدہ اور مشکل اور ناممکن الوقوع شرطوں سے مقید کر دیا کہ نہ وہ شرطیں وقوع میں آویں اور نہ مباحثے کی نوبت پہنچے۔ جس سے اس کا مقصود یہ تھا کہ جتنے دنوں تک مباحثہ ملتوی رہے اور ٹل سکے۔ اتنے ہی دن طعن و تحقیر سے لوگوں کی زبان بند رہے۔ اور اس کے عقائد و دعاوی کا کچھ نہ کچھ اثر اس کے اتباع اور ناواقف مسلمانوں پر ہوتا رہے۔

علماء وقت نے وقتاً فوقتاً اس کی ناجائز شروط کے ابطال اور جائز کی تسلیم و اقبال سے مباحثہ کے لئے مستعدی کا اظہار کیا۔ مگر کادیانی سے بجز گریز و فرار جو اس کی اصلی منشا و مقصود تھا کچھ ظہور میں نہ آیا۔ یہاں تک کہ قضا و قدر نے اس کو اس دوڑنے اور بھاگنے کے ساتھ جبراً پنجے میں پھنسا دیا اور لدھیانہ کے مقام میں ہمارا اس سے مباحثہ کرا دیا۔ جس کی کسی قدر کیفیت نمبر ۴ وغیرہ جلد ۱۳ میں شائع ہوئی ہے۔

اس مباحثے میں جو اس نے شکست و ہزیمت پائی وہ ناظرین پرچہ ہائے مذکورہ پر مخفی نہ ہوگی۔ مگر اس کی دلیری اور بہادری کو دیکھو اور اس پر صد آفرین کہو کہ شکست پا کر بھی وہ دعوائے مباحثہ سے دست بردار نہ ہوا۔ اور اشتہار یکم اگست اور ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء میں پھر مدعی مباحثہ ہوا۔ اور دہلی جا کر خم ٹھوک کر کھڑا ہو گیا اور اس پر دہلی پہنچ کر اس کا تعاقب کیا گیا اور اس کی جملہ شروط جائزہ کو منظور کر کے منظوری مباحثہ کا اشتہار دیا گیا تو پھر اس نے مباحثے سے انکار کیا جس کی تفصیل نمبر ۱، ۲ جلد ۱۴ میں ہے۔

مگر پھر اس کی شرم و حوصلہ کو دیکھو اور اس پر ہزار آفرین کہو کہ دہلی سے بھاگ کر کادیان میں پہنچ کر وہ اس شکست و ہزیمت کو بھول گیا۔

اور ایک آسمانی فیصلہ (جو درحقیقت شیطانی فیصلہ ہے) اس نے لکھ مارا۔

اور اس میں پھر مباحثہ کا مدعی بن بیٹھا اور آخر گریز و فرار کا الزام علماء وقت پر قائم کیا۔ اس پر لاہور و سیالکوٹ پہنچ کر اس کا تعاقب کیا اور متعدد نوٹسوں کے ذریعہ اس کو مباحثے کی طرف بلایا گیا۔ مگر وہ میدانِ مباحثہ میں نہ آیا بلکہ جہاں خاکسار پہنچا وہاں سے وہ فوراً بھاگا جس کی کیفیت نمبر اتا ۳ کے جلد ۱۴ میں ہے۔

خاکسار ابتدا ہی سے اس کی بے جا اور ناممکن الوقوع شروط کو پیش کرنے سے اس کے مباحثہ سے مایوس ہو چکا تھا مگر قطع حجت کادیانی کی غرض سے لدھانہ کے مباحثہ تک اس کے حق میں تمام علماء اہلِ اسلام کی رائے ظاہر و مشتہر کرنے سے رُکا رہا۔ اور جب لدھانہ کے مباحثہ کو وہ ناتمام چھوڑ کر بھاگا تو اور بھی مایوسی نے جلوہ دکھایا۔ تب خاکسار نے بمقام دہلی پہنچ کر ایک استفتاء مرتب کیا جس میں کادیانی کے خیالات و مقالات درج کر کے ان کی تصدیق و شہادت کے لئے اس کی تصنیفات کی اصل عبارت کر بقید صفحات نقل کر دیا۔

اور اس استفتاء کا جواب بقیۃ السلف حجۃ الخلف شیخنا و شیخ الکل حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ سے حاصل کیا اور پھر ایک خاص سفر از دہلی تا بتقریب کلکتہ و بھوپال وغیرہ اختیار کر کے اکثر مشہور بلاد ہندوستان کے علماء و فضلاء مختلف مذاہب کا توافق رائے حاصل کیا۔ پھر لاہور پہنچ کر اُس استفتاء اور اُس کے جواب کو رسالے کی صورت میں چھپوا کر دُور دراز مقامات ہندوستان و پنجاب میں جہاں خاکسار خود نہیں پہنچا تھا۔ متداول کیا اور اس پر ان مقامات کے سکناء کی شہادات و تائیدات کو مرتب کرایا۔ فتویٰ پر مکمل اتفاق علمائے ہندوستان و پنجاب ہو چکا تھا۔ مگر اس اشاعت عام میں اس وجہ سے توقف و التواء ہوا کہ اگر کادیانی کو ان باتوں کی نسبت جن کو علماء وقت نے کفر و ضلالت کادیانی پر دلیل ٹھہرایا ہے۔ کچھ عذر ہو تو اس کو مجمع علماء میں پیش کرے اور ان میں وہ مباحثہ کرنا چاہتا ہے تو کرے اور اس پیالہ تکفیر و تضلیل کو جو باتفاق علماء اس کے لیے تیار کیا گیا ہے کسی حیلہ سے ٹلا سکتا ہے تو ٹلا دے یعنی ان باتوں کا اپنی تصانیف میں پایا نہ جانا یا اگر وہ ان میں موجود ہیں تو ان کا موجب کفر و ضلالت نہ ہونا ثابت کر دے۔ آخری دفعہ اس امر کی طرف اس کو جواب فیصلہ آسمانی میں بلایا گیا اور اس جواب

کر چھاپ کر اس کے پاس بھیجا گیا۔ اور انتظارِ مدت جواب تک اشاعتِ فتویٰ کو ملتوی کیا گیا مگر پھر اس نے اس طرف رخ نہ کیا اور مباحثہ کا نام لینا بھی چھوڑ دیا۔ لہٰذا اس فتویٰ کا اب عام اہلِ اسلام میں مشتہر کرنا ضروری سمجھا گیا ہے۔ فتویٰ سے پہلے چند تمہیدی امور کا بیان ضروری ہے ناظرین پہلے ان کو ملاحظہ فرمائیں گے تو فتویٰ سے زیادہ حظ اٹھائیں گے۔

امرِ اوّل:۔ اس مجموعۂ فتاویٰ میں گو کادیانی کی بڑے زور و شور سے تکفیر ہوئی ہے۔ مگر اصل سوال اور اس کے پہلے اور اصل جواب میں کفر کادیانی سے تعرض نہیں ہوا۔

اصل سوال: صرف یہ ہے کہ عقائد کادیانی مندرجہ سوال اسلامی عقائد ہیں یا نہیں؟ اور ان عقائد میں کادیانی پابند و پیرو اسلام ہے یا اس کی پابندی سے خارج۔ اور ایسے عقائد والا ولی۔ مجدد۔ ملہَم۔ محدَّث ہو سکتا ہے یا وہ ان عقائد کے سبب دجال کہلانے کا مستحق ہے؟

اس کا اصل جواب جو حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی طرف سے ہے۔ صرف یہی ہے کہ یہ عقائد اسلامی نہیں اور کادیانی ان عقائد میں پابندی اسلام سے خارج ہے۔ اور ایسے عقائد والا محدَّث۔ مجدد۔ ملہَم۔ ولی نہیں ہو سکتا بلکہ ان جملہ دجالین ایک دجال ہے۔ **اس جواب** کی تائید و شہادت میں جو اور فتوے و جوابات لکھے گئے ہیں ان میں بڑے زور و شور سے کادیانی کی تکفیر ہوئی ہے

اصل سوال اور اس کے پہلے جواب میں اس کی تکفیر سے اس غرض سے تعرض نہیں کیا گیا کہ اس جواب میں کسی شخص کا اختلاف نہ ہو۔ اس میں کادیانی اور اس کے عقائد کا کم سے کم درجہ حال و حکم بیان ہو جائے تاکہ اس سے اور کوئی کمی نہ کرے۔ زیادتی جس قدر کوئی مناسب سمجھے عمل میں لاوے۔ یہی وجہ ہے کہ جو علماء قادیانی کو کسی خاص وجہ سے کافر نہیں کہتے صرف مبتدع و گمراہ جانتے ہیں۔ انہوں نے بھی اس جواب سے اتفاق کیا اور اس کے عقائد کو ضلالہ و گمراہی قرار دے کر یہ ظاہر کیا کہ وہ عقائد اسلامی عقائد نہیں اور جو علماء اس کو کافر مرتد زندیق۔ منافق جانتے ہیں۔ انہوں نے اصل جواب پر بہت کچھ بڑھایا اور اس کو اچھی طرح کافر بنایا۔ اور دل کھول کر اپنے علم و قلم کا زور دکھایا۔ لہٰذا یہ مجموعۂ فتاویٰ نے اس وقت کے

دونوں قسم کے مسلمانوں کے (۱) نئی روشنی و نئے خیالات کے جنٹلمین جو نیو فیشن کے مہذب کہلاتے ہیں اور وہ لفظ کفر و کافر کے استعمال کو خواہ کیسا ہی با محل و حسب موقع ہو کسی کے حق میں پسند نہیں کرتے۔ اور وہ دنیا میں کسی کو خواہ منکر انبیاء علیہم السلام ہو خواہ منکر قطعی احکام حلال و حرام کافر نہیں جانتے اور موجودہ قیود و احکام اسلام کو غیر مہذب (اَن سولائزڈ) اور وحشی اور علکوں کے لئے مخصوص مناسب سمجھتے ہیں اور اس وقت کی مہذب اقوام کو ان قیود سے آزاد خیال کرتے ہیں (۲) پرانے خیالات کے مسلمان جن کو قسم اول اولڈ فیشن کہتے ہیں۔ اور وہ بلا چون و چرا احکام و ہدایت اسلام پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ فتوے کفر سے ایسے ڈرتے ہیں جیسے نیو فیشن کے مہذب غیر مہذب قیود سے ڈرتے ہیں۔ لائق ملاحظہ ہے۔

قسم اوّل :۔ صرف اصل سوال اور اس کے پہلے جواب کو دیکھیں اور کادیانی کے اقوال و عبارات کا قرآن و حدیث کے بیان سے مقابلہ و موازنہ کر کے کادیانی کو کافر نہ سہی مرتد نہ سہی اتنا تو کہیں کہ جو عقائد و مقالات اس نے ظاہر کئے ہیں وہ اسلام کے عقائد نہیں ہیں اور اگر ان میں ان کو کچھ مخالفت ہو تو اس سے ہم کو آگاہ کریں اور قسم دوم کے مسلمان ان سب فتووں کو اوّل سے آخر تک ملاحظہ کریں اور اس ذریعہ سے قادیانی کی کفریات پر مطلع ہو کر اس سے اپنے ایمان کو بچائیں۔ یہ فتویٰ ان ہی اخوانِ دین کی صیانت اعتقاد کے لئے ہیں۔ پہلے حضرات تو خود مفتی ہیں وہ تو ایسے ایسے فتوی اپنی عقل سے یا قوانین قدرت (لاز آف نیچر) سے بنا سکتے ہیں۔ ان کو ان فتووں کی چنداں حاجت نہیں۔ وہ اس مجموعہ کو ملاحظہ فرمائیں گے تو ہم پر بار منت و احسان رکھیں گے۔ اور بے شک ہم ان کے ممنون احسان ہوں گے۔

امر دوم یہ فتوی کسی خاص شخص یا فرقہ کی رائے نہیں ہے بلکہ تمام قوم اہل اسلام کی پبلک اوپینین (عام رائے) ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں مختلف فرقہ ہا و طرق کے فقراء علماء حنفی، شافعی، اہلحدیث۔ اہل فقہ۔ مقلدین، تارکین تقلید، اہل سُنّت۔ اہل تشیع سب کی تحریرات و جوابات شامل ہیں۔ لہٰذا یہ فتوے شخصی طرفداری یا پارٹی فیلنگ

کی تہمت سے بری ہے ۔ اور اس پر وہ الزام عائد نہیں ہو سکتے ۔ جو شخص یا کسی خاص فرقہ کے فتویٰ کی نسبت عائد کئے جا سکتے ہیں کہ وہ شخصی عناد یا پارٹی طرفداری پر مبنی ہیں ۔ ایک دو اشخاص یا ایک فرقہ پر تو گمان عناد و طرفداری و خطا کاری ہو سکتا ہے ۔ صدہا اشخاص اور تمام فرقوں پر یہ گمان کیونکر ہو سکتا ہے ۔

امر سوم : اس فتویٰ پر بعض ایسے اشخاص کے دستخط و شہادت بھی ہیں جن کو ہم عالم لائق افتاء نہیں سمجھتے ۔ ان کے دستخط صرف ان لوگوں کی خواہش و طمانیت کے لئے کرائے گئے ہیں جو ان کے پیرو ہیں اور ان کے اتفاق سے اُن لوگوں کی ہدایت متصور ہے ۔ اور بعض مولوی مفتی ، قاضی واعظ مشہور ہیں ، اور ان کے دستخط اس فتوے پر نہیں چھپے ، اس سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ وہ اس فتوے کے مخالف یا کادیانی کے معتقد ہیں اُن کے دستخط نہ ہونے کی وجوہ مختلف ہیں ۔ بعض تو ان میں ایسے ہیں وہ فیس پانچ روپے یا اس سے کم لے کر جو کوئی چاہے فتوے لکھ دیتے ہیں ۔ لہٰذا ان کے دستخط اور مہروں کو عموماً حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا اور خود غرضی پر مبنی خیال کیا جاتا ہے اس لیے ہم نے ایسے دستخط کرانا مصلحت نہ سمجھا ۔ بعض ایسے ہیں کہ عقائد کادیانی کو بُرا کہتے ہیں مگر کادیانی کے حواری حکیم نورالدین رکن ریاست جموں کے لحاظ و حصول فتوحات کی طمع سے جرأت نہیں کر سکتے ۔ بعض ایسے بھی ہیں جن کی طرف ہم نے رجوع ہی نہیں کیا ۔ ان کے پاس فتوے نہیں بھیجا ۔

امر چہارم : ان جوابات ، شہادات کی ترتیب و تقدیم یا تاخیر میں رتبہ و درجہ اہل شہادات کا کوئی لحاظ نہیں کیا گیا ۔ کیفما اتفق (جیسا اتفاق ہوا) شہادات کو درج کیا گیا ۔ اس سے مقدم الذکر کا افضل ہونا اور مؤخر کا مفضول ہونا نہ خیال ہوے ۔

امر پنجم : کادیانی اور اس کے تابع اس فتوے کے جواب میں یہ تین باتیں کہہ رہے ہیں اور کہیں گے ۔

اول یہ کہ جو باتیں ہمارے ذمہ لگائی گئی ہیں ہم نے نہیں کہیں ۔

دوسری بات ۔ (جو پہلی کے مخالف ہے) یہ کہ ہاں کہی تو ہیں مگر ان کے معنی اور ہیں ۔

تیسری بات ۔ یہ اس قسم کے فتوے علماء ہمیشہ ایک دوسرے پر لگاتے چلے آئے ہیں مگر آخر وہ فتوے نامعتبر سمجھے گئے ۔ اور جن کے حق میں وہ فتوے لگائے گئے وہ مقتدا تسلیم کئے گئے ۔ ان باتوں کا جواب حسب تفصیل ذیل ہے ۔

اول کا جواب : جن باتوں کو کادیانی کے ذمہ لگایا گیا ہے ۔ ان کے ثبوت میں ہم نے اصل عبارات کادیانی کو نقل کر دیا ہے وہ عبارتیں اُس کی کتابوں میں نہ نکلیں یا ان کی نقل میں ہماری غلط بیانی

ثابت ہو تو فی عبارت ایک سَو روپے جُرمانہ دینے کو ہم حاضر ہیں۔ مگر اس امر کا تصفیہ مجرد انکار کادیانی
اور اس کے اتباع سے نہیں ہو سکتا۔ ان کا یہ انکار محض کذب ہے۔ اور کذب اُن کے مذہب اور ہر ایک عمل
در آمد کا اصل اصول ہے۔ اس کے تصفیہ کے لئے ایک مجلس کا منعقد ہونا ضروری ہے جس میں ہم ان عبارات
کا تصانیف کادیانی میں پایا جانا ثابت کریں۔ اور وہ انکار کی وجہ بتا دے اور روز روشن میں آفتاب کو
چھپا کر دکھا دے۔

دوسری بات کا جواب: معنی کا تصفیہ بھی اسی مجلس میں ہو سکتا ہے۔ اس مجلس میں اگر اس کی عبارات
کے وہ ظاہری معنی بشہادت لغت، محاورہ اہل لسان نہ نکلے جو مفتیوں نے لکھے ہیں تو اس پر بھی ہم فی عبارت
سو روپیہ جُرمانہ دینے کو حاضر ہیں۔ کادیانی تو ان عبارات کے جو معنی چاہے بنا سکتا ہے۔

جو شخص خنزیر سے انسان مراد لے اور دمشق سے قادیان وغیرہ اس کو ایک کلام کے ایسے معنی جو ظاہر
کے مخالف اور معنی در بطن شاعر کا مصداق ہوں بیان کرنا کیا مشکل ہے۔

تیسری بات۔ کا جواب مضمون امر دوم میں بیان ہو چکا ہے کہ یہ فتویٰ کسی شخص یا خاص فرقہ کی طرف سے
نہیں ہے۔ اس لئے وہ ان سابق فتووں کی نظیر نہیں ہو سکتا۔ جو ایک شخص یا ایک فرقہ نے اپنے مخالف شخص
یا فرقہ کے حق میں لگائے ہیں۔ اور وہ شخص عناد یا پارٹی طرفداری کے سبب غلط نکلے۔ بلکہ یہ تمام اہل اسلام
کا جمہوری فتویٰ ہے۔ اس فتویٰ کا آخر کو غلط و نامعتبر نکلنا کوئی شخص تجویز کرے تو زمانہ سابق میں اس
کی کوئی مثال و نظیر بتا دے۔ کادیانی کے ایک فرضی یا مستور حواری مسافر تارگھ نے جو اپنی مراسلت مطبوعہ
ضمیمہ پنجاب گزٹ مؤرخہ ۹ مارچ ۱۸۹۱ء سیالکوٹ میں اس کی ایک نظیر بتائی ہے اور یہ کہا ہے۔ اس وقت
ایسے شخص کا مجھے خیال آیا جس کے لیے کسی زمانہ میں مکہ شریف سے مولوی صاحبان نے کفر کے فتوی منگوائے
تھے۔ اور جس کی زیارت کے لئے میں علی گڑھ پہنچا تھا۔ اور جس کی صداقت پکی ہمدردی اسلام کا آج ایک عالم
معترف ہے۔ مگر اس حواری کو یہ خیال نہ آیا کہ یہ نظیر فریقین کے نزدیک مسلم نہیں ہے۔ اس فتویٰ کا مسلمانوں کے
نزدیک غلط و نامعتبر ہونا اب تک ثابت نہیں ہوا۔ اور طرفہ یہ کہ کادیانی بھی اس فتوی کو غلط نہیں سمجھتا اور اس
شخص کو جس کے حق میں فتویٰ دیا گیا تھا مسلمان خیال نہیں کرتا اور اس طرفہ پر یہ طرہ ہے کہ وہ شخص بھی کادیانی کے
نئے خیالات سے متفق نہیں اور اس کا خلاف اخباروں میں مشتہر ہو چکا ہے۔ لہذا کادیانی کے نئے خیالات
کو اسلام سے خارج سمجھنے میں وہ تمام اہل اسلام سے متفق ہے۔

اب اگر وہ حواری اس شخص کو مسلمان جانتا ہے۔ تو اس کے فتوی کو کادیانی کے خلاف مان لے اور
مثل مشہور "بٹنے سے سنانا سو دیوانہ" پر غور کر کے یہ سمجھے کہ ایسا لبرل اور نیچرل خیال کا آدمی بھی کادیانی کے

نئے خیالات کو اسلام سے خارج کرتا ہے تو پھر وہ کیونکر مسلمان خیال ہو سکتے ہیں۔ اور اگر قادیانی کی رائے تو اس شخص کی نسبت حق جانتا ہے اور فتویٰ علماء حرمین کو اس کے حق میں صحیح سمجھتا ہے تو اس نظر کو واپس لے، اور اس فتنے کو بلا مزاحمت نظیر مخالف صحیح و خالی از عناد و خطا و طرفداری سمجھے۔

اس ضروری تمہید کے بعد آئندہ صفحات میں فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

محمد حسین بٹالوی

فتویٰ

سوال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حَامِدًا وَّ مُصَلِّيًا وَّ مُسَلِّمًا

علمائے حفظۂ دین و حماۃ شرع رسول امین، مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے حواریوں اور ہم مشربوں کے حق میں کیا فرماتے ہیں، جن کے عقائد و مقالات یہ ہیں جو ان کی تصنیفات و تحریرات سے نقل کیے جاتے ہیں اور مزید تحقیق و تصدیق کی غرض سے ان کی اصل تصنیفات و تحریرات بھی شاملِ[1] سوال ہیں۔

۱۔ ملائکہ ستاروں[2] کی ارواح ہیں۔ وہ ستاروں کے لیے جان کا حکم رکھتے ہیں۔ لہٰذا وہ ان ستاروں

---

[1] جہاں سائل خود پہنچا وہاں اصل تصنیفات قادیانی اور ان کے حواریوں کی ساتھ لے گیا۔ اور ان مضامین کو اصل تصنیفات میں دکھا دیا۔ بعض جگہ ان سوالات کو بذریعہ ڈاک بھیجا تو وہاں بھی اصل تصنیفات قادیانی کو بھیجا گیا۔ جن علماء کے پاس اصل تصانیف نہیں پہنچیں وہ اس شرط سے مطالبہ کریں کہ بعد ملاحظہ ان کو واپس کریں گے تو ان کے پاس اصل تصنیفات ارسال ہوں گی۔

[2] یہ عقائد از نمبر اول تا نمبر ششم آپ کے رسالہ توضیح مرام میں موجود ہیں جو بہ ترتیب رسالہ بہ ترتیب عقائد مندرجۂ سوال نقل کیے جاتے ہیں۔ اس کے صفحہ ۱۰ میں لکھا ہے کہ اگر یہ استفسار ہو کہ جس خاصیت اور قوت روحانی میں یہ عاجز اور مسیح بن مریم مشابہت رکھتے ہیں وہ کیا شے ہے اس کا جواب یہ ہے رہا تی لگا صفحہ)

سے کبھی جدا نہیں ہوتے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کہ وہ ایک عمومی خاصیت ہے جو ہر دو دوں کے روحانی ترائے میں ایک خاص طور پر رکھی گئی ہے جس کے سلسلہ کی ایک طرف نیچے کو اور ایک طرف اوپر کو جاتی ہے۔ نیچے کی طرف سے مراد وہ اعلیٰ درجہ کی دلسوزی اور غمخواری خلق اللہ ہے جو داعی الی اللہ اور اس کے مستعد شاگردوں میں ایک نہایت مضبوط تعلق ادھوڑ بخش کر نورانی قوت کو جو داعی الی اللہ کے نفس پاک میں موجود ہے ان تمام سرسبز شاخوں میں پھیلاتی ہے۔ اوپر کی طرف سے مراد وہ اعلیٰ درجہ کی محبت قوی ایمان سے ملی ہوئی ہے جو اول بندہ کے دل میں بارادۂ الٰہی پیدا ہو کر رب قدیر کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور پھر ان دونوں محبتوں کے ملنے سے جو درحقیقت نر اور مادہ کا حکم رکھتی ہیں ایک مستحکم رشتہ اور ایک شدید مواصلت خالق اور مخلوق میں پیدا ہو کر الٰہی محبت کی چمکنے والی آگ سے جو مخلوق کی ہیزم مثال محبت کو پکڑ لیتی ہے ایک تیسری چیز پیدا ہو جاتی ہے جس کا نام روح القدس ہے۔ سو اس درجہ کے انسان کی روحانی پیدائش اس وقت سے سمجھی جاتی ہے جب کہ خدا تعالیٰ اپنے ارادۂ خاص سے اس میں اس طور کی محبت پیدا کر دیتا ہے اور اس مرتبہ کی محبت میں بطور استعارہ یہ کہنا بے جا نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے بھری ہوئی روح اس انسانی روح کو جو بارادۂ الٰہی اب محبت سے بھر گئی ہے ایک نیا تولد بخشتی ہے۔ اسی وجہ سے اس محبت کی بھری ہوئی روح کو خدا تعالیٰ کی روح سے جو نافخ محبت ہے استعارہ کے طور پر ابنیت کا علاقہ ہوتا ہے۔ اور چونکہ روح القدس ان دونوں کے ملنے سے انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے اس لیے کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان دونوں کے بطور ابن ہے اور یہی پاک تثلیث ہے جو اس درجۂ محبت کے لیے ضروری ہے جس کو ناپاک طبیعتوں نے مشرکانہ طور پر سمجھ لیا ہے۔"

اور اس کے صفحہ ۲۵ میں لکھا ہے: "اور یہ کیفیت جو ایک آتش افروختہ کی صورت پر دونوں محبتوں کے جوڑ سے پیدا ہو جاتی ہے اس کو روح امین کے نام سے بولتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک تاریکی سے امن بخشتی ہے۔ اور ہر ایک غبار سے خالی ہے اور اس کا نام شدید القویٰ بھی ہے۔ کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ کی طاقت وحی ہے جس سے قوی تر وحی متصور نہیں اور اس کا نام ذوالافق الاعلیٰ بھی ہے۔ کیونکہ یہ وحی الٰہی کے انتہائی درجہ کی تجلی ہے۔"

(باقی بر صفحہ آئندہ)

۲۔ جبرائیل جس کا سورج سے تعلق ہے وہ بذات خود اور حقیقتہً زمین پر نہیں اترتا اس کا نزول
جو شرع میں وارد ہے اس سے اس کی تاثیر کا نزول مراد ہے اور جو صورت جبرائیل وغیرہ فرشتوں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اور اس کے صفحہ ۲ میں لکھا ہے "مسیح اور اس ماجرا کا مقام ایسا ہے کہ اس کو
استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔"

اور اس کے صفحہ ۲۹ میں لکھا ہے "اس جگہ اس بات کا بیان کرنا بھی بے موقع نہ ہوگا کہ جو کچھ ہم نے
روح القدس اور روح الامین وغیرہ کی تفسیر کی ہے۔ یہ درحقیقت ان عقائد سے جو اہل اسلام ملائک کی نسبت
رکھتے ہیں منافی نہیں ہے کیونکہ محققین اہل اسلام ہرگز اس بات کے قائل نہیں کہ ملائک اپنے شخصی وجود کے
ساتھ انسانوں کی طرح زمین پر اترتے ہیں اور یہ خیال بہ بداہت عقل باطل بھی ہے۔ مثلاً فرشتہ ملک الموت
جو ایک سیکنڈ میں ہزارہا لوگوں کی جان نکالتا ہے جو مختلف بلاد و امصار میں ایک دوسرے سے ہزاروں
کوسوں کے فاصلے پر رہتے ہیں اگر ہر ایک کے لیے اس بات کا محتاج ہو کہ اول پیروں سے چل کر اس کے
ملک اور شہر اور گھر میں جاوے اور پھر اتنی مشقت کے بعد جان نکالنے کا اس کو موقع ملے تو ایک سیکنڈ
کیا اتنی بڑی کارگزاری کے لیے تو کئی مہینوں کی مہلت بھی کافی نہیں ہو سکتی۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک شخص
انسانوں کی طرح حرکت کر کے ایک طرفۃ العین میں یا اس سے کم عرصہ میں تمام جہان گھوم کر چلا آوے ہرگز نہیں۔"

اور اس کے صفحہ ۳۲ میں ہے "پس اصل بات یہ ہے کہ جس طرح آفتاب اپنے مقام پر ہے اور اس
کی گرمی اور روشنی زمین پر پھیل کر اپنے خواص کے موافق زمین کی ہر ایک چیز کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ اسی طرح
روحانیات سماویہ خواہ ان کو یونانیوں کے خیال کے موافق نفوس فلکیہ کہیں یا دساتیر اور وید کی اصطلاحات کے
موافق ارواح کواکب سے ان کو نامزد کریں یا نہایت سیدھے اور موحدانہ طریق سے ملائک اللہ کا ان کو لقب
دیں درحقیقت یہ عجیب مخلوقات اپنے اپنے مقام میں مستقر اور قرار گیر ہیں ۔۔۔ جیسے ہمارے اجسام اور ہماری
تمام ظاہری قوتوں پر آفتاب اور ماہتاب اور دیگر سیاروں کا اثر ہے۔ ایسا ہی ہمارے دل اور دماغ اور
ہماری روحانی قوتوں پر یہ سب ملائک ہماری مختلف استعدادوں کے موافق اپنا اپنا اثر ڈال رہے ہیں۔"

اور اس کے صفحہ ۳۵ میں ہے "اگر ان نفوس طیبہ کا ان ستاروں سے الگ ہونا فرض کر لیا جائے
تو پھر ان کے تمام قویٰ میں فرق پڑ جائے گا۔ انہیں نفوس کے پوشیدہ ہاتھ کے زور سے (باقی بر صفحہ آئندہ)

کی انبیاء دیکھتے تھے وہ جبرائیل وغیرہ کی عکسی تصویر تھی جو انبیاء کے خیال میں متمثل ہو جاتی تھی جیسے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) تمام ستارے اپنے اپنے کام میں مصروف ہیں اور جیسے خدا تعالیٰ تمام عالم کے لیے بطور جان کے ہے ایسا ہی (مگر اس جگہ تشبیہ کامل مراد نہیں) وہ نفوس نورانیہ کواکب اور سیارات کے لیے جان کا حکم رکھتے ہیں۔ اور ان کے جدا ہو جانے سے ان کی حالت وجودیہ میں بکلی فساد راہ پا جانا لازمی و ضروری امر ہے اور آج تک کسی نے اس امر میں اختلاف نہیں کیا کہ جس قدر آسمانوں میں سیارات پائے جاتے ہیں وہ کائنات ارض کی تکمیل و تربیت کے لیے ہمیشہ کام میں مشغول ہیں۔ ۔۔ تمام نباتات و جمادات اور حیوانات پر آسمانی کواکب کا دن رات اثر پڑ رہا ہے۔"

اور اس کے صفحہ ۹ میں ہے "قرآن شریف سے ثابت ہے کہ یہ سیارات اور کواکب اپنے اپنے قالبوں سے تعلق ایک روح رکھتے ہیں جن کو نفوس کواکب سے بھی نامزد کر سکتے ہیں۔ اور جیسے کواکب اور سیارے باعتبار ان کے قالبوں کے طرح طرح کے خواص پائے جاتے ہیں جو زمین کی ہر ایک چیز پر حسب استعداد اثر ڈال رہے ہیں۔ ایسا ہی ان کے نفوس نورانیہ بھی انواع اقسام کے خواص ہیں جو باذن حکیم مطلق کائنات ارض کے باطن پر اثر ڈال رہے ہیں اور یہی نفوس نورانیہ کامل بندوں پر بشکل جسمانی متمثل ہو کر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور بشری صورت سے متشکل ہو کر دکھائی دیتے ہیں۔"

اور اس کے صفحہ ۷۰ میں ہے "جس قدر ارواح و اجسام اپنے کمالات مطلوبہ تک پہنچتے ہیں ان سب پر تاثیرات سماویہ کام کر رہی ہیں۔ اور کبھی ایک ہی فرشتہ مختلف طور پر اثر ڈالتا ہے۔ مثلاً جبرائیل جو ایک عظیم الشان فرشتہ ہے اور آسمان کے ایک نہایت روشن نیر سے تعلق رکھتا ہے اس کو کئی قسم کی خدمات سپرد ہیں انہی خدمات کے موافق جو اس کے نیر سے لیے جاتے ہیں سو وہ فرشتہ اگرچہ ہر یک ایسے شخص پر نازل ہوتا ہے جو وحی الٰہی سے مشرف کیا گیا ہو (نزول کی اصل کیفیت جو صرف اثر اندازی کے طور پر ہے نہ حقیقی طور پر یاد رکھنی چاہیے) لیکن اس کے نزول کی تاثیرات کا دائرہ مختلف استعدادوں اور مختلف ظروف کے لحاظ سے چھوٹی اور بڑی بڑی شکلوں پر تقسیم ہو جاتا ہے۔"

اور اس کے صفحہ ۔۔ میں ہے "اس وقت میں کہ جب انسان بوجہ قرآن مجتبین روح القدس کی نالی کے قریب اپنے تئیں رکھ دیتا ہے۔ معاً نزول میں سے فیض وحی اس کے اندر گر جاتا ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

آئینہ میں دیکھنے والے کی صورت متشکل ہو جاتی ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) یا یوں کہو کہ اس وقت جبرائیل اپنا نورانی سایہ اس مستعد دل میں ڈال کر ایک عکسی تصویر اپنی اس کے اندر رکھ دیتا ہے تب جیسے اس فرشتہ کا جو آسمان پر مستقر ہے جبرئیل نام ہے اس عکسی تصویر کا نام بھی جبرئیل ہی ہو جاتا ہے۔ یا مثلاً اس فرشتہ کا نام روح القدس ہے تو عکسی تصویر کا نام بھی روح القدس ہی رکھا جاتا ہے۔ سو یہ نہیں کہ فرشتہ انسان کے اندر گھس آتا ہے بلکہ اس کا عکس انسان کے آئینہ قلب میں نمودار ہو جاتا ہے۔ مثلاً جب تم نہایت مصفیٰ آئینہ اپنے منہ کے سامنے رکھ دوگے تو موافق دائرہ اور مقدار اس آئینہ کے تمہاری شکل کا عکس بلا توقف اس میں پڑے گا یہ نہیں کہ تمہارا منہ اور تمہارا سر گردن سے ٹوٹ کر اور الگ ہو کر آئینہ میں رکھ دیا جائے گا۔ بلکہ اس جگہ رہے گا جہاں رہنا چاہیے صرف اس کا عکس پڑے گا بلکہ جیسی جیسی وسعت آئینہ قلب کی ہوگی اسی مقدار کے موافق تر پڑے گا۔ مثلاً اگر تم اپنا چہرہ آرسی کے شیشہ میں دیکھنا چاہو کہ جو ایک چھوٹا سا شیشہ ہے تم کی انگشتری میں لگا ہوتا ہے تو اگر چہ اس میں بھی تمام چہرہ نظر آئے گا مگر ہر یک عضو اپنی اصل مقدار سے نہایت چھوٹا ہو کر نظر آئے گا لیکن اگر تم اپنے چہرہ کو ایک بڑے آئینہ میں دیکھنا چاہو جو تمہاری شکل کے پورے انعکاس کے لیے کافی ہے تو تمہارے تمام نقوش اور اعضا چہرے کے اپنے اصل مقدار پر نظر آجائیں گے۔

اور اس کے صفحہ ۹۰ میں ہے۔ جب جبرائیلی نور خدا تعالیٰ کی کشش اور تحریک اور نفخ نورانیہ سے جنبش میں آجاتا ہے تو معاً اس کی ایک عکسی تصویر جس کو روح القدس کے ہی نام سے موسوم کرنا چاہیے محب صادق کے دل میں منقش ہو جاتی ہے۔ اور اس کی محبت صادقہ کا ایک عرض لازم ٹھہر جاتی ہے۔ تب یہ قوت خدا تعالیٰ کی آواز سننے کے لیے کان کا فائدہ بخشتی ہے اور اس کے عجائبات کے دیکھنے کے لیے آنکھوں کے قائم مقام ہو جاتی ہے اور اس کے الہامات زبان پر جاری ہونے کے لیے ایک ایسی محرک حرارت کا کام دیتی ہے جو زبان کے پہیے کو زور کے ساتھ الہامی خط پر چلاتی ہے۔

اور اس کے صفحہ ۹۴ میں لکھا ہے "اس جگہ میں ان لوگوں کا وہم بھی دور کرنا چاہتا ہوں جو ان شکوک اور شبہات میں مبتلا ہیں جو اولیاء اور انبیاء کے الہامات اور مکاشفات کو دوسرے لوگوں کی نسبت کیا خصوصیت ہو سکتی ہے کیونکہ اگر نبیوں اور ولیوں پر امور غیبیہ کھلتے ہیں تو (باقی برصفحہ آئندہ)

٣۔ ملک الموت بھی بذات خود زمین پر اُتر کر قبض ارواح نہیں کرتا۔ بلکہ اس کی تاثیر سے قبض ارواح ہوتا ہے۔

٤۔ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے نجوم کی تاثیرات سے ہو رہا ہے۔

٥۔ روح القدس، روح الامین، شدید القویٰ، ذوالافق الاعلیٰ۔ جن کا ذکر شرع میں وارد ہے وہ انسان ہی کی ایک صفت ہے جو خدا کی محبت اور اس کے محبوب انسان کی محبت کے باہم ملنے سے متولد ہوتی ہے۔

٦۔ ان دونوں محبتوں اور ان کے متولد نتیجہ (روح القدس) کا مجموعہ پاک تثلیث ہے۔

٧۔ آپ (مرزا) کرامد حضرت مسیح ابن مریم کو استعارہ کے طور پر ابن اللہ کہہ سکتے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) تو دوسرے لوگوں پر بھی کبھی کبھی کھل جاتے ہیں بلکہ فاسقوں اور غایت درجہ کے بدکاروں کو بھی سچی خوابیں آجاتی ہیں اور بعض پرلے درجے کے بدمعاش اور شریر آدمی اپنے ایسے مکاشفات بیان کیا کرتے ہیں کہ آخر وہ سچے نکلتے ہیں۔ پس جب کہ ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے تئیں نبی یا کسی اور خاص درجے کے آدمی تصور کرتے ہیں۔ ایسے ایسے بدچلن آدمی بھی شریک ہیں جو بدچلنیوں اور بدمعاشیوں میں چھٹے ہوئے اور شہرۂ آفاق ہیں تو نبیوں اور ولیوں کی کیا فضیلت باقی رہی سو میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ درحقیقت یہ سوال جس قدر اپنی اصل کیفیت رکھتا ہے وہ سب درست اور صحیح ہے۔ اور جبریلی نور کا پھیلا ہوا حصہ تمام جہان میں پھیلا ہوا ہے جس سے کوئی فاسق اور فاجر اور پرلے درجہ کا بدکار بھی باہر نہیں بلکہ میں یہاں تک مانتا ہوں کہ تجربہ میں آچکا ہے کہ بعض اوقات ایک نہایت درجہ کی فاسقہ عورت جو کنجریوں کے گروہ میں سے ہے جس کی تمام جوانی بدکاری میں ہی گزری ہے کبھی سچی خواب دیکھ لیتی ہے اور زیادہ تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت کبھی ایسی رات بھی کہ جب وہ بادہ بسر و آشنا بہ بر کا مصداق ہوتی ہے کوئی خواب دیکھ لیتی ہے اور وہ سچی نکلتی ہے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ ایسا ہی ہونا چاہیے تھا کیونکہ جبریلی نور آفتاب کی طرح جو اس کا ہیڈکوارٹر ہے۔ تمام معمورۂ عالم پر حسب استعدادات کے اثر ڈال رہا ہے۔ اور کوئی نفس بشر دنیا میں ایسا نہیں کہ بالکل تاریک ہو کم سے کم ایک ذرہ سی محبت وطن اصلی اور محبوب اصلی کی ادنیٰ سی سرشت (باقی بر صفحہ آئندہ)

۸۔ آپ ایک معنی سے نبی ہیںؑ کیونکہ آپ محدث ہیں، جن سے خدا تعالیٰ باتیں کرتا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔ ختمِ نبوت کا جو قرآن میں ذکر ہے تو اس سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) میں بھی ہے اس صورت میں نہایت ضروری تھا کہ تمام بنی آدم پر یہاں تک کہ ان کے مجانین پر بھی کسی قدر جبریل کا اثر ہوتا اور فی الواقع ہے بھی؛

ان عبارات سے جیسے عقائد مرزائی کی (نمبر ۱) لغایت (۷)، تصدیق ہوئی ویسی ہی یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ آپ کے نزدیک نبوت اور وحی کی وہی حقیقت ہے جو نیچریوں اور برہمو سماج والوں نے بیان کی ہے کہ نبوت ایک نیچرل امر ہے جس سے کوئی فرد خالی نہیں ہے، یہاں تک کہ ناچنے والی کسبی (رنڈی) بھی اس سے محروم نہیں اور وحی لانے والا فرشتہ باہر سے نہیں آتا بلکہ صاحب وحی کے دل و دماغ ہی سے وہ پیدا ہوتا ہے اور جبریل یا روح القدس اسی کی ایک صفت کا نام ہے۔ وعلیٰ هذا القیاس۔

۱؎ توضیح مرام میں صفحہ ۱۸ سے صفحہ ۲۰ تک کہا ہے: اس جگہ اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہیے کیونکہ مسیح نبی تھا تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کے لیے ہمارے سید و مولا نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت فرقانی کا پابند ہوگا اور اس سے زیادہ کچھ بھی ظاہر نہیں کرے گا کہ میں مسلمان ہوں اور مسلمانوں کا امام ہوں۔ ماسوا اس کے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لیے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے۔ گو اس کے لیے نبوت تامہ نہیں مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے، امور غیبیہ اس پر ظاہر کیے جاتے ہیں اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں بآواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں اور اگر یہ عذر پیش ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیاء پر نازل ہوتی ہے اس پر مہر لگ چکی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے (باقی صفحہ آئندہ)

الیسی نبوت مراد ہے جو حامل وحی شریعت اور جمیع اقسامِ وحی کی جامع ہو نہ مطلق نبوت۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اور ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزئی طور پر وحی اور نبوت کا امت مرحومہ کے لیے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے مگر اس بات کو بحضورِ دل یاد رکھنا چاہیے کہ یہ نبوت جس کا ہمیشہ کے لیے سلسلہ جاری رہے گا۔ نبوت تامہ نہیں بلکہ جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں وہ صرف ایک جزئی نبوت ہے جو دوسرے لفظوں میں محدثیت کے اسم سے موسوم ہے جو انسان کامل کی اقتدا سے ملتی ہے جو مستجمع جمیع کمالات نبوت تامہ ہے یعنی ذات ستودہ صفات حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارشد الله تعالى ان النبي محدث والمحدث نبي باعتبار حصول نوع من انواع النبوة وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يبق من النبوة الا المبشرات اي لم يبق من انواع النبوة الا نوع واحد وهي المبشرات من اقسام الرؤيا الصادقة والمكاشفات الصحيحة والوحي الذي ينزل على خواص الاولياء والنور الذي يتجلى على قلوب قوم موجع فانظر ايها العاقل [illegible] تفهمهم [illegible] باب النبوة على [illegible] كل سبيل [illegible] على ان النبوة التامة الجامعة لوحي الشريعة قد انقطعت ولكن النبوة التي ليس فيها الا المبشرات فهي باقية الى يوم القيامة واما النبوة التي تامة كاملة جامعة لجميع كمالات الوحي فقد آمنا بانقطاعها من يوم نزول [illegible] وما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين۔ اب اوراس سے بڑھ کر سنیے۔ اپنے ازالہ کے صفحہ ۵۲۲ میں آپ لکھتے ہیں:ہاں یہ سچ ہے کہ آنے والے مسیح کو نبی کرکے ہی بیان کیا گیا ہے۔ مگر اس کراحتی (باقی برصفحہ)

ـــــہ ان دونوں مقام میں آپ کی عربی دانی ثابت ہوتی ہے۔ پہلی جگہ "ھی" مونث کی صفت جملہ نکرہ (سدباب النبوۃ) لائے ہیں۔ اور اگر یہ جملہ صلہ ہے تو اس کا موصول (التی) ندارد ہے۔ دوسری جگہ صلہ موصول کا صدر دار ہے تو عبارت یہ تھی: ما النبوۃ التی ھی تامۃ۔ جس شخص کا عربیت میں یہ مبلغ علم ہو کا وہ قرآن وحدیث سے کیا استخراج دقائق ومعارف کیا کرے گا۔ اگر کہو کہ الہام وعلم لدنی اس کا مددگار ہوگا تو کہا جائے گا کہ وہ الہام علم لدنی صحت الفاظ میں کیوں اس کا مددگار نہ ہوا۔ اور ایسی فاش غلطیوں سے اس کو کیوں نہ بچا سکا۔

۹۔ آنے والے مسیح ابن مریم کی بشارت حدیثوں میں وارد ہے اور اہل اسلام کو ان کا انتظار تھا وہ آپ ہی ہیں نہ عیسیٰ بن مریم اسرائیلی نبی۔ کیونکہ وہ صلیب پر چڑھایا گیا اور بعد اس کے وہ فوت ہو کر بہشت میں داخل ہو گیا ہے لہذا اب وہ دنیا میں نہیں آ سکتا۔

۱۰۔ آنے والے مسیح کے جو صفات احادیث میں وارد ہیں کہ وہ ابن مریم ہو گا۔ اور وہ دمشق کے منارہ شرقی کے پاس نزول کرے گا۔ اور وہ دو زرد کپڑے پہنے ہوئے ہو گا۔ اور وہ دجال یک چشم کو ہلاک کرے گا۔ اور وہ صلیب کو توڑے گا۔ اور وہ خنزیر کو قتل کرے گا۔ اور اس کے وقت

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کر کے بیان کیا گیا ہے۔ اب ان تمام اشارات سے صاف ظاہر ہے کہ واقعی اور حقیقی طور پر نبوت تامہ سے وقت سے متصف نہیں ہو گا۔ ہاں نبوت ناقصہ اس میں پائی جائے گی جو دوسرے لفظوں میں محدثیت کہلاتی ہے۔ اور نبوت تامہ کی شانوں میں سے ایک شان اپنے اندر رکھتی ہے سو یہ بات کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دونوں شانیں امتیت اور نبوت اس میں پائی جائیں گی جیسا کہ محدثیت میں ان دونوں شانوں کا پایا جانا ضروری ہے لیکن صاحب نبوت تامہ تو صرف ایک شان نبوت ہی رکھتا ہے۔ غرض محدثیت دونوں رنگوں سے رنگین ہوتی ہے۔ اسی لیے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں بھی اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔ اس عبارت میں تو آپ نے اپنے آپ کو کھلا نبی کہہ دیا ہے۔

ب۔ اس کے بعد کے رسالے جو آپ نے چھپوائے ان کے سرورق پر صاف لکھوا دیا ہے "از تصانیف مرسل یزدانی مرزا غلام احمد قادیانی" اس سے آپ نے رسالت کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ اور یہ بتا دیا کہ آپ خدا کے رسول بھی ہیں۔ اس صورت میں آپ کا شعر "من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب" جو صفحہ میں منقول ہے دعویٰ رسالت سے انکار کر کے مسلمانوں کو دھوکا دینا ہے درحقیقت آپ کا رسالت کا بھی دعویٰ ہے شاید چند مدت کے بعد کسی کتاب آسمانی کا بھی ادعا ہو۔ اسی سے بھی اوپر کے رسالہ کے صفحہ ۳ میں اپنے رسول مبشر بزبان حضرت عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور صاف لکھ دیا ہے کہ آیت "ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد" میں آپ ہی کی بشارت مراد ہے نہ محمد رسول اللہ کی۔ اس عبارت اور صفحہ میں منقول ہو گی۔

لہ فتح اسلام کے صفحہ ۱۰ میں ہے سجدات بجا لاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے (باقی بر صفحہ)

میں مال کثرت سے ہوگا وہ لوگوں کو مال کی طرف بلانے گا تو کوئی قبول نہ کرے گا۔ کافر اس کی خوشبو سے مر جائے گا۔ اور اس کے وقت میں یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ ان میں بعض صفات صحیح نہیں اور جن احادیث میں ان کا ذکر ہے وہ موضوع[1] ہیں اور بفرضِ صحت کل یہ صفات مسیح

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) بزرگ آباؤ گزر گئے اور بے شمار روحیں اس کے شوق ہی میں سفر کر گئیں۔ وہ وقت تم نے پا لیا .... میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لیے بھیجا گیا۔ تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں تازہ کر دیا جائے۔"

اور اسی کے صفحہ ۱ میں ہے "مسیح جو آنے والا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو۔" اور اس کے صفحہ ۲۵ میں لکھا ہے: "بلکہ ایک دفعہ اس کو اپنے زعم میں صلیب پر چڑھا کر قتل کر دیا۔ مگر چونکہ ہڈی نہیں توڑی گئی تھی اس لیے وہ ایک خوش اعتقاد اور نیک آدمی کی حمایت سے بچ گیا اور بقیہ ایام زندگی بسر کر کے آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔" اور آپ نے رسالہ [illegible] کے صفحہ ۳۰ میں مسیح کا سولی پر چڑھایا جانا اس تفصیل و تشریح سے بیان کیا ہے جو سید احمد خاں کی تفسیر جلد چہارم کے صفحہ ۱۴ میں موجود ہے۔

[1] موضوعیت احادیث "بعض صفات مسیح کا دعویٰ آپ کی تصنیفات کتب میں بہت جگہ پایا جاتا ہے۔" فتح الاسلام کے صفحہ ۱۰ میں آپ لکھتے ہیں: "خیال مذکور یعنی حضرت مسیح کا زندہ آسمان پر موجود ہونا جو کچھ عرصے سے مسلمانوں میں پھیل گیا ہے۔ صحیح طور پر ہماری کتابوں میں اس کا نام و نشان نہیں بلکہ احادیث نبویہ کی غلط فہمی کا ایک غلط نتیجہ ہے۔ جس کے ساتھ بے جا حاشیے ملا دیے ہیں۔ اور بے اصل موضوعات سے ان کو رونق دی گئی ہے۔" اور ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۲۴ میں لکھا ہے: "اور اس مقام میں زیادہ تر تعجب کی یہ جگہ ہے کہ امام مسلم صاحب تو یہ لکھتے ہیں کہ دجال معہود کی پیشانی پر ک ف ر لکھا ہوگا مگر یہ دجال تو انہیں کی حدیث کی رو سے مشرف باسلام ہو گیا۔ پھر مسلم صاحب لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال معہود بادل کی طرح جس کے پیچھے ہوا ہوتی ہے پھر جائے گا مگر یہ دجال جب مکہ مدینہ کی طرف گیا تو ابو سعید سے کچھ زیادہ نہیں چل سکا جیسا کہ مسلم کی حدیث سے ظاہر ہے ایسا ہی کسی نے اس کی پیشانی پر ک ف ر لکھا ہوا نہیں دیکھا ... اگر یہ حدیث صحیح ہے کہ دجال کی پیشانی پر ک ف ر لکھا ہوا ہوگا تو پھر اوائل دنوں میں ابن صیاد کی نسبت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوں

کی سب عجیب تاویل و تفصیل ذیل آپ ہی پاتے جاتے ہیں۔ مثلاً اس کے ابن مریم ہونے سے یہ
مراد ہے کہ وہ ابن مریم کی خاصیت[1] پر اور اس کا مثیل ہوگا اور اس کے نزول سے روحانی نزول مراد

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) شک اور تردد میں رہے اور کیوں یہ فرمایا کہ شاید یہی دجال معہود ہو اور یا شاید کوئی
اور ہو۔ گمان کیا جاتا ہے کہ شاید اس وقت تک حرف ک ف ر اس کی پیشانی پر نہیں ہوگا۔ میں سخت متعجب
اور حیران ہوں کہ اگر سچ مچ دجال معہود آخری زمانہ میں پیدا ہونا تھا یعنی اس زمانہ میں کہ جب مسیح ابن مریم
ہی آسمان سے اتریں تو پھر قبل از وقت یہ شکوک اور شبہات پیدا ہی کیوں ہوئے۔ اور زیادہ تر عجیب
یہ کہ ابن صیاد نے کوئی ایسا کام بھی نہیں دکھایا کہ جو دجال معہود کی نسبت نبوت میں سے سمجھا جاتا ہے۔
یعنی یہ کہ بہشت اور دوزخ کا ساتھ ہونا۔ اور خزانوں کا پیچھے پیچھے چلنا۔ اور مردوں کا زندہ کرنا۔ اور
اپنے حکم سے مینہ برسانا اور کھیتوں کو اگانا۔ اور ستر باع کے گدھے پر سوار ہونا۔ سب بڑی مشکلات جو پیش
آتی ہیں کہ اگر ہم بخاری اور مسلم کی ان حدیثوں کو صحیح سمجھیں جو دجال کو آخری زمانہ میں اتارتی ہیں تو یہ حدیثیں
ان کی موضوع ٹھہرتی ہیں اور اگر ان حدیثوں کو صحیح قرار دیں تو پھر ان کا موضوع ہونا ماننا پڑتا ہے۔
اگر یہ متعارض اور متناقض حدیثیں صحیحین میں نہ ہوتیں صرف دوسری صحیحوں میں ہوتیں تو شاید ہم ان دونوں
کتابوں کی زیادہ پاس خاطر کر کے ان دوسری حدیثوں کو موضوع قرار دیتے۔ مگر ایک مشکل تو یہ آپڑی ہے
کہ انہیں دونوں کتابوں میں یہ دونوں قسموں کی حدیثیں موجود ہیں۔ اب ہم جب ان دونوں قسم کی حدیثوں پر
نظر ڈال کر گرداب حیرت میں پڑ جاتے ہیں کہ کس کو صحیح سمجھیں اور کس کو غیر صحیح۔ تب عقل خداداد ہم کو یہ
طریق فیصلہ بتاتی ہے کہ جن احادیث پر عقل اور شرع کا کچھ اعتراض نہیں انہیں کو صحیح سمجھنا چاہیے۔

[1] فتح الاسلام کے صفحہ ۱۱ میں ہے اور وہ مثیل المسیح قوت اور طبع اور خاصیت کی مانند اور اسی
مدت کے قریب قریب جو کلیم اللہ کے زمانہ سے مسیح ابن مریم کے زمانہ تک تھی یعنی چودھویں صدی میں
آسمان سے اترا اور وہ اترنا روحانی طور پر تھا جیسا کہ مکمل لوگوں کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کے
لیے نزول ہوتا ہے" آپ کا ایک حواری اپنے رسالے قول فصیح کے صفحہ ۹ میں کہتا ہے "وہ اسی زمین پر
چلتا پھرتا ہے مگر ظاہر محدود نظر والوں کے نزدیک حقیقت میں وہ معروفہ عالم سے باہر آسمانوں پر مقیم ہے

---

[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہیں نہیں فرمایا یہ قادیانی کا محض افترا ہے۔

ہے اور دمشق کے شرقی منارہ سے تو وہاں کی مسجد کا منارہ[1] مراد ہے جو دمشق یا بازار شرق میں
واقع ہوا ہے۔ اور زرد کپڑوں[2] سے مراد بیماری ہے کہ ان کی حالت صحت اچھی نہ ہوگی۔ چنانچہ آپ میں
موجود ہے کہ ہمیشہ بیمار رہتے ہیں

اور دجال[3] سے دنیا پرست ایک چشم جو دین کی آنکھیں نہیں رکھتے مراد ہیں اور ان کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) دو زمین کا سکہ میں چارپائی پر بستر بچھاتے ہوتا ہے مگر اس کی پاک روح پر وہ سے
اٹھارہ سال کا دورہ مسافروں کا کرتی ہے۔

۱؎ ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۸۶ میں لکھا ہے: ایک مرتبہ میں نے اس مسجد کی … جس کے ساتھ میرا مکان
ملحق ہے … یہی وہ مسجد ہے
جس کی نسبت … اپنے رسالہ میں لکھا ہوا کہ … اس قصبہ کی شرقی طرف آبادی کے
آخری کنارہ پر واقع ہے … اس مسجد کے قریب وہ منارہ شرقی … جیسا کہ ہمارے سید و مولیٰ کی پیشگوئی
کا مفہوم ہے صلی اللہ علیہ وسلم

ازالہ کے صفحہ ۵۱ میں ہے ؎

زد منارہ شرقی عجب صدا … چوں خود ز مشرق ست تجلی نیّرم
نیک منگر کہ حسب بشارت آدم … عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بہ منبرم

۲؎ ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۰۳ میں ہے اور تحریر فرمایا کہ جس وقت وہ اترے گا اس وقت اس کی زرد
پوشاک ہوگی یعنی زرد رنگ کے دو کپڑے اس نے پہنے ہوئے ہوں گے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ معلوم
ہوتا ہے کہ اس وقت اس کی صحت کی حالت اچھی نہیں ہوگی۔

۳؎ فتح اسلام کے صفحہ ۱۰ میں لکھا ہے اور ہر یک حق پوش دجال دنیا پرست یک چشم ہے … آنکھ

خسے جیسا کہ تمام اہل اسلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت معراج کی رات اس درجہ کرنے کا اعتقاد ہے۔

۵؎ اس عمر سے جو حضرت عیسیٰ کی توہین مقصود ہوتی ہے وہ علماء … کی توجہ کے لائق ہے کیونکہ منبر سے مراد
رتبہ ہے نہ کہ لکڑی یا پتھر کا منبر اس لیے کہ یہ منبر آپ نہیں رکھتے اور نہ کبھی اس پر بیٹھنا ان کو آج تک نصیب
ہوا ہے۔ منشاء اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ کہاں ہیں کہ … یہ رکھتا ہے کہ وہ میرے منبر یعنی رتبہ کو پہنچ سکے۔

قتل سے ان کا حجت و دلیل سے مغلوب کرنا جو آپ کر رہے ہیں۔ یا دجال سے با اقبال قومیں (یعنی انگریز وغیرہ) مراد ہیں اور اس کے گدھے سے ریل گاڑی مراد ہے۔ سو ان لوگوں کو آپ دلائل سے مغلوب کر رہے ہیں۔

اور صلیب توڑنے سے اعتقاد صلیبی کو پاش پاش کرنا مراد ہے[۲۲] جو آپ کر رہے ہیں نہ ہاتھ یا ہتھوڑے سے صلیب کو توڑنا۔ اور خنازیر سے خنزیر صفت[۲۳] انسان مراد ہیں۔ اور ان کے قتل سے ان کا مغلوب کرنا جو آپ کر رہے ہیں۔ نہ ظاہری خنزیروں کا جنگلوں میں شکار کرتے پھرنا جو کسی نبی کی شان نہیں ہے۔

اور مال کے بہت ہو جانے اور کسی کے اس مال کو قبول نہ کرنے سے[۲۴] یہ مراد ہے جو آپ سے ہو رہا ہے کہ آپ مخالفین اسلام کو مقابلہ اسلام۔ یا اشتہار کے ذریعہ سے روپیہ دینے کا وعدہ کر رہے ہیں اور کوئی شخص وہ روپیہ نہیں لیتا اور نہ اس کا مقابلہ کرتا ہے۔ یہی مقابلہ سے عاجز آنا[۲۵]

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) نہیں رکھتا حجت و دلیل کی تلوار سے قتل کیا جائے گا۔ اور اپنے ازالہ کے صفحہ ۱۴۶ میں لکھتے ہیں۔ مگر ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد با اقبال قومیں ہوں۔ اور گدھا ان کا یہی ریل ہو جو مشرق اور مغرب کے ملکوں میں ہزارہا کوسوں تک چلتی دیکھتے ہو۔

[۲۲] فتح اسلام کے صفحہ ۰ میں لکھا ہے۔ اور اسی فطرتی مشابہت کی وجہ سے مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا تا صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے سو میں صلیب کے توڑنے اور خنزیروں کو قتل کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔ اور توضیح مرام کے صفحہ ۱۳ میں لکھا ہے کہ صلیب کے توڑنے سے مراد کوئی ظاہری جنگ نہیں بلکہ روحانی طور پر صلیبی مذہب کا توڑ دینا اور اس کا بطلان ثابت کر کے دکھا دینا مراد ہے... اور خنزیروں سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں خنزیروں کی عادتیں ہیں وہ زور حجت اور دلیل سے مغلوب کیے جائیں گے اور دلائل بینہ کی تلوار انہیں قتل کرے گی نہ یہ کہ ایک پاک نبی جنگلوں میں خنزیروں کا شکار کرتا پھرے گا۔

[۲۳] یہ دونوں مرادیں ایک خاص اور سب سے حواری محمد احسن امروہی ملازم ریاست بھوپال نے آپ کی روح مقدس سے فیض پا کر اور قدرت قادیانی سے مستفیض ہو کر بیان کی ہیں۔ چنانچہ اس کے رسالہ

کفار کی موت ہے جو آنے والے مسیح کے خوشبو کے لیے لازمی صفت ٹھہرائی گئی ہے اور وہ آپ (مرزا)
میں موجود ہے۔ اور یاجوج ماجوج سے انگریز اور روس مراد ہیں جو آپ کے وقت میں موجود ہیں۔
اور آنے والے مسیح کی بعض صفات ایسی بیان ہوئی ہیں کہ وہ حضرت مسیح ابن مریم اسرائیلی نبی میں پائی
نہیں جاتیں۔ وہ صرف آپ ہی میں متحقق ہیں جس سے یقین ہوتا ہے کہ وہ آنے والے مسیح آپ ہیں
نہ عیسیٰ ابن مریم اسرائیلی نبی۔

مثلاً (۱) اس کا گندم رنگ ہونا اور اس کے بالوں کا سیدھا ہونا جو آپ ہی میں پایا جاتا ہے
کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم تو سرخ رنگ کے تھے اور ان کے گھونگھر والے بال تھے (۲) آنے والے
مسیح کو احادیث میں ایک فرد مسلمان مسلمانوں کا امام آنحضرت کی امت بتایا گیا ہے جو آپ ہی ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اعلام الناس کے صفحہ ۵ میں ہے حقیقت اس کی یہ ہے کہ لوگوں کو مال کی طرف بلائے گا
اور کوئی قبول نہ کرے گا۔ پڑھو اس حدیث کو [illegible] تم سمجھے اس کے کیا معنی ہیں
ایک معنی یہ بھی ہیں جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ اس مسیح وقت نے اول دس ہزار روپیہ کا اشتہار مندرجہ
براہین احمدیہ تمام دنیا کی اطراف میں مشتہر کیا ہے اور ماسوا پانسو روپیہ کا اشتہار مندرجہ کحل الجواہر شائع کیا
اور شہادت بر ایک پادری [illegible] کو دو سو روپیہ ماہوار دینے کا وعدہ دیتے ہیں۔ اور اس کے صفحہ ۵۹ میں
کہا ہے۔ نواں نشان مسیح کا یہ ہے کہ کوئی مخالف اس کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتا۔ ہر چند کہ اشتہار
دیئے جاتے ہیں کہ اگر تم کو شک ہو مقابلہ کے لیے آؤ لیکن کوئی مخالف مقابلہ پر نہیں آتا اس کے خاص
سے ہر مخالف پر موت ہی آجاتی ہے [illegible]
[illegible]

شہ یہ مراد پہلے تو آپ نے مسیح موعود بننے سے پیشتر ایک حواری حکیم نورالدین جموں بھیروی کے ذریعہ سے اس
کے رسالہ فصل الخطاب و تصدیق براہین احمدیہ میں مشتہر کرائے اور اس سے گویا آپ نے مسیح موعود بننے
کی پیش بندی جمائی تھی۔ پھر جب دیکھا کہ یہ مراد ان کے حواریوں میں تسلیم کی گئی ہے اور اس سے ان کو وحشت
نہیں ہوئی تو خود اس مراد کا اظہار کر دیا اور اپنے ازالہ کے صفحہ ۵۰۰ میں لکھ دیا ہے ان دونوں قوموں سے مراد انگریز و روس ہیں۔
تہ توضیح مرام میں بصفحہ ۲ آپ نے لکھا ہے ختم المرسلین نے مسیح اول اور مسیح ثانی میں یہ امتیاز

صہ آپ جس معنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم المرسلین سمجھتے ہیں اس کا بیان صفحہ ۰ میں ہو چکا ہے۔

پایا جاتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) قائم کرنے کے لئے صرف یہی نہیں فرمایا کہ مسیح ثانی ایک مرد مسلمان ہوگا اور شریعت قرآنی کے موافق عمل کرے گا اور مسلمانوں کی طرح صوم و صلوٰۃ وغیرہ احکام فرقانی کا پابند ہوگا اور مسلمانوں میں پیدا ہوگا اور ان کا امام ہوگا اور کوئی جداگانہ دین نہ لائے گا اور کسی جداگانہ نبوت کا دعویٰ نہیں کرے گا بلکہ یہ بھی ظاہر فرمایا ہے کہ مسیح اول اور مسیح ثانی کے حلیہ میں بھی فرق بیّن ہوگا۔ چنانچہ مسیح اول کا حلیہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات میں نظر آیا وہ یہ ہے کہ درمیانہ قد اور سرخ رنگ گھونگر والے بال اور سینہ کشادہ ہے دیکھو صحیح بخاری صفحہ ۴۸۹ لیکن اسی کتاب میں مسیح ثانی کا حلیہ جناب ممدوح نے یہ بیان فرمایا ہے کہ وہ گندم گوں ہے اور اس کے بال گھونگر والے نہیں ہیں اور کانوں تک لٹکتے ہیں۔ اب ہم سوچتے ہیں کہ کیا یہ دونوں علامتیں جو مسیح اول اور ثانی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں کافی طور پر یقین نہیں دلاتیں کہ مسیح اول اور ہے اور مسیح ثانی اور۔ ان دونوں کو ابن مریم کے نام سے پکارنا ایک لطیف استعارہ ہے جو باعتبار مشابہت طبع اور روحانی خاصیت کے استعمال پایا گیا ہے یہ ظاہر ہے کہ اندرونی خاصیت کی مشابہت کی رو سے دو نیک آدمی ایک ہی نام کے مستحق ہو سکتے ہیں" اور اپنے ازالہ کے صفحہ [illegible] میں لکھا ہے ؎

"موعودم و بحلیۂ ماثور آمدم | حیف است گر بدیدہ نہ بینند منظرم
رنگم چو گندم است و بمو فرق بیّن است | زانساں کہ آمد است در اخبار سرورم
ایں مقدمم نہ جائے شکوک است و التباس | سید جدا کند ز مسیحائے احمرم"

اور آپ توضیح مرام میں فرماتے ہیں "اس بارہ میں نہایت صاف اور واضح حدیث نبوی وہ ہے جو امام محمد اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم یعنی اس دن تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں اترے گا وہ کون ہے وہ تمہارا ہی ایک امام ہوگا جو تم ہی میں سے پیدا ہوگا پس اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرما دیا کہ ابن مریم سے یہ مت خیال کرو کہ سچ مچ مسیح ابن مریم ہی اتر آئے گا بلکہ یہ نام استعارہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے ورنہ درحقیقت وہ تم میں سے تمہاری ہی قوم

(۴) آنے والے مسیح کا نسب حدیث میں فارسی الاصل بیان ہوا ہے۔ وصف آپ میں پایا جاتا ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) میں سے تمہارا ایک امام ہوگا جو ابن مریم کی صفت پر پیدا کیا جائے گا۔" اور آپ نے ازالہ میں بصفحہ ۴۴ کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لفظ ابن مریم کی تصریح میں فرماتے ہیں کہ وہ ایک تمہارا امام ہوگا جو تم میں سے ہی ہوگا اور تم سے ہی پیدا ہوگا۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وہم کو رفع کرنے کے لیے جو ابن مریم کے لفظ سے دلوں میں گزر سکتا تھا مابعد کے لفظوں میں بطور تشریح فرمایا کہ مسیح جو ابن مریم ہی نہ سمجھو بلکہ ہو امامکم منکم اور اسی میں بصفحہ ۱۰۲ اس حدیث کا ترجمہ یوں افادہ کیا ہے "تمہارا اس دن کیا حال ہوگا جس دن ابن مریم تم میں نازل ہوگا۔ اور تم جانتے ہو کہ ابن مریم کون ہے وہ تمہارا ہی ایک امام ہوگا اور تم میں سے ہی (اے امتی لوگو) پیدا ہوگا" ان احادیث میں جو تصرف آپ نے کیا ہے۔ اور ان کے معانی کے بیان میں جس افترا سے کام لیا ہے اس کا بیان جواب کے ضمن میں بصفحہ … و صفحہ … آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

۱؎ آپ فتح الاسلام بصفحہ ۱۴ فرماتے ہیں "تب فارس کی نسل میں سے ایک ایسا آدمی تعلیم دینے والا پیدا ہوگا۔ اگر ایمان ثریا میں معلق ہوتا تو وہ اسے اس جگہ سے بھی پا لیتا"

آپ کا اپنے تئیں اپنی اس خیالی حدیث کا مصداق ٹھہرانا اور فارسی الاصل قرار دینا اور اس کے ساتھ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرنا۔ صاف بتاتا ہے کہ آنے والے مسیح کا آپ کے نزدیک فارسی الاصل ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے بیان ہوا ہے ایسا ہی آپ کے بھوپالی حواری نے آپ کے کلام سے سمجھا؟ چنانچہ اپنے رسالہ اعلام الناس کے صفحہ ۴۵ میں کہا ہے "نسب اس کا صحیح مسلم وغیرہ میں یہ لکھا ہے لو کان العلم معلقا بالثریا لناله رجل من ابناء فارس۔ ایک مرد مسلمان ہوگا اور شریعت قرآنی کے موافق عمل کرے گا اور مسلمانوں کی طرح صوم و صلوٰۃ وغیرہ احکام فرقانی کا پابند ہوگا اور مسلمانوں میں پیدا ہوگا اور ان کا امام ہوگا اور کوئی جداگانہ دین نہ لاوے گا اور کسی جداگانہ نبوت کا دعویٰ نہیں کرے گا یہ سب صفات اس مسیح الزمان میں موجود ہیں"

آپ نے ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۲۰ میں لکھا ہے "جب ہم ان دوسری حدیثوں کو دیکھتے ہیں جو دجال معہود

۲؎ خیالی حدیث … اس لیے کہا ہے کہ واقعی حدیث کے الفاظ اور ہیں۔

نزیح بن مریم میں (۱۱) دجال موعود کے حق میں جو احادیث میں آیا ہے کہ وہ مردہ کو زندہ کرے گا اور اس کے ساتھ بہشت اور دوزخ ہوگا وغیرہ وغیرہ یہ مشرکانہ اعتقاد ہے اور توحید قرآنی کے مخالف۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کے ظاہر ہونے کا وقت اس دنیا کا آخری زمانہ بتلاتی ہیں تو وہ سراسر ایسے مضامین سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہیں کہ جو نہ عند العقل درست و صحیح ٹھہر سکتی ہیں اور نہ عند الشرع اسلامی توحید کے موافق ہیں۔ چنانچہ ہم نے قسم ثانی کے ظہور دجال کی نسبت ایک لمبی حدیث مسلم کی لکھ کر مع اس کے ترجمہ کے ناظرین کے سامنے رکھ دی ہے۔ ناظرین خود پڑھ کر سوچ سکتے ہیں کہ کہاں تک یہ اوصاف جو دجال معہود کی نسبت لکھے ہیں عقل اور شرع کے مخالف پڑے ہوئے ہیں۔ یہ بات بہت صاف اور روشن ہے کہ اگر ہم اس دمشقی حدیث کو اس کے ظاہری مضمون پر حمل کر کے اس کو صحیح اور فرمودہ خدا اور رسول مان لیں تو ہمیں اس بات پر ایمان لانا ہوگا کہ فی الحقیقت دجال کو ایک قسم کی قوت خدائی دی جائے گی اور زمین و آسمان اس کا کہا مانیں گے اور خدا تعالیٰ کی طرح فقط اس کے ارادہ سے سب کچھ ہوتا جائے گا۔ بارش وہ برسائے گا۔ مینہ تو ہو جائے گی۔ بادلوں کو حکم دے گا کہ فلاں ملک کی طرف چلے جاؤ تو فی الفور چلے جائیں گے۔ زمین کے بخارات اس کے حکم سے آسمان کی طرف اٹھیں گے اور زمین گو کیسی ہی کلر و شور ہو فقط اس کے اشارہ سے عمدہ اور اول درجہ کی زراعت پیدا کرے گی غرض جیسا کہ خدا تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ اِنَّمَآ اَمۡرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیۡـًٔـا اَنۡ یَّقُوۡلَ لَهٗ كُنۡ فَیَكُوۡنُ، اسی طرح وہ بھی کن فیکون سے سب کچھ کر دکھائے گا مارنا زندہ کرنا اس کے اختیار میں ہوگا۔ بہشت اور دوزخ اس کے ساتھ ہوں گے۔ غرض زمین و آسمان دونوں اس کی مٹھی میں آ جائیں گے۔ اور ایک عرصہ تک جو چالیس برس یا چالیس دن ہیں بخوبی خدائی کا کام چلائے گا اور الوہیت کے تمام اختیار و اقتدار اس سے ظاہر ہوں گے۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ کیا یہ مضمون جو اس حدیث کے ظاہر لفظوں سے نکلتا ہے اس موحدانہ تعلیم کے موافق و مطابق ہے جو قرآن شریف ہمیں دیتا ہے۔ کیا صدہا آیات قرآن ہمیشہ کے لیے یہ فیصلہ ناطق نہیں سناتیں کہ کسی زمانہ میں بھی خدائی کے اختیارات انسان ھالکۃ الذات باطلۃ الحقیقت کو حاصل نہیں ہو سکتے۔ کیا یہ مضمون اگر ظاہر پر حمل کیا جائے تو قرآنی توحید پر ایک سیاہ دھبہ نہیں لگاتا۔ اور اس کے صفحہ ۴۴ میں اس خیال کے شرک ہونے پر ایک نظیر نقل کر کے لکھتے ہیں: سوچنا چاہیے کہ یہ کتنا بڑا شرک ہے کچھ انتہا بھی ہے؟

(١٢) حضرت مسیح کی نسبت مسلمانوں کا یہ اعتقاد کہ وہ[١] زندہ آسمانوں پر اٹھائے گئے ہیں اور اب
تک وہاں زندہ موجود ہیں۔ اور وہ اپنی دنیاوی زندگی میں مردوں کو زندہ کرتے اور مادر زاد اندھوں
کو اور کوڑھی کو اچھا کرتے اور مٹی سے جانور کی شکل بناتے تو وہ پرند بن جاتا احمقانہ اور مشرکانہ[٢] اعتقاد

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ): افسوس کہ ان لوگوں کے دلوں پر کیسے پردے پڑ گئے کہ انھوں نے استعارات کو حقیقت
پر حمل کر کے ایک طوفان شرک کا برپا کر دیا ہے اور باوجود قرائن قریبہ کے ان استعارات کو قبول کرنا نہ چاہا جن
کی حمایت میں قرآن کریم شمشیر برہنہ توحید کی لے کر کھڑا ہے:

[١] اشتہار ۵ مئی ۱۹۰۷ء میں آپ نے حضرت مسیح کی زندگی کے اعتقاد کو شرک کا ستون قرار دیا اور
یہ لکھا ہے کہ ہمارے گزشتہ علماء نے اس طرف توجہ نہ کی اور اعتقاد مسلمانوں اور عیسائیوں دونوں نے
برخلاف کتاب اللہ کے ٹھہرا لیا ہے اس میں رہ جاتے ہیں۔

"لیکن افسوس کہ ہمارے گزشتہ علماء نے عیسائیوں کے مقابل پر کبھی اس طرف توجہ نہ کی حالانکہ اس ایک
ہی بحث میں تمام بحثوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ عیسائی مذہب کا ستون جس کی پناہ میں انگلستان اور جرمن اور فرانس
اور امریکہ اور روس وغیرہ کے عیسائی حضرت مسیح کی پرستار رہے ہیں۔ صرف ایک ہی بات
ہے اور وہ یہ ہے کہ بدقسمتی سے مسلمانوں اور عیسائیوں نے برخلاف کتاب اللہ یہ خیال کر لیا ہے کہ مسیح آسمان
پر مدت دراز سے زندہ ہے۔ چلا آتا ہے اور کچھ شک نہیں کہ اگر یہ ستون ٹوٹ جائے تو اس خیال باطل کے
دور ہو جانے سے صفحۂ دنیا بلعنت مخلوق پرستی سے پاک ہو جائے اور تمام یورپ اور ایشیا اور امریکہ ایک ہی
مذہب توحید میں داخل ہو کر بھائیوں کی طرح زندگی بسر کریں۔ لیکن ہم نے حال کے مسلمانوں مولویوں کو خوب
آزما لیا ہے وہ اس ستون کے ٹوٹ جانے سے سخت ناراض ہیں اور در پردہ مخلوق پرستی کے مؤید ہیں:"

[٢] ازالہ اوہام میں صفحہ ۴۴ مذکور ہے "انجیل کو پڑھ کر دیکھو کہ یہی اعتراض ہمیشہ مسیح پر رہا کہ اس نے کوئی
معجزہ تو دکھایا ہی نہیں یہ کیسا مسیح ہے کیونکہ ایسا مردہ تو کوئی زندہ نہ ہوا کہ وہ بولتا اور اس جہان کا سب حال
سناتا اور اپنے وارثوں کو نصیحت کرتا کہ میں دوزخ سے آیا ہوں تم جلد ایمان لے آؤ۔ اگر مسیح صاف طور پر
یہودیوں کے باپ دادے زندہ کر کے دکھا دیتا اور ان سے گواہی دلاتا تو بھلا کس کو انکار کی مجال تھی غرض
پیغمبروں نے نشان تو دکھائے مگر پھر بھی بے ایمانوں سے مخفی رہے۔ ایسا ہی یہ عاجز بھی خالی نہیں آیا بلکہ

(باقی دیکھو صـ ۱)

ہے اور درحقیقت حضرت مسیح کی صرف روح آسمان پر اٹھائی گئی ہے جیسا کہ وہ انبیاء کی۔ اور ان کے

حاشیہ صفحہ گزشتہ

مردوں کے زندہ ہونے کے لیے بہت سا آب حیات خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو بھی دیا ہے۔ بے شک جو شخص اس میں سے پیئے گا زندہ ہو جائے گا۔ بلاشبہ میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر میرے کلام سے مردے زندہ نہ ہوں اور اندھے آنکھیں نہ کھولیں اور مجذوم صاف نہ ہوں تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔" اور اس کے صفحہ ۲۹۵ میں ہے "بعض لوگ موحدین کے فرقہ میں سے بحوالہ آیات قرآنی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح بن مریم انواع و اقسام کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر زندہ کر دیا کرتے تھے چنانچہ اسی بنا پر اس عاجز پر اعتراض کیا ہے کہ جس حالت میں مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے تو پھر آپ بھی کوئی مٹی کا پرندہ بنا کر پھر اس کو زندہ کر کے دکھلائیے۔ ان تمام اوہام باطلہ کا جواب یہ ہے کہ وہ آیات جس میں ایسا لکھا ہے متشابہات میں سے ہیں اور ان کے یہ معنی کرنا کہ گویا خدا تعالیٰ نے اپنے ارادہ اور اذن سے حضرت عیسیٰ کو صفات خالقیت میں شریک کر رکھا تھا صریح الحاد اور سخت بے ایمانی ہے کیونکہ اگر خدا تعالیٰ اپنی صفات خاصہ الوہیت بھی دوسروں کو دے سکتا ہے تو اس سے اس کی خدائی باطل ہوتی ہے۔" اور صفحہ ۳۰۲ میں ہے "اب جاننا چاہیے کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تھا تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے وہ لوگ جو فرعون کے وقت میں مصر میں ایسے ایسے کام کرتے تھے جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے تھے اور کئی قسم کے جانور تیار کر کے ان کو زندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے تھے وہ حضرت مسیح کے وقت میں عام طور پر یہودیوں کے ملکوں میں پھیل گئے تھے اور یہودیوں نے ان کے بہت سے ساحرانہ کام سیکھ لیے تھے جیسا کہ قرآن کریم بھی اس بات کا شاہد ہے سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز

مردوں کو زندہ کرنے اندھے کوڑھی کو اچھا کرنے سے گمراہوں کو ہدایت کرنا مراد ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ہو جاتی ہے۔ اور صفحہ ۳۰۹ میں ہے "ماسوا اس کے یہ بھی ذہن میں رہنا چاہئے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزمی طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں کیونکہ عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈال کر ان چیزوں کو زندہ کے موافق کر دکھاتے ہیں۔ انسان کی روح میں کچھ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی کی گرمی ایک جماد پر جو بالکل بے جان ہو ڈال سکتی ہے تب جماد سے وہ بعض حرکات صادر ہوتی ہیں جو زندوں سے صادر ہوا کرتی ہیں۔" اور صفحہ ۳۰۷ میں ہے "مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ جانور جو مٹی یا لکڑی وغیرہ سے بنائے جاتے اور عمل الترب سے اپنی روح کی گرمی ان کو پہنچائی جاتی تھی وہ در حقیقت زندہ نہیں ہوتا بلکہ بدستور بے جان اور جماد ہوتا ہے صرف عامل کی روح کی گرمی بارود کی طرح ان کو جنبش میں لاتی تھی۔" اور صفحہ ۳۰۹ میں ہے "بہر حال مسیح کی یہ تربی کارروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا لیکن مجھے وہ روحانی طریق پسند ہے جس پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم مارا ہے۔ اور حضرت مسیح نے بھی اس عمل جسمانی کو یہودیوں کے جسمانی اور پست خیالات کی وجہ سے جو ان کی فطرت میں مرکوز تھی باذن و حکم الٰہی اختیار کیا تھا ورنہ دراصل مسیح کو بھی یہ عمل پسند نہ تھا۔ واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت برا خاصہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے تئیں اس مشغلہ میں ڈالے اور جسمانی مرضوں کے رفع دفع کرنے کے لئے اپنی دلی و دماغی طاقتوں کو خرچ کرتا رہے وہ اپنی ان روحانی تاثیروں میں جو روح پر اثر ڈال کر روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے اور امر تنویر باطن اور تزکیہ نفوس کا جو اصل مقصد ہے اس کے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیماروں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب

(۱۳۱) حضرت عیسٰی علیہ السلام یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر جانا
قانونِ قدرت الٰہی کے خلاف ہے اور خدا تعالیٰ کا ایسے خوارق دنیا میں دکھانا اپنی حکمت
اور ایمان بالغیب کو تلف کرتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ناکام کے رہے۔ حضرت مسیح کے عمل الترب سے وہ مردے جو زندہ ہوتے تھے یعنی
وہ قریب الموت آدمی جو گویا نئے سرے سے زندہ ہو جاتے تھے وہ بلاتوقف چند منٹ میں مر جاتے تھے
کیونکہ بذریعہ عمل الترب روح کی گرمی اور زندگی صرف عارضی طور پر ان میں پیدا ہو جاتی تھی۔" اور اسی کے
صفحہ ۳۲۲ میں ہے "غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر
اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت
سے ترقی پذیر ہو گیا تھا... بہرحال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک
مٹی ہی رہتی تھی۔"

توضیح کے صفحہ ۹ میں لکھتے ہیں کہ "کفار نے ہمارے سید و مولیٰ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے
مانگا تھا کہ آسمان پر ہمارے روبرو چڑھیں اور ہمارے روبرو ہی اتریں اور جو جواب ملا وہ قُلْ سُبْحَانَ
رَبِّي یعنی خدا تعالیٰ کی شان اس سے پاک ہے کہ ایسے کھلے کھلے خوارق اس دار الابتلاء میں دکھاوے
اور ایمان بالغیب کی حکمت کو تلف کرے۔ اب میں کہتا ہوں کہ جو امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
جو افضل الانبیاء تھے جائز نہ ہوا اور سنت اللہ سے باہر سمجھا گیا وہ حضرت مسیح کے لیے کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔"
اور صفحہ ۳ میں لکھتے ہیں کہ "قانونِ قدرت بھی اسی کو چاہتا ہے اور اسی کو مانتا ہے۔" اور ازالۂ اوہام کے
صفحہ ۴۷ میں لکھتے ہیں کہ "ماسوا اس کے اور کئی طرح سے ان پرانے خیالات پر سخت اعتراض عقل کے
وارد ہوتے ہیں جن سے خلاصی حاصل کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی... از انجملہ ایک یہ اعتراض کہ نیا
اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کر رہا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ
کرۂ زمہریر تک بھی پہنچ سکے بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتیں اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑوں کی
چوٹیوں پر پہنچ کر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوتی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں پس اس جسم
کا کرۂ ماہتاب یا کرۂ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔" ——— اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے

(۴) لیلۃ القدر[۳] سے جس کا ذکر قرآن میں ہے رات مراد نہیں بلکہ وہ زمانہ مراد ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہم رنگ ہے اور نبی یا اس کے قائم مقام مجدد کے گزر جانے سے ایک ہزار مہینہ کے بعد آتا ہے۔

(۵) آیات ذکر سجدہ آدم میں باوا آدم کی طرف سجدہ کرنا مراد[۴] نہیں بلکہ ملائکہ کا خدمتِ انسان کامل بجا لانا۔

(۶) صحیحین (صحیح بخاری و مسلم) کی احادیث سب کی سب صحیح نہیں بلکہ بعض ان میں غیر صحیح و موضوع[۵] بھی ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج اس جسم کے ساتھ کیونکر جائز ہو گا تو اس کا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔ اور اس کے صفحہ ۴۷ میں ہے۔ پھر مسیح کے بارے میں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ ہیئت اور طبعی اور فلسفی لوگ اس خیال پر نہیں ہنسیں گے کہ جب کہ تیس چالیس ہزار فٹ تک زمین سے اوپر کی طرف جانا موت کا موجب ہے تو حضرت مسیح اس جسم عنصری کے ساتھ آسمان تک کیونکر پہنچ گئے۔"

[۳] آپ فتح اسلام میں صفحہ ۵۵ لکھتے ہیں "تم سمجھتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے۔ لیلۃ القدر اس ظلمانی زمانہ کا نام ہے جس کی ظلمت کمال کی حد تک پہنچ جاتی ہے اس لیے وہ زمانہ بالطبع تقاضا کرتا ہے کہ ایک نور نازل ہو جو اس ظلمت کو دور کرے۔ اس زمانہ کا نام بطور استعارہ کے لیلۃ القدر کہا گیا ہے مگر درحقیقت یہ رات نہیں ہے یہ زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہم رنگ ہے۔"

[۴] توضیح مرام میں صفحہ ۴۹ کہا ہے کہ "جاننا چاہیے کہ یہ سجدہ کا حکم اس وقت سے متعلق نہیں ہے کہ جب حضرت آدم پیدا کیے گئے بلکہ یہ علیحدہ ملائک کو حکم کیا گیا کہ جب کوئی انسان یعنی حقیقی انسانیت کے مرتبہ تک پہنچے اور اعتدال انسانی اس کو حاصل ہو جائے اور خدا تعالیٰ کی روح اس میں سکونت اختیار کرے تو تم اس کامل کے آگے سجدہ میں گرا کرو یعنی آسمانی انوار کے ساتھ اس پر اترو اور اس پر صلوٰۃ بھیجو سو یہ قدیم قانون کی طرف اشارہ ہے جو خدا تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کے ساتھ ہمیشہ جاری رکھتا ہے۔"

[۵] حاشیہ صفحہ (۱۰ - نمبر۱) اور حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۱۶ ملاحظہ ہو۔

(۱۷) آپ اپنے کشف و الہام کے ذریعہ سے صحیح بخاری و صحیح مسلم کی احادیث کو موضوع ٹھہرا سکتے ہیں۔

(۱۸) حدیث صحیح کی (بخاری و مسلم کی کیوں نہ ہو) یہ شان و وقعت نہیں کہ وہ قرآن کریم کی مفسر و مبین ہو سکے اور قصص و اخبار و واقعات ماضیہ کے بیان میں بیان قرآن پر زیادتی کر سکے۔

(۱۹) نصوص قرآن و حدیث کو ان کے ظاہری معانی سے پھیرنا اور ان سے استعارات مراد ٹھہرانا جائز ہے بلکہ مغز شریعت ہے جو مجدد وقت کا کام ہے اور وہ ظاہری علوم سے نہیں ہو سکتا۔

(۲۰) جو شخص آپ کو (قادیانی صاحب کی بابت کمالات مسیحائیت و مجددیت نہ مانے گا وہ ہلاک

ملہ مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبری (۴) میں آپ فرماتے ہیں: "اب جب کہ یہ حال ہے کہ کوئی حدیث بخاری یا مسلم کی بذریعہ کشف کے موضوع ٹھہر سکتی ہے تو یہ کیوں نہ کہ ہم ایسی حدیثوں کو ہم پایۂ قرآن کریم جان لیں گے یا ظنی طور پر بخاری و مسلم کی حدیثیں بڑے اہتمام سے لکھی گئی ہیں وہ غالباً اکثر ان میں صحیح ہوں گی۔ لیکن کیونکر ہم حلف اٹھا سکتے ہیں کہ بلاشبہ وہ ساری حدیثیں صحیح ہیں" (ملاحظہ ہو اشاعۃ السنہ ص ۲۲۱ عدد جلد ۱۲) (ع - ح)

ملہ مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبری (۱) میں آپ فرماتے ہیں وہ (یعنی قرآن) اپنے مقاصد کی آپ تفسیر فرماتا ہے اور اس کی بعض آیت بعض کی تفسیر واقع ہوئی ہیں یہ نہیں کہ وہ اپنی تفسیر میں حدیثوں کا محتاج ہے (ایضاً اشاعۃ السنہ ص عدد جلد ۱۲) (ع - ح)

ملہ یہ بات آپ کی آخری تحریر مباحثہ لودھیانہ میں جا بجا پائی جاتی ہے جس کی تفصیل نقل مباحثہ میں ہے۔

ملہ یہ عقیدہ آپ کے مذہب جدید کا اصل اصول ہے آپ اسی اصول سے ہر ایک آیت ہر ایک حدیث میں تاویل و تحریف کرتے ہیں۔ حاشیہ صفحہ (۱۱ و ۱۲) ملاحظہ ہو۔ فتح اسلام کے صفحہ ۱ میں آپ لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ استعاروں سے کام لیتا ہے اور طبع اور خاصیت اور استعداد کے لحاظ سے ایک کا نام دوسرے پر وارد کر دیتا ہے" اور توضیح مرام کے صفحہ ۱۴ میں حدیث قتل خنازیر اور قتل صلیب اور وضع جزیہ کی تاویل اور تحریف کر کے آپ لکھتے ہیں "یہ سب استعارے ہیں جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے فہم دیا گیا وہ نہ صرف آسانی سے بلکہ ایک قسم کی ذوق سے ان کو سمجھ جائیں گے ایسے عمدہ اور بلیغ مجازی

ہوگا اور آگ میں ڈالا جائے گا اور جس نے آپ کو مانا وہ ناجی ہوا۔[سلہ]

یہ قادیانی اور آپ کے حواریوں اور ہم مشربوں کے عقائد و مقالات کی چند تمثیلات ہیں بطور مشتے نمونہ از خروارے و اندکے از بسیارے کیونکہ مزید تفصیل کی اس مقام میں گنجائش نہیں۔

اب ان کے طریق عمل کو جس میں وہ عقائد و مقالات مذکورہ بالا کی تائید کرتے ہیں اور اس سے وہ بزعم خود اصول و مسائل اسلام کی بیخ کنی کر رہے ہیں بیان کیا جاتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کھا سکے۔ حقیقت پر آمادہ ہو گویا ایک خوبصورت معشوق کا ایک دیو کی شکل میں خاکہ کھینچنا ہے۔ بلاغت تو تمام مدار استعارات لطیفہ پر ہوتا ہے اسی وجہ سے خدا تعالیٰ کے کلام نے بھی جو ابلغ الکلام ہے جس قدر استعاروں کو استعمال کیا ہے اور کسی کے کلام میں یہ طرز لطیف نہیں ہے۔ اور فتح الاسلام کے صفحہ [illegible] میں آپ لکھتے ہیں "صرف رسمی اور ظاہری طور پر قرآن شریف کے ترجمہ چھاپنا یا فقط کتب دینیہ اور احادیث نبویہ کو اردو یا فارسی میں ترجمہ کر کے رواج دینا یا [illegible] جیسے امور نہیں ہیں جن کو کامل اور واقعی طور پر تجدید کہا جائے لیکن ظاہری اور بے مغز خدمتیں ہیں ایک باعلم آدمی کر سکتا ہے اور ہمیشہ جاری ہیں ان کو مجددیت سے کچھ علاقہ نہیں" اور صفحہ [illegible] میں لکھا ہے "پس کہاں [illegible] کی جگہ ہے کہ جس قدر تم رسمی باتوں اور رسمی علوم کی اشاعت کے لیے جوش رکھتے اور اس کے عشر عشیر بھی آسمانی سلسلہ کی طرف تمہارا خیال نہیں۔"

سلہ فتح اسلام میں بصفحہ ۴۲ آپ لکھتے ہیں: "اس نے (یعنی خدا نے) اس سلسلہ کے قائم کرنے کے وقت مجھے فرمایا کہ زمین میں طوفان ضلالت برپا ہے تو اس طوفان کے وقت میں یہ کشتی تیار کر جو شخص اس کشتی میں سوار ہوگا وہ غرق ہونے سے نجات پا جائے گا اور جو انکار میں رہے گا اس کے لیے موت درپیش ہے۔" اور بصفحہ [illegible] فرماتے ہیں: "اس زمانہ میں حصن حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔" اور صفحہ [illegible] میں لکھتے ہیں "بلکہ بعض خشک ٹہنیوں کی طرح نظر آتے ہیں جن کو میرا خداوند جو میرا متولی ہے مجھ سے کاٹ کر جلنے والی لکڑیوں میں پھینک دے گا۔"

عقائد و مقالات مذکورہ کی تائید و ترویج کی غرض سے وہ احادیث صحیحہ کو بلا تردد رد کرتے و غیر صحیح و موضوع قرار دیتے ہیں۔ اور کئی احادیث و آثار و اقوال از خود وضع کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اور علمائے اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں اور آیات و احادیث نبویہ کی جس کو مجبوراً صحیح مانتے ہیں، ایسی تاویل اور تحریف کرتے ہیں کہ اس میں نیچریوں اور باطنیوں کو بھی انھوں نے مات کیا ہے۔

ان کے اس عمل کی تمثیلات و شواہد ان کی عبارات منقولہ سابق میں موجود ہیں۔ اور علاوہ ازاں چند تمثیلات و شواہد ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں۔

(۱) آپ نے احادیث متضمنہ ذکر دجال موعود کو غیر صحیح و موضوع بنانے کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ افترا کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس اس کے (یعنی ابن صیاد کے) حال میں ابھی تک اشتباہ ہے۔ یہ فقرہ بعینہ آپ کے رسالہ ازالہ کے صفحہ ۲۲۴ میں بعینہ موجود ہے۔ اور مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبر ۲ میں آپ نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ بھی فرمایا ہے کہ میں بھی ابن صیاد کے دجال معہود ہونے کی نسبت ڈرتا ہوں (یہ بھی آپ ہی کے مفاظہ ہیں) حالانکہ کسی حدیث صحیح یا ضعیف میں یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں۔ اور جب آپ سے مباحثہ لودھیانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قول کے مروی ہونے کا ثبوت طلب کیا گیا تو آپ نے جابر بن عبد اللہ کا یہ قول کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابن صیاد کے دجال ہونے سے ڈرتے رہے جو شرح السنہ میں مروی ہے، اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں ہے پیش کیا اور آخر مباحثہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قول کا ثبوت نہ دیا۔

(۲) اس حدیث کو موضوع ٹھہرانے کی غرض سے آپ نے ایک حدیث کو وضع کیا اور اس میں صحابہ پر افترا کیا اور طرفہ یہ ہے کہ اس حدیث کو صحیح مسلم میں موجود بتایا۔ چنانچہ مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبر ۲ میں آپ نے لکھا ہے کہ ایک اور حدیث مسلم میں ہے جس میں لکھا ہے کہ صحابہ کا اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ دجال معہود ابن صیاد ہی ہے۔

حالانکہ صحیح مسلم میں اس حدیث کا نام و نشان نہیں جس میں اجماع صحابہ کا ذکر ہو یا اشارہ ہو۔ مباحثہ

ۓ یہ تحریری مباحثہ مرزائے قادیانی اور حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ میں ہوا تھا اور مجلد

لودھیانہ میں آپ سے اس حدیث اور اجماع کی سند پوچھی گئی تو آپ نے حضرت ابو سعید خدریؓ کے اس قول کی کہ ابن صیاد نے ان کے پاس شکایت کی کہ لوگ اس کو دجال معہود سمجھتے ہیں۔ نشان دہی کی۔ جس میں نہ اس اجماع کا صریح ذکر پایا جاتا ہے نہ اس کی طرف دجال کوئی اشارہ ہے صرف غیر معین لوگوں کا ابن صیاد کو دجال کہنا مفہوم ہوتا ہے جس کے مقابلہ میں بہت سے صحابہ کا جن میں خود ابو سعید خدریؓ داخل ہیں ابن صیاد کو دجال موعود نہ سمجھنا بلکہ اور شخص کو دجال موعود سمجھنا اسی کتاب صحیح مسلم کی احادیث سے ثابت ہے۔

(۲) صحیح مسلم کی اس حدیث کو (جس میں حضرت مسیح کا دمشق کے قریب اترنا بیان ہوا ہے) موضوع قرار دینے کی غرض سے آپ نے ایک افترا بعض علماء امت پر کیا اور ازالہ کے صفحہ ۲۰۸ میں لکھا ہے کہ "بعض علماء کہتے ہیں کہ حضرت مسیح نہ بیت المقدس میں اترے گا اور نہ دمشق میں بلکہ وہ مسلمانوں کے لشکر گاہ میں اترے گا جہاں حضرت مہدی ہوں گے۔" حالانکہ علماء اسلام سے ایسا کوئی معلوم نہیں ہوا جس نے یہ بات کہی ہو کہ حضرت مسیح نہ بیت المقدس میں اترے گا اور نہ دمشق میں بلکہ علمائے اسلام نے ان سبھی مقامات کو ایک مقام قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے کہ حضرت مسیح بیت المقدس میں اتریں گے۔

ابن ماجہ کے حاشیہ میں بصفحہ ۳۰۲ لکھا ہے قال الحافظ ابن كثير وقد ورد في بعض الاحاديث ان عيسى عليه السلام ينزل ببيت المقدس وفي رواية بالاردن وفي رواية بمعسكر المسلمين فالله اعلم قلت حديث نزوله ببيت المقدس عند المصنف وهو عندي ارجح ولاينافي سائر الروايات لان بيت المقدس هو شرقي دمشق وهو معسكر المسلمين اذ ذاك والاردن اسم الكورة كذا في الصحاح وبيت المقدس داخل فيه وان اتفقت الروايات فان لم يكن في بيت المقدس الآن منارة فلا بد ان تحدث قبل نزوله (حاشيه ابن ماجه ص ۳۰۲)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اشاعۃ السنہ جلد ۳ صفحہ ۳ تا ۱۰ مجریہ ۱۳۰۰ھ (۱۸۹۰ء) اور صفحہ ۵ تا ۱۲ جلد ۱۴ میں طبع ہو چکا ہے (ر۔ ح)

بیت المقدس دمشق سے مشرق میں ہے وہیں مسلمانوں کا لشکر ہوگا اور وہ اُردن ہی کے علاقہ میں ہوگا۔ اسی جگہ خدا تعالیٰ منارہ سفید بنا دے گا۔" (ملخص)

لودھیانہ کے مباحثہ میں آپ سے اس قول "بعض علماء" کا ثبوت طلب کیا گیا۔ تو آپ نے ایسا جواب[1] دیا جس سے آپ کے اس افتراء کا اور یقین ہوا۔

(۴) اس حدیث صحیح مسلم اور دیگر احادیث نزولِ حضرت مسیح میں تحریف و تاویل کرنے کی غرض سے ایک افتراء آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ کیا اور کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کی نسبت جس میں دجال کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور اس میں (اس کو ابنِ قطن کے مشابہ کہا) صاف اور صریح طور پر فرما دیا ہے کہ یہ میرا ایک مکاشفہ یا ایک خواب ہے" (ازالہ صفحہ ۲۰۰) اور کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صاف اور صریح طور پر فرماتے ہیں کہ میرا یہ ایک کشف یا خواب ہے" (ازالہ صفحہ ۲۰۱) اور کہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اس بات کا اقرار فرماتے ہیں کہ یہ سب بیانات میرے مکاشفات میں سے ہیں" (ازالہ صفحہ ۲۲۲) حالانکہ کسی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اقوال مروی نہیں۔ حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دجال کو طواف کرتے دیکھنا۔ اور ابن قطن سے تشبیہ دینا وارد ہے۔ اس کو تسلیم کر لیا جائے کہ وہ ایک خواب یا کشف کا واقعہ ہے تو کوئی شخص (جس کو دین سے تعلق اور کذب سے احتراز) اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اور صاف و صریح اقرار نہیں ٹھہرا سکتا۔

اس افتراء سے آپ کی غرض (جس کو آپ نے ازالہ کے صفحہ ۲۲۲ میں ظاہر کیا ہے) یہ ہے کہ اسی پر حدیث دمشق وغیرہ کو قیاس کریں اور ان کو بھی ایک خواب یا مکاشفہ قرار دے کر تعبیر اور تاویل کا محتاج بنا دیں اور ان کے ظاہری معنی سے ان کو پھیر سکیں جو کمال جرأت و محض افتراء ہے۔

(۵) ان احادیث نزول حضرت مسیح میں تحریف اور تاویل کی غرض سے آپ نے اس حدیث کے ترجمہ میں جس میں یہ بیان ہے کہ عنقریب ابن مریم حاکم عادل ہو کر نزول کریں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک سوال و جواب کا افتراء کیا۔ اور ازالہ کے صفحہ ۱۰۲ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے "تمہارا اس دن کیا حال ہوگا جس دن ابن مریم تم میں نازل ہوگا اور تم جانتے ہو کہ ابن مریم کون ہے وہ تمہارا ہی امام ہوگا۔ اور تم ہی میں سے (اے امتی لوگو) پیدا ہوگا۔" (ازالہ کے صفحہ ( )

[1] جس کی تفصیل مباحثہ لدھیانہ کے حواشی میں ہے۔

میں لفظ "بل ھو" اپنے مجوزہ جواب میں از خود ملا کر وضع لفظ حدیث کا بھی ارتکاب کیا اور لکھ دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو سچ مچ ابن مریم نہ سمجھو "بل ھو امامکم منکم" حالانکہ اس حدیث کے کسی طریق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال وجواب منقول نہیں ہے اور نہ لفظ "بل ھو" اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اس سوال وجواب کے افتراء سے آپ کا مقصود یہ ہے کہ جو ظاہر حدیث سے مفہوم ہوتا ہے کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام آئیں گے تو اس وقت مسلمانوں کا امام موجود ہوگا (جس سے مراد اہل اسلام کے اعتقاد میں حضرت امام مہدی مراد ہیں) اور وہ آپ کے خیال اور دعووں کی جڑ کاٹ رہا ہے کیونکہ اس وقت امام مہدی موجود نہیں تو آپ مسیح موعود کیونکر بن سکتے ہیں۔ اس کا جواب ادا ہو۔ یہ سوچا کہ آپ نے چاہا کہ جلد امام مہدی بھی تم خود ہی بن جاؤ اور حدیث کے یہ معنی گھڑ لیں کہ جو مسیح آنے کا وہی امام مہدی ہوگا۔ اور یہ سوال وجواب بنایا اور جواب میں لفظ "بل ھو" بڑھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کیا مگر یہ نہ سوچا کہ دوسری حدیث صحیح مسلم میں صاف آیا ہے عن جابر بن عبد اللہ یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاھرین الی یوم القیامۃ قال فینزل عیسی بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم فیقول امیرھم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ھذہ الامۃ (صحیح مسلم صفحہ ج ۱، کتاب الایمان، باب نزول عیسی حاکما بشریعۃ نبینا)

"عیسیٰ بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم اتر آئیں گے تو ان کا (یعنی مسلمانوں کا) امیر (یعنی امام) ان کو کہے گا کہ آپ آئیں نماز پڑھائیں وہ (اس امام کو) یہ جواب دیں گے نہیں۔ امیر (یعنی امام) تم ہی میں سے ہونا چاہیے۔ یہ کہنا اس امت محمدیہ کے اعزاز و اکرام کے لیے ہوگا جو خدا کی طرف سے اس کو حاصل ہے۔"

[illegible] و تحریفات مذکورہ نصوص و وضع احادیث و اقوال آپ کے طریق عمل میں بکثرت پائی جاتی ہیں جو آپ کی تصنیفات کے صدہا صفحات میں موجود ہیں ان چند امثلہ و عقائد و معتقدات و طریق عمل مرزا قادیانی کو پیش کر کے علمائے اسلام سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ آیا وہ ان عقائد و معتقدات و طریق عمل میں اسلام خصوصاً مذہب اہل سنت کا پابند و پیرو ہے۔

یا اس سے خارج بشق[۱] اول علمائے ربانی نصوص کتاب وسنت واقوال سلف امت اہل قرون ثلاثہ
اس کی تائید میں نقل کریں۔ قرون ثلاثہ کے مابعد کے علماء یا صوفیوں کے اقوال بلا دلیل کتاب اللہ وسنت
معرض نقل میں نہ لاویں وبشق ثانی وہ علمائے ربانی یہ فرماویں کہ ان عقائد ومقالات اور طریق عمل
خصوصاً اس کے دعوئے نبوت واشاعت اکاذیب ووضع احادیث کاذبہ ورد احادیث صحیحہ و
تحریف معانی نصوص کی نظر سے اس کو منجملہ ان تیس دجالوں کے جن کے خارج ہونے کی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے ایک دجال اور اس کے ان عقائد وخیالات وطریق عمل میں اس کے
پیروان وہم مذہب کو ذریات دجال کہہ سکتے ہیں یا نہیں اور ایسے عقائد ومقالات وطریق عمل
کے ساتھ کوئی شخص شرعاً وعقلاً ولی ملہم ومحدث ومجدد ہو سکتا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب

ان عقائد ومقالات اور اس طریق عمل میں مرزا قادیانی پابندی اسلام خصوصاً مذہب
اہل سنت سے خارج ہے کیونکہ یہ عقائد ومقالات وطریق عمل اسلامی دینی نہیں بلکہ ازاں جملہ
بعض عقائد ومقالات تو ملحدانہ مذہب کے ہیں بعض ہنود پیروان وید کے بعض نیچریوں کے
بعض نصاریٰ کے بعض اہل بدعت وضلالت کے اور اس کا طریق عمل ملحدین باطنیہ[۱] وغیرہ اہل ضلال

---

[۱] باطنیہ ایک مذہب ہے جس کی تاویلات کی چند مثالیں بیان کی جاتی ہیں جن سے ناظرین کو یقین
ہو کہ مرزا غلام احمد اور اس کے اتباع کی تاویلات اسی قسم کی تاویلات ہیں اور سب کا طریق ایک ہے۔
ملاحدہ سبعیہ کا یہ مذہب ہے کہ وضو سے امام وقت کی دوستی مراد ہے اور زکوٰۃ سے تزکیہ نفس۔ اور کعبہ
ذات نبی علیہ السلام۔ اور صفا مروہ سے جناب امامین حسن حسین علیہما السلام اور احتلام سے افشائے اسرار
امام وقت۔ اور غسل سے امام وقت کے جناب میں دوبارہ عہد بیعت کرنا اور جنت سے جسم کو آسائش از آلام
دنیا۔ اور دوزخ سے تکلیفات اٹھانا وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح ملاحدہ باطنیہ کی یہ رائے ہے کہ روزہ، نماز
حج، زکوٰۃ، خلفائے ثلاثہ کے من گھڑت احکام ہیں اور روزہ رمضان خاص۔ بدعت عمری ہے۔ ملاحدہ
منصوریہ کہتے تھے کہ جنت سے امام وقت اور دوزخ سے اس کے دشمن مراد ہیں۔ جیسے ابوبکر و عمر وغیرہ وغیرہ

(باقی اگلے صفحہ پر)

کا طریق ہے۔ اور اس کے دعوائے نبوت اور اشاعت اکاذیب اور اس ملحدانہ طریق کی نظر سے
یقیناً اس کو ان تیس دجالوں میں سے جن کی خبر حدیث میں وارد ہے ایک دجال کہہ سکتے ہیں اور
اس کے پیروان وہم مشربوں کو ذریاتِ دجال۔ یہ لوگ دجال نہ ہوں تو پھر احادیث نبویہ کا جن
میں تیس دجالوں کذابوں کی خبر دی گئی ہے کوئی مصداق نہیں ہو سکتا۔ اور اس اعتقاد و عمل کے ساتھ
کوئی شخص شرعاً و عقلاً ولی و ملہم و محدث نہیں ہو سکتا۔ اس عمل و اعتقاد کا شخص خدا کا ملہم و مخاطب
ہو تو انبیاء و ملہمین سابقین کا الہام بے اعتبار ہو جاتا ہے اس اجمال کی تفصیل بطور تمثیل ذیل
میں معروض ہے۔

قادیانی کا کواکب و سیارات و افلاک کے لیے نفوس و ارواح تجویز کرنا یونانیوں کے فلاسفہ
اشراقیین و ہندوان پیروان وید کا مذہب ہے (چنانچہ قادیانی اس امر کا صفحہ ۲۳ توضیح المرام
میں خود معترف ہوا ہے) اسلام نے یہ اعتقاد مسلمانوں کو نہیں سکھایا۔ اور قرآن و حدیث میں جو اسلام
کے اصل اصول ہیں اس کا کہیں ذکر پایا نہیں گیا اور جو بعض متاخرین صوفیہ نے بتقلید فلاسفہ
یا اپنے مشاہدہ و مکاشفہ سے ان ارواح کو تسلیم کیا ہے وہ مذہب اسلام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ
کتاب و سنت میں اس اعتقاد کا ثبوت پایا نہیں جاتا اور ان صوفیوں نے خود بھی اس اعتقاد
کو اعتقاد یا مذہب اسلام قرار نہیں دیا۔ صرف اپنا مشاہدہ بیان کیا ہے۔ لہذا ان صوفیوں کا
مکاشفہ سے وجود ان ارواحوں کو تسلیم کرنا اس اعتقاد کو داخل اسلام نہیں بنا سکتا اور اگر کوئی
ناواقف اس مذہب و اعتقاد کو جزو اسلام قرار دے تو وہ بحکم حدیث من احدث فی
امرنا ھذا ما لیس فیہ فھو رد (یعنی جو شخص ہمارے دین میں وہ عمل یا اعتقاد از خود
پیدا کرے جو بحکم قرآن و حدیث اس میں سے نہ ہو تو وہ لائق رد ہے قابل قبول نہیں ہے) قادیانی
کے اس خیال کا ابطال ان نصوص و اقوال سے بھی ہوگا جو اس کے اقوال آئندہ کے ابطال کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) جناب شاہ عبد العزیز دہلوی علیہ الرحمۃ اپنے تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں کہ "خلیفہ باشد
عباسی کے عہد میں ان فرقوں کو بایں عقل و شعور نہایت غلبہ اور کمال تسلط حاصل تھا جس کے بعد انھوں
نے ایک عالم کو گمراہ کیا۔ دانشمندوں کو ایک قسم کی عبرت حاصل ہونے کا مقام ہے۔"

لیے پیش کیے جائیں گے۔

اور قادیانی کا نفوسِ فلکیہ و ارواحِ کواکب کو ملائکہ کہنا بھی ان فلاسفہ کا احداث ہے۔ جو فلسفہ کے ساتھ اسلام کے قائل ہیں انھوں نے فلسفہ کو اسلام سے ملایا ہے اور تن زیب میں گاڑھے کا پیوند لگانا چاہا ہے۔ کتاب اللہ و سنت میں کہیں اس مذہب کا ثبوت پایا نہیں جاتا۔

امام رازی نے تفسیر کبیر کے صفحہ ۳۷۷ جلد ۱ میں ملائکہ کے متعلق لوگوں کے مذاہب بیان کیے ہیں ان میں فلاسفہ کا یہ مذہب بیان کیا ہے کہ وہ ارواحِ کواکب ہیں چنانچہ فرمایا ہے۔

ثانیها قول الفلاسفة وهي انها جواهر قائمة بانفسها ليست بمتحيزة البتة وانها بالماهية مخالفة لانواع النفوس الناطقة البشرية وانها اكمل قوة منها واكثر علما منها وانها للنفوس البشرية جارية مجرى الشمس بالنسبة الى الاضواء ثم ان هذه الجواهر على قسمين منها ما هي بالنسبة الى اجرام الافلاك والكواكب كنفوسنا الناطقة بالنسبة الى ابداننا ومنها ما هي اعلى شأنا من تدبير اجرام الافلاك بل هي مستغرقة في معرفة الله ومحبته مشتغلة بطاعته وهذا القسم من الملائكة هم المقربون ونسبتهم الى الملائكة الذين يدبرون السموات كنسبة اولئك المدبرين الى نفوسنا الناطقة فهذان القسمان قد اتفقت الفلاسفة على اثباتهما ومنهم من اثبت نوعا آخر من الملائكة وهي الملائكة الارضية المدبرة لاحوال هذا العالم السفلي ثم ان المدبرات لهذا العالم ان كانت خيرة فهم الملائكة وان كانت شريرة فهم الشياطين (تفسیر کبیر)

دوسرا فلاسفہ کا قول ہے کہ ملائکہ جواہر یعنی بذاتِ خود قائم ہیں مگر وہ کسی حیز و مکان میں جاگزیں نہیں ہوتے اور ان کی حقیقت انسانی نفوس کی حقیقت سے مخالف ہے وہ ان سے قوی تر اور علم میں بڑھ کر ہیں۔ ان کو انسانی نفوس سے وہ نسبت ہے جو روشنی کو سورج سے نسبت ہے۔ پھر یہ جواہر دو قسم کے ہیں۔ بعضے ایسے ہیں جن کو افلاک و کواکب سے وہ نسبت ہے جو ہمارے نفوسِ ناطقہ کو ہمارے بدنوں سے ہے اور بعض

ایسے ہیں جن کو عالم فلکیہ کی تدبیر سے کوئی تعلق نہیں ہے (یعنی وہ اس کے مدبر نہیں) بلکہ وہ اللہ کی معرفت اور محبت میں مستغرق اور اس کے حکم کی بجا آوری میں مشغول ہیں۔ اسی قسم کے ملائکہ مقربین کہلاتے ہیں۔ ان کے ملائکہ مدبرین افلاک کو جو ادے نفوس ناطقہ سے نسبت ہے ان دونوں قسموں کے ماننے پر فلاسفہ کا اتفاق ہے بعض فلاسفہ ایک اور قسم ملائکہ کو بھی مانتے ہیں وہ زمین کے ملائکہ ہیں جن کو عالم سفلی کی تدبیر سے تعلق ہے۔ پھر یہ (عالم سفلی کے مدبر) اگر اچھے ہیں تو وہ ملائکہ کہلاتے ہیں اور اگر برے ہیں تو شیاطین ہیں۔"

اور قادیانی کا جملہ حوادث و کائنات عالم کو ستاروں کی تاثیر سمجھنا بھی فلاسفہ اور نجومیوں اور ہندوؤں اور مجوسیوں اور ثنویہ اور بت پرستوں کا مذہب ہے۔ ہندوان قائلین وید کا قائل تاثیر ہونا تو قادیانی نے خود توضیح مرام کے صفحہ ۲۲ میں بیان کیا ہے۔ بت پرست اور مجوس و ثنویہ کا قائل ہونا امام رازی کی تفسیر سے نقل کیا جاتا ہے۔ امام رازی تفسیر کبیر صفحہ ۲۲۷ میں فرماتے ہیں۔ وثانيها قول طوائف من عبدة الاوثان وهو ان الملائكة في الحقيقة هي هذه الكواكب الموصوفة بالاسعاد والانحاس فانها بزعمهم احياء ناطقة وان المسعدات منها ملائكة الرحمة والمنحسات ملائكة العذاب وثالثها قول معظم المجوس والثنوية وهو ان هذا العالم مركب من اصلين ازليين وهما النور والظلمة وهما في الحقيقة جوهران شفافان مختاران قادران متضادا النفس والصورة مختلفا الفعل والتدبير فجوهر النور فاضل خير نقي طيب الريح كريم النفس يسر ولا يضر وينفع ولا يمنع ويحيي ولا يبلي وجوهر الظلمة على ضد ذلك ثم ان جوهر النور لم يزل يولد الاولياء وهم الملائكة لا على سبيل التناكح بل على سبيل تولد الحكمة من الحكيم والضوء من المضيء وجوهر الظلمة لم يزل يولد الاعداء وهم الشياطين على سبيل تولد السفه من السفيه لا على سبيل التناكح (تفسير كبير ص ۲۲۷ جلد ۱۹)

"دوسرا قول کئی بت پرست جماعتوں کا ہے وہ یہ کہ ملائکہ درحقیقت یہ تارے ہیں جو

سعد اور نحس کہلاتے ہیں۔ ان کے اعتقاد میں یہ ستارے زندہ ہیں۔ اور گویا ہیں اور
ان میں جو سعد (نیک) ہیں وہ رحمت کے ملائکہ کہلاتے ہیں اور جو نحس ہیں وہ عذاب کے
فرشتے۔ تیسرا قول اکثر مجوس اور ثنویہ کا ہے (جو عالم کے دو خالق مانتے ہیں) وہ کہتے ہیں
عالم درحقیقت دو اصول (مادہ) سے مرکب ہے جو ہمیشہ سے چلے آتے ہیں۔ ان میں ایک
نور ہے دوسرا اندھیرا اور وہ حقیقت میں جوہر شفاف ہیں خود مختار قادر جنس و صورت میں
باہم مختلف فعل و تدبیر میں جداگانہ۔ سو نور کا جوہر بہتر اور ستھرا اور سخی ہے خوش کرتا ہے
ضرر نہیں پہنچاتا، نفع دیتا ہے فائدہ کو نہیں روکتا زندہ کرتا ہے مارتا اور بوسیدہ نہیں
کرتا۔ اندھیرے کا جوہر اس کے خلاف ہے پھر نور کے جوہر سے ہمیشہ دوست پیدا ہوتے
ہیں جیسے حکیم سے حکمت پیدا ہوتی ہے اور روشن چیز سے روشنی اور وہ ملائکہ کہلاتے ہیں
اور اندھیرے کے جوہر سے دشمن پیدا ہوتے ہیں جیسے احمق سے حماقت پیدا ہوتی ہے
اور وہ شیاطین کہلاتے ہیں۔"

قادیانی نے بڑی جرأت کی ہے کہ ان باتوں کو قرآن سے ثابت بتایا ہے اس جرأت میں قادیانی
خدا پر افترا کیا ہے کسی آیۃ قرآن میں یہ ارشاد نہیں ہوا کہ کواکب و سیارات کے لیے ارواح ہیں اور
کائنات الارض کے وجود میں مؤثر ہیں اور وہی ملائکہ ہیں جو انبیاء وغیرہ ملہمین کی روحانی تربیت کرتے
ہیں، اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں یہ ارشاد فرمایا ہے۔ اور اعتقاد تاثیر کواکب کو قرآن شریف
نے اشارۃً اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحتاً ناشکری و کفر قرار دیا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے
وتجعلون رزقکم انکم تکذبون (الواقعہ ع ۳) (کیا تمہاری یہی شکرگزاری ہے کہ تم خدا کو
جھٹلاتے ہو) جو بارش ہوتی ہے تو یہ کہتے ہو کہ فلاں ستارہ کی تاثیر سے ہوئی ہے۔

صحیحین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوہریرہؓ نے روایت کیا ہے عن زید بن خالد
الجهني انه صلى لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوٰة الصبح بالحديبية
على اثر سماء كانت من الليلة فلما انصرف النبي صلى الله عليه وسلم اقبل على
الناس فقال هل تدرون ماذا قال ربكم قالوا الله ورسوله اعلم قال قال اصبح من
عبادي مؤمن بي وكافر فاما من قال مطرنا بفضل الله ورحمته فذلك مؤمن بي و

كافر بالكوكب وأما من قال مطرنا بنوء كذا وكذا فذلك كافر بي ومؤمن بالكوكب (بخاری

جلد ۱ صفحہ ۱۴۱)

"مقام حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے بعد صبح کی نماز پڑھائی تو اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ آیا تم جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے۔ اصحاب بولے کہ اللہ اور اللہ کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں کوئی مجھ پر ایمان لاتا ہے اور کوئی کافر ہوتا ہے سو جو یہ کہے کہ ہم پر خدا کے فضل و رحمت سے بارش ہوئی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور ستاروں سے منکر اور جو یہ کہے کہ فلاں ستارہ کے فلاں مقام پر پہنچنے کے سبب بارش ہوئی ہے تو وہ ستاروں پر ایمان لاتا ہے اور مجھ سے کافر ہے:"

صحیح مسلم کی ایک حدیث میں حضرت ابن عباس سے روایت ہے عن ابن عباس قال مطر الناس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم اصبح من الناس شاكر ومنهم كافر قالوا هذه رحمة الله وقال بعضهم لقد صدق نوء كذا وكذا قال فنزلت هذه الآية فلا اقسم بمواقع النجوم حتى بلغ وتجعلون رزقكم انكم تكذبون (مسلم ص ۵۹)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بارش ہوئی تو آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندوں سے کوئی شاکر ہے کوئی کافر۔ شاکر کہتے ہیں یہ بارش خدا کی رحمت ہے بعض کافر کہتے ہیں کہ فلاں فلاں ستارہ کا غروب سچا نکلا جو بارش ہوئی اس پر آیت اتری جو بصفحہ ۴۴ منقول ہے:"

امام نووی شرح مسلم کے ص ۵۹ میں فرماتے ہیں اما معنى الحديث فاختلف العلماء في كفر من قال مطرنا بنوء كذا على قولين احدهما هو كفر بالله تعالى سالب لاصل الايمان مخرج من ملة الاسلام قالوا وهذا فيمن قال ذلك معتقدا ان الكواكب فاعل مدبر منشئ للمطر كما كان بعض اهل الجاهلية يزعم ومن اعتقد هذا فلا شك في كفره وهذا القول الذي ذهب اليه جماهير العلماء والشافعي منهم وهو ظاهر الحديث قالوا

وعلى هذا لو قال مطرنا بنوء كذا معتقدا أنه من الله وبرحمته وأن النوء ميقات له وعلامة اعتبارا بالعادة فكأنه قال مطرنا في وقت كذا فهذا لا يكفر واختلفوا في كراهته والأظهر كراهته لكنها كراهة تنزيه وسبب الكراهة أنها كلمة مترددة بين الكفر وغيره فيساء الظن بصاحبها ولأنها شعار الجاهلية ومن سلك مسلكهم. والقول الثاني في أصل تأويل الحديث أن المراد كفر نعمة الله تعالى لاقتصاره على إضافة الغيث إلى الكوكب وهذا فيمن لا يعتقد تدبير الكوكب (شرح مسلم)[1]

"جو کہے کہ فلاں ستارہ کے سبب بارش ہوئی اس کے کفر کی تفسیر میں علماء کے دو قول ہیں اول یہ کہ یہ خدا کے ساتھ کفر ہے ایمان کو دور کرنے والا اسلام کے دائرہ سے نکالنے والا یہ قول اس شخص کے حق میں ہے جو اعتقاد رکھے کہ ستارہ بارش کا فاعل اور مدبر ہے اس کی تاثیر سے بارش ہوتی ہے جیسا کہ جاہلیت میں خیال کیا جاتا تھا دوسرا قول یہ کہ اس سے کفران نعمت یعنی ناشکری مراد ہے یہ قول اس شخص کے حق میں ہے جو ستارہ کو مدبر و مؤثر نہ سمجھے یعنی صرف علامت سمجھے نہ تاثیر خداوندی خیال کرے (ملخص)

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے۔ وكانوا في الجاهلية يظنون أن نزول الغيث بواسطة النوء إما بصنعه على زعمهم وإما بعلامته فأبطل الشرع قولهم وجعله كفرا فإن اعتقد قائل ذلك أن للنوء صنعا في ذلك فكفره كفر تشريك وإن اعتقد أن ذلك من قبيل التجربة فليس بشرك لكن يجوز إطلاق الكفر عليه وإرادة كفر النعمة لأنه لم يقع في شيء من طرق الحديث بين الكفر والشرك واسطة فيحمل الكفر فيه على المعنيين لتناول الأمرين (فتح الباری ص[illegible] ج۲)

"ایام جاہلیت میں یہ اعتقاد تھا کہ بارش ستاروں کے فعل سے یا ان کی (مقررہ) علامت سے ہوتی ہے۔ سو شارع نے ان دونوں خیالوں کو باطل کیا اور کفر ٹھہرایا سو اگر یہ اعتقاد ہو کہ فعل ستارہ کا اس میں دخل ہے تو یہ مشرکانہ کفر ہے اور اگر صرف یہ اعتقاد ہو کہ تجربہ کی رو سے ہے تو یہ شرک نہیں مگر اس کو کفر بمعنی ناشکری کہہ سکتے ہیں۔"

---

[1] [illegible]

ان احادیث سے بشہادت اقوال علماء صاف ثابت ہے کہ ستاروں کو بارش میں مؤثر و سبب وجود سمجھنے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفر فرمایا ہے۔ اس کو کفر نعمت سمجھیں خواہ کفر نعمت اسباب اور حوادث و کائنات میں تاثیر نجوم کے اعتقاد کا کفر ہونا ثابت کیا جاتا ہے۔

ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد رواہ ابو داؤد واحمد وابن ماجہ (مشکوٰۃ ص۳۹۳)

"آپ نے فرمایا جس نے علم نجوم سے کچھ حاصل کیا اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا جس قدر اس میں زیادتی کرے گا سحر میں زیادتی کرے گا۔"

ایک حدیث میں آپ نے فرمایا۔ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتبس بابا من علم النجوم لغیر ما ذکر اللہ فقد اقتبس شعبة من السحر المنجم کاھن والکاھن ساحر والساحر کافر رواہ رزین (مشکوٰۃ ص۳۹۴)

"جس نے علم نجوم کا کوئی باب (حصہ) حاصل کیا علاوہ اس کی غرض کے جو اللہ تعالیٰ نے بیان کئے ہیں (خدا تعالیٰ کی روایت میں ان کی تفصیل مذکور آتی ہے) اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا اور نجومی (اس علم کو حاصل کرنے والا اور اس کا معتقد) کاہن ہے اور کاہن ساحر ہے اور ساحر کافر ہے۔"

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں فرمایا ہے وامّا

الانواء والنجوم فلا یبعد ان یکون لھن خاصیۃ ما، ما ان الشرع الانسانی بالنھی

عن الاشتغال بھا لانھا فی الحقیقۃ لستر دانما ... السلف الصالح ترک الاشتغال

بہ وذم المشتغلین وعدم القول بتلک التاثیرات لا نقول بانعدامھا اصلا ولکن

الناس حسبما توغلوا فی ھذا العلم توغلا شدیدا حتی صار مصدر الکفر وعدم الایمان

بہ یعنی ان لا یقول صاحب نوء علی ھذا المطر مطرنا بفضل اللہ ورحمتہ من صمیم قلب

بل یعتقد مطرنا بنوء کذا وکذا، فیکون صادا عن تحقیقہ بالایمان الذی ھو راس

فی النجاۃ واما النجوم فانہ لا یعتبر جھلہ واللہ سبحانہ العالم علی حسب حکمہ علیہ

أحدًا أو لم يعلم فلذلك عجب في المسألة أن يحمل ذكره ومنهم من نسب ويخبر بأن
من اقتبس علمًا من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد ومن ذلك مثل
الموالاة ولو تحمل بعد النبي صلى الله عليه وسلم على من أتى بأن سطر فيهما لكونهما
محرمة ومعصية بعده إلا بعد دهر أن عظيم ولذلك نهو عنه هذا ما دعا إليه
دينا ونحمد بأن ثبت من السنة ما يدل على خلاف ذلك فالأمر على ما
في السنة رحمنا الله المالغرض[٣٤])

حقیقت نجوم کا مخفی نسبہ رہنے اور ان کی تاثیرات کو غیر مستبعد ماننے کے ساتھ علم نجوم سے
تحصیل غرض کرنا اور اس کا عمل واسطہ کو ترجیح دینا نجوم کی تاثیرات کا قائل و معتقد ہونا سلف
صالحین سے ثابت نہیں ہے اور اس مذہب و عمل کا مذہب اور پیغمبر صاحب ملت ؐ
نے اس کو منع کر دیا ہے اور اس کے سیکھنے سے لوگوں کو روکا ہے اور تنبیہ کی ہے کہ
جو شخص اس کا علم حاصل کرتا ہے وہ سحر کا ایک شعبہ حاصل کرتا ہے"

شاہ صاحب کا کلام اس باب میں ایک نص قطعی ہے کہ شریعت اسلام میں نجوم کی تاثیرات
سے منع کیا گیا ہے اگرچہ نفس الامر میں خدا تعالیٰ نے ان میں تاثیرات رکھے ہوں اور وہ
عقلی وغیرہ مستبعد ہوں۔

اور صحیح بخاری میں علم نجوم کے بیان میں ایک باب منعقد کر کے اس میں قتادہ سے نقل کیا
ہے قال في النجوم وقال قتادة خلق الله هذه النجوم لثلاث
جعلها زينة للسماء ورجوما للشياطين وعلامات يهتدى بها فمن تأول
فيها بغير ذلك أخطأ وأضاع نصيبه وتكلف ما لا علم له به بخاري[٣٥] وفي رواية
وتكلف ما لا يعنيه وما لا علم له به وما عجز عن علمه الأنبياء والملائكة
وعن الربيع مثله وزاد والله ما جعل الله في نجم حياة أحد ولا رزقه ولا موته
وإنما يفترون على الله الكذب ويتعللون بالنجوم (مشكوة[٣٦]) وأخرج عبد بن حميد
من طريق سلمان عن قتادة قال إن ناسا جهلة بأمر الله قد أحدثوا في
هذه النجوم كهانة من غرس بنجم كذا كان كذا ومن سافر بنجم كذا كان كذا

ولعمری ما من النجوم نجم الا ویولد به الطویل والقصیر والاحمر والابیض والحسن والدمیم وما علم هذه النجوم وهذه الدابة وهذا الطیر بشیء من هذا الغیب انتهی. وبهذه الزیادة تظهر مناسبة ایراد المصنف ما اورده من تفسیر الاشیاء التی ذکرها من القرآن وان کان ذکر بعضها وقع استطرادا والله اعلم قال الداودی قول قتادة فی النجوم حسن الا قوله اخطأ واضاع نصیبه فانه قصر فی ذلک بل قائل ذلک کافر انتهی ولم یتعین الکفر فی حق من قال ذلک وانما یکفر من نسب الاختراع الیها واما من جعلها علامة علی حدوث امر فی الارض فلا (فتح الباری ص۲۱ ج۲)

"یہ ستارے تین (فوائد) کے لیے پیدا کیے گئے ہیں (۱) خدا تعالیٰ نے ان کو آسمانوں کے لیے زینت بنایا ہے (۲) ان سے شیاطین کو جو آسمانوں پر کلام سننے کو چڑھتے ہیں، مارا جاتا ہے (۳) وہ علامات ہیں (جن کے تحت سے جنگلوں اور دریاؤں میں راستہ) پہچانا جاتا ہے، پھر جو شخص ان ستاروں سے اور اغراض و فوائد کا ہونا بیان کرے تو وہ خطا کار ہے اور اپنا حصہ (فہم قرآن سے) ضائع کرتا ہے اور اس علم کے لیے تکلف کرتا ہے جس کا علم اس کے لیے ممکن نہیں۔ رزین کی روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ شخص اس امر کے جاننے کے لیے تکلف کرتا ہے جس کے جاننے سے انبیاء و ملائکہ بھی عاجز ہیں۔

ایسا ہی ربیع بن زیاد سے رزین نے نقل کیا ہے۔ اس نے اس پر یہ بھی بڑھایا ہے کہ بخدا خدا تعالیٰ نے کسی ستارہ کو نہ کسی کی زندگانی کا سبب بنایا ہے نہ موت کا نہ رزق کا نجومی جھوٹ بولتے ہیں کہ وہ ستاروں کو علل و اسباب مؤثرہ بتلاتے ہیں۔ فتح الباری میں کہا ہے کہ اس قول قتادہ کی سند عبد بن حمید نے بیان کی ہے اور اس کے آخر میں یہ بڑھا دیا ہے کہ خدا کے حکم یا شان سے جاہل لوگوں نے ستاروں میں یہ باتیں از خود نکالی ہیں کہ فلاں ستارہ کے وقت درخت لگا دے تو یہ ہوگا۔ فلاں ستارے کے وقت سفر کرے تو ایسا ہوگا اور ہر ایک ستارہ کی تاثیر سے کوئی دراز قامت پیدا ہوتا ہے کوئی پست قامت، کوئی سرخ کوئی سفید، کوئی خوب صورت کوئی بد صورت، اور ستاروں اور

چوپایوں اور جانوروں کے یہ علوم علم غیب سے نہیں ہے۔ ماوردی نے کہا ہے قتادہ کا یہ قول اچھا ہے۔ مگر اس اعتقاد و قول جاہلیت کو صرف خطا کہنا اس کی کوتاہی ہے ایسا اعتقاد والا شخص کافر ہے (صاحب فتح الباری کہتے ہیں) صرف اسی کہنے پر کفر کا حکم نہیں ہو سکتا کافر اسی کو کہا جاتا ہے جو ستاروں کو مخترع (یعنی موجد و موثر کہے) اور جو یہ سمجھے کہ یہ ستارے زمین میں خدا تعالیٰ کی قدرت و تاثیرات کے ظاہر ہونے کی علامات ہیں تو وہ کافر نہیں ہے۔

اور یہ بات ظاہر ہے کہ پرانے فلسفی اور قادیانی ان کواکب کو صرف علامات نہیں سمجھتے بلکہ ان کو مؤثر جانتے ہیں اور ان کی تاثیرات کے قائل ہیں لہٰذا ان کا اعتقاد وہی اعتقاد ہے جس کو عبارات مذکورہ میں حقیقی کفر کہا گیا ہے۔

اور اگر کوئی کہے کہ مرزا قادیانی تو مدعی اسلام ہے وہ خدا تعالیٰ کو عالم کا خالق و موجد جانتا ہے ستاروں کا خالق و موجد بھی خدا تعالیٰ ہی کو سمجھتا ہے لہٰذا اس کا ستاروں کی تاثیر کا قائل ہونا یہ معنی رکھتا ہے کہ یہ تاثیر ستاروں کو خدا تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے پھر ان کی تاثیر کا اعتقاد کفر کیونکر ہوا تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ پرانے فلسفی اور نجومی بھی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ستاروں کا خالق خدا تعالیٰ ہے اور اسی نے ستاروں میں یہ تاثیرات پیدا کر دی ہیں ایسا کوئی فلسفی یا نجومی (بجز دہریہ کے) نہیں جو ستاروں کو خدا کی مخلوق نہ سمجھتا ہو یا ان کی تاثیر کو خدا کی مخلوق نہ جانتا ہو باایں ہمہ وہ اس تاثیر کے اعتقاد کے سبب کافر سمجھے گئے ہیں تو قادیانی کو کیونکر نہ سمجھا جاوے۔

اس اعتقاد تاثیر کو باوجود اس اعتراف کے کہ وہ تاثیر خدا کی طرف سے ہے اور اس کی مخلوق ہے کفر ٹھہرانے کی عقلی وجہ اور اس کا یہ سبب ہے کہ جو لوگ اس تاثیر کے قائل ہیں وہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ تاثیر ستاروں کے لیے ایسی لازمی ہے کہ اس تاثیر کا ستاروں سے جدا ہونا محال ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس تاثیر کو پیدا تو کر دیا مگر وہ اب اس تاثیر کے معدوم کرنے پر قادر نہیں رہا اور اپنے مقررہ قانون کو وہ معزول بادشاہ کی مانند بدل نہیں سکتا اس امر کا فلاسفہ نہ صرف تاثیرات نجوم کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں بلکہ جملہ اسباب و مسببات عالم کی نسبت وہ یہی اعتقاد رکھتے ہیں اور اسباب و مسببات میں تلازم کو وہ واجب اور عدم تلازم کو محال جانتے ہیں اور اس کو وہ قانون قدرت

(یا انگریزی والے لاز آف نیچر) کہتے ہیں اور اس کی تبدیل او تغیر سے خدا تعالیٰ کو عاجز وغیر قادر جانتے ہیں اور اس کے کفر ہونے میں اہل اسلام کو کیا شک ہے۔

اہل اسلام خدا تعالیٰ کو فاعل، با اختیار و متصرف و مدبر عالم جانتے ہیں اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ جو آثار اسباب عالم سے ظاہر ہوتے ہیں وہ خدا ہی کی تاثیر سے ہیں اور اسی کی قدرت و اختیار میں ہیں وہ چاہتا ہے تو ان سے ان آثار کا ظہور ہوتا ہے۔ اور اگر وہ چاہتا ہے تو ان سے اُن آثار کا عکس ظاہر کرتا ہے۔ وہ پانی سے آگ کا کام لیتا ہے اور آگ سے پانی کا کام۔ الغرض اہل اسلام کے نزدیک مؤثر خدا تعالیٰ ہے اسباب عالم اس کی تاثیر کے ظہور کے محل ہیں۔

اس بیان سے ثابت ہوا کہ تاثیر نیچر جس کے قرآن سے ثابت ہونے کا قادیانی مدعی ہے قرآن سے ثابت نہیں بلکہ قرآن اور حدیث اور علمائے اسلام نے اس کو کفر قرار دیا ہے۔ کفر حقیقی ملت سے خارج کرنے والا ہو خواہ کفران نعمت۔ اور اعتقاد تاثیر صرف فلاسفہ اور نجومیوں اور ہندوؤں کا مذہب ہے اور قادیانی اس اعتقاد میں انہیں کا پیرو اور مقلد ہے۔ مرزا احمد قادیانی کا حضرت جبرئیل و ملک الموت کے زمین پر آنے کو محال جاننا بھی اسی فلسفیوں اور نیچریہ کے اصول پر مبنی ہے جس کا کفر ہونا بھی بیان ہو چکا ہے اور جبرئیل وغیرہ ملائکہ کی صور مخصوصہ کو جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام دیکھتے ان کی خیالی صورت و عکسی تصویر قرار دینا بھی بعینہٖ نیچریہ کی تجویز ہے جو سر سید احمد خاں صاحب کی تفسیر میں بیان ہوئی[1]۔ علمائے اسلام کے نزدیک احادیث نزول و رویت جبرئیل میں یہ تاویل کرنا معانی نصوص میں تحریف کرنا ہے جو ملحدین باطنیہ کا شیوہ ہے۔

شرح عقائد نسفی کے صفحہ ۹ میں لکھا ہے۔ والنصوص من الکتاب والسنۃ تحمل علی ظواھرھا ما لم یصرف عنھا دلیل قطعی والعدول عنھا ای عن الظواھر الی معان یدعیھا اھل الباطن وھم الملاحدۃ وسموا الباطنیۃ لادعائھم ان النصوص لیست علی ظواھرھا بل لھا معان باطنۃ لا یعرفھا الا المعلم وقصدھم بذلک نفی الشریعۃ بالکلیۃ الحاد ای میل وعدول عن الاسلام واتصال واتصاف بالکفر لکونہ تکذیبا للنبی علیہ السلام

[1] دیکھو تفسیر صفحہ ۴۴ وغیرہ جلد ۱، ۲ کا مقام رویت مریم علیہا السلام کا صورت جبرئیل کو۔

فیما علم مجیئه به بالضرورة واما ما ذهب الیه بعض المحققین من ان النصوص مصروفة علی ظواهرها ومع ذلك فیها اشارات خفیة الی دقائق تنکشف علی ارباب السلوك یمکن التطبیق بینها وبین الظواهر المرادة فهو من کمال الایمان ومحض العرفان۔

"قرآن و حدیث کے نصوص (یعنی صاف عبارتوں) سے ان کے ظاہری معانی مراد لیے جائیں گے جب تک کوئی قطعی دلیل ان معانی سے نہ پھیرے۔ اور ظاہری معانی سے ایسے معانی کی طرف عدول کرنا جس کے اہل باطن مدعی ہیں اسلام سے عدول کرنا اور ملحد بننا ہے باطنیہ ملحد لوگ ہیں اس کو باطنیہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ عبارات واضح قرآن کی نسبت یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے ظاہری معنی مراد نہیں بلکہ باطنی معنی[1] مراد ہیں جن کو ان کا معلم سمجھتا ہے۔ ان کا مقصود اس اصول سے یہ ہے کہ احکام شریعت باطل ہو کر رہ جائیں۔ اس امر کو کفر و الحاد اس لیے کہا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام ارشادات کے جو بجنسہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں تکذیب پائی جاتی ہے۔ ہاں جو بعض اہل تحقیق قائل ہیں کہ نصوص قرآن و حدیث کے ظاہری معانی تو مراد ہیں ہی اور باوجود اس کے ان نصوص میں بعض مخفی اشارات بھی پائے جاتے ہیں اور وہ اہل سلوک پر کھلتے ہیں اور وہ معانی ظاہری معانی سے مطابق ہو سکتے ہیں تو یہ کمال ایمان اور عرفان کی بات ہے۔"

ایسا ہی شرح فقہ اکبر وغیرہ کتب عقائد میں ہے اور یہ ظاہر ہے کہ قادیانی اور ان کے حواریوں کی تاویلات اس قسم سے نہیں ہیں کہ وہ معانی ظاہرہ کو بھی تسلیم کرتے ہوں اور مع ہذا اس کے اسرار و حقائق لطیفہ بیان کرتے ہوں وہ تو معانی ظاہری کی نفی کرتے ہیں اور صاف کہہ چکے کہ نزول جبریل سے حقیقۃً نزول مراد نہیں ہے اور جبریل کا اپنے ہیڈکوارٹر آفتاب سے جدا ہونا نظام شمسی میں فساد پیدا کرتا ہے اور ملک الموت کا بذات خود زمین پر آنا ناممکن ہے وعلی ہذا القیاس انہیں اصول مسلمہ اہل اسلام

---

[1] اس کی مثالیں ص ـــــ میں گزر چکی ہیں۔

کی شہادت سے قادیانی اور ان کے گروہ کی وہ تاویلات جو وہ درباب نزولِ حضرت مسیح و معجزاتِ مسیح
و خروجِ دجال و یاجوج و ماجوج و لیلۃ القدر و سجودِ آدم وغیرہ میں کیا کرتے ہیں نصوص کی تحریف
الحاد ہے اور ان سب امور کو اہلِ اسلام انہیں معانی سے تسلیم کرتے ہیں جو ان کے ظاہری معانی ہیں۔

امام نووی شرح مسلم جلد ثانی میں فرماتے ہیں۔ قال القاضی رحمہ اللہ تعالیٰ نزول عیسیٰ
علیہ السلام وقتلہ الدجال حق وصحیح عند اھل السنۃ للاحادیث الصحیحۃ فی
ذلک ولیس فی العقل ولا فی الشرع ما یبطلہ فوجب اثباتہ وانکر ذلک بعض المعتزلۃ
والجھمیۃ ومن وافقھم وزعموا ان ھذہ الاحادیث مردودۃ بقولہ تعالیٰ وخاتم النبیین
وبقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی وباجماع المسلمین انہ لا نبی بعد نبینا
صلی اللہ علیہ وسلم وان شریعتہ مؤبدۃ الی یوم القیامۃ لا تنسخ وھذا الاستدلال
فاسد لانہ لیس المراد بنزول عیسیٰ علیہ السلام انہ ینزل نبیا بشرع ینسخ شرعنا
ولا فی ھذہ الاحادیث ولا فی غیرھا شیء من ھذا بل صحت ھذہ الاحادیث ھنا وما سبق
فی کتاب الایمان وغیرھا انہ ینزل حکما مقسطا یحکم بشرعنا ویحیی من امور
شرعنا ما ھجرہ الناس (شرح نووی ... ج ۲)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا اور دجال کو قتل کرنا اہلِ سنت کے نزدیک حق
اور صحیح ہے۔ کیونکہ احادیث صحیحہ اس باب میں موجود ہیں اور عقل و شرع میں ایسی کوئی دلیل
وارد نہیں ہے جو اس نزول کو باطل کرے۔ لہٰذا اس کا ثابت رکھنا (یعنی تسلیم کرنا) واجب
ہے۔ معتزلہ اور بعض جہمیہ اور ان کے ہم مشرب اس کے منکر ہیں ان کا یہ خیال ہے کہ وہ
احادیث جن میں نزولِ مسیح کا ذکر ہے اس آیت کے مخالف ہیں جس میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو نبیوں کا خاتم کہا گیا ہے اور اس قولِ نبوی کے مخالف ہیں کہ میرے بعد کوئی
نبی نہ ہوگا اور مسلمانوں کے اس اجماع کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی
نہ ہوگا اور آپ کی شریعت قیامت تک منسوخ نہ ہوگی مگر ان کا ان دلائل سے استدلال
ایک فاسد استدلال ہے۔ کسی حدیث میں یہ نہیں آیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے نبی
ہو کر آئیں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کریں گے یہ بات نہ

ان احادیث نزول میں ہے نہ اور کسی حدیث میں بلکہ کتاب الایمان میں گزر چکا ہے
کہ وہ حاکم عادل ہو کر آئیں گے۔ ہماری ہی شریعت پر عمل کریں گے اور اس شریعت کے
ان امور کو زندہ کریں گے جن کو لوگوں نے چھوڑ رکھا ہوگا۔"

اور اس کے جلد اول میں صفحہ ۹۲ لکھا ہے والصواب ما قدمناه وهو انه لا يقبل الا الاسلام فعلى هذا قد يقال هذا خلاف ما هو حكم الشرع اليوم فان الكتابي اذا بذل الجزية وجب قبولها ولم يجز قتله ولا اكراهه على الاسلام وجوابه ان هذا الحكم ليس مستمرا الى يوم القيامة بل هو مقيد بما قبل نزول عيسى عليه السلام وقد اخبر النبي صلى الله عليه وسلم في هذه الاحاديث الصحيحة بنسخه وليس عيسى عليه السلام هو الناسخ بل نبينا صلى الله عليه وسلم هو المبين للنسخ فان عيسى عليه السلام يحكم بشرعنا فدل على ان الامتناع من قبول الجزية في ذلك الوقت هو شرع نبينا محمد صلى الله عليه وسلم (شرح مسلم)

"ٹھیک بات وہی ہے جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بجز اسلام کچھ (جزیہ وغیرہ) قبول نہ کریں گے۔ اس پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ ہماری آج کے دن کی شریعت کے خلاف ہے کیونکہ اس وقت کتابی سے جزیہ قبول کرنا واجب ہے اور اس کو قتل کرنا یا اسلام پر مجبور کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حکم قیامت تک نہیں رہے گا۔ بلکہ وہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے زمانہ تک رہے گا۔ اس حکم کا بوقت نزول مسیح منسوخ ہو جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث سے ظاہر کر دیا ہے تو اس حکم کے ناسخ حضرت عیسیٰ نہ ٹھہرے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناسخ ہوئے۔ حضرت عیسیٰ اس وقت اس حکم کے نسخ کے مبیّن ہوں گے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم سے جزیہ موقوف کریں گے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اس وقت جزیہ نہ قبول کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہوگا۔ نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حکم سے"

اور اس کے جلد دوم کے صفحہ ۲۹۹ میں فرمایا ہے۔ قال القاضی هذه الاحاديث التي

ذكرها مسلم وغيره في قصة الدجال حجة لمذهب اهل الحق في صحة وجوده وانه شخص بعينه ابتلى الله به عباده واقدره على اشياء من مقدورات الله تعالى من احياء الميت الذي يقتله ومن ظهور زهرة الدنيا والخصب معه وجنته وناره ونهريه واتباع كنوز الارض له وامره السماء ان تمطر فتمطر والارض ان تنبت فتنبت فيقع كل ذلك بقدرة الله تعالى ومشيئته ثم يعجزه الله تعالى بعد ذلك فلا يقدر على قتل ذلك الرجل ولا غيره ويبطل امره ويقتله عيسى عليه السلام ويثبت الله الذين آمنوا هذا مذهب اهل السنة وجميع المحدثين والفقهاء والنظار خلافا لمن انكره وابطل امره من الخوارج والجهمية وبعض المعتزلة وخلافا للجبائي المعتزلي وموافقيه من الجهمية وغيرهم في انه صحيح الوجود ولكن الذي يدعى مخارق وخيالات لا حقائق لها وزعموا انه لو كان حقا لم يوثق بمعجزات الانبياء صلوات الله وسلامه عليهم وهذا غلط من جميعهم لانه لم يدع النبوة فيكون ما معه كالتصديق له وانما يدعي الالهية وهو في نفس دعواه مكذب لها بصورة حاله ووجود دلائل الحدوث فيه ونقص صورته وعجزه عن ازالة العور الذي في عينيه وعن ازالة الشاهد بكفره المكتوب بين عينيه ولهذه الدلائل وغيرها لا يغتر به الا رعاع من الناس لسد الحاجة والفاقة رغبة في سد الرمق وتقية وخوفا من اذاه لان فتنته عظيمة جدا تدهش العقول وتحير الالباب مع سرعة مروره في الارض فلا يمكث بحيث يتامل الضعفاء حاله ودلائل الحدوث فيه والنقص فيصدقه من يصدقه في هذه الحالة ولهذا حذرت الانبياء صلوات الله وسلامه عليهم اجمعين من فتنته ونبهوا على نقصه ودلائل ابطاله واما اهل التوفيق فلا يغترون به ولا يخدعون بما معه لما ذكرناه من الدلائل المكذبة له مع ما سبق لهم من العلم بحاله ولهذا يقول له الذي يقتله ثم يحييه ما ازددت فيك الا بصيرة (شرح مسلم ص ۳۹۶ جلد ۲)

"قاضی عیاض نے کہا ہے ان احادیث میں جن کو مسلم نے قصہ دجال میں ذکر کیا ہے

اہلِ حق کے مذہب کی دلیل پائی جاتی ہے کہ دجال کا ہونا صحیح ہے اور وہ ایک ایسا
شخص ہے جس کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ مسلمانوں کا امتحان کرے گا اور اس کو ایسی
چیزوں پر قدرت دے گا جو خدا کی قدرت میں داخل ہیں جیسے مردہ کو (جس کو وہ
مارے گا) زندہ کرنا اور دنیا کی زینت اور فراخی اور بہشت اور آگ اور نہروں
کا اس کے ساتھ ہونا اور زمین کے خزانوں کا اس کے تابع ہونا اور اس کے کہنے سے
آسمان سے مینہ برسنا اور زمین کا اگانا یہ سب کچھ خدا کی قدرت اور ارادہ سے ہوگا
پھر خدا تعالیٰ اس کو عاجز کر دے گا تو وہ کسی کے مارنے پر قادر نہ ہوگا اور اس کا عمل
بگڑ جائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو قتل کریں گے اور خدا تعالیٰ ایمان
لانے والوں کو اس امتحان میں ثابت قدم رکھے گا یہی اہل سنت اور تمام محدثین
و فقہاء اور اہل اجتہاد کا مذہب ہے۔ خوارج بعض معتزلہ و جبائی اور اس کے
ہم خیال جہمیہ اس کے مخالف ہیں وہ اس کے ہونے کو تو مانتے ہیں مگر یہ کہتے ہیں کہ
جو وہ کرے گا یا دکھائے گا وہ صرف خیالات ہوں گے ان کی حقیقت کوئی نہ ہوگی وہ
کہتے ہیں کہ اگر وہ امور حقیقی ہوں تو پھر معجزات انبیاء کا اعتبار نہیں رہتا مگر یہ ان کی
غلطی ہے کیونکہ وہ یہ کرشمات دکھانے کے وقت نبوت کا دعویٰ نہ کرے گا تاکہ ان امور
سے اس کے اس دعوے کی تصدیق ہو اور وہ معجزات انبیاء کے مشابہ ہو کر نبوت میں
شبہ و شک ڈال سکیں بلکہ وہ ان خوارق کے وقت الوہیت کا دعویٰ جھوٹا کرے گا جو
خود بخود باطل ہوگا اور دجال کا ظاہری اور اس کے مخلوق ہونے کے دلائل اور اس
کی صورت کا عیب اور اس کا اس عیب کو دور کرنے سے اور اپنی پیشانی سے
علامت کفر (لفظ کافر) کو مٹانے سے عاجز رہنا اس کو جھٹلائے گا۔

اس میں ان دلائل عجز و حدوث کے موجود ہونے کی وجہ سے اس کے خوارق سے کوئی
دھوکا کھانے کا بجز عامی لوگوں کے جو بھوک کے سبب یا اس کے ڈر کے مارے
اس کو مان لیں گے کیونکہ اس کا فتنہ مدہوش و حیران کر دے گا اور اس کا زمین پر جلدی
سے پھر جانا ان کو اس کے حال کو سوچنے کا موقع نہ دے گا۔ اسی وجہ سے انبیاء نے

اس کے فتنہ سے لوگوں کو ڈرایا ہے اور اس کے نقص و عجز پر آگاہ کر دیا اور جن لوگوں کو
خدا تعالیٰ توفیق دے گا وہ اس سے دھوکہ نہ کھائیں گے۔ اور جو خوارق اس سے
صادر ہوں گے وہ ان سے اس کے فریب میں نہ آئیں گے کیونکہ وہ اس کے کذب
اور عجز کے دلائل جانتے ہوں گے اور وہ اس کے حال سے واقف ہوں گے۔ اسی وجہ
سے جس شخص کو وہ قتل کر کے جلا دے گا وہ اس کو صاف کہے گا کاذب ہے۔ اس فعل سے
میرا یقین بڑھ گیا ہے۔"

اور ایسا ہی تمام کتب حدیث کے متون و شروح میں حضرت مسیح بن مریمؑ کا نزول اور دجال و
یاجوج و ماجوج کا خروج ظاہری معنی سے تسلیم و بیان کیا گیا ہے اور ان امور کو ایسا یقینی سمجھا گیا
ہے کہ ان کو اہل سنت کے اعتقادات میں داخل کیا گیا ہے۔

حضرت امام الائمہ امام اعظم علیہ الرحمۃ نے فقہ اکبر میں اور ملا علی قاریؒ نے اس کی شرح میں
فرمایا ہے: وخروج الدجال ويأجوج ومأجوج حق لقوله تعالى حتى اذا فتحت يأجوج
ومأجوج وهم من كل حدب ينسلون. وطلوع الشمس من مغربها كما قال تعالى
يوم يأتي بعض آيات ربك لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن آمنت من قبل او كسبت في
ايمانها خيرا ونزول عيسى من السماء قال الله تعالى انه لعلم للساعة وقال وان
من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته اي قبل موت عيسى عليه السلام بعد نزوله
عند قيام الساعة فيصير الملل واحدة وهي ملة الاسلام الحنيفية وفي نسخة قدم
طلوع الشمس على البقية وعلى تقديره قالوا ان مطلق الجمعية والا فترتيب القضية
ان المهدي يظهر اولا في الحرمين الشريفين ثم يأتي بيت المقدس فيأتي
الدجال ويحصره في ذلك الحال فينزل عيسى عليه السلام من المنارة الشرقية في
دمشق الشام ويجيء الى قتال الدجال فيقتله بضربة في الحال فانه يذوب كالملح
في الماء عند نزول عيسى عليه السلام من السماء فيجتمع عليه السلام بالمهدي وقد
اقيمت الصلاة فيشير المهدي لعيسى عليه السلام بالتقدم فيمتنع معللا بان هذه
الصلاة اقيمت لك فانت اولى بان تكون الامام في هذا المقام ويقتدي به ليظهر

متابعة لنبينا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کما اشار الی ہذا المعنی صلی اللہ علیہ وسلم بقولہ لو کان موسٰی حیًا لما وسعہ الا اتباعی وقد بینت وجہ ذلک عند قولہ تعالٰی واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول الاٰیۃ - فی شرح السنۃ وغیرہ وقد ورد انہ یمکث فی الارض اربعین سنۃ ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون ویدفنون علی ما رواہ الطیالسی فی مسندہ وروی غیرہ انہ یدفن بین النبی صلی اللہ علیہ وسلم والصدیق ورضی اللہ عنہ فیدفن بعد الشیخین فھنیئًا للشیخین حیث اکتنفھما بالنبیین وفی روایۃ انہ یمکث سبع سنین قیل وھی الاصح ولیس ذلک بالتعیین فی الروایۃ الاولٰی مدۃ مکثہ وبعدہ فانہ رفع ولہ ثلث وثلثون سنۃ - نص کا بیان ہی ثابت و موقوف (شرح فقہ اکبر)

دجال اور یاجوج و ماجوج کا نکلنا جس کا ذکر قرآن کی اس آیت میں ہے کہ وہ ہر بلندی سے دوڑیں گے اور آفتاب کا جانب مغرب سے طلوع کرنا جس کا اس آیت میں ذکر ہے کہ جس وقت خدا کی بعض نشانیاں آویں گی اس دن کسی کو جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو گا اس کا ایمان نفع نہ دے گا اور حضرت عیسٰی کا آسمان سے نازل ہونا چنانچہ قرآن میں ارشاد ہے کہ وہ (یعنی حضرت عیسٰیؑ) قیامت کی ایک نشانی یا اس کے علم شناخت کی دلیل ہیں اور ارشاد ہے کہ اہل کتاب سے کوئی ایسا نہ ہو گا جو حضرت عیسٰیؑ پر ان کی موت سے پہلے یعنی قیامت کے قریب ایمان نہ لائے گا اور اس وقت سبھی دین اور ملت ایک دین (اسلام) ہو جائے گا۔ یہ سب امور حق اور ثابت ہیں۔ فقہ اکبر کے بعض نسخوں میں آفتاب کے مغرب سے نکلنے کا ذکر باقی امور سے پہلے ہوا ہے۔ اس صورت میں واؤ حرف عطف مطلق جمعیت کے لیے ہوا اور ترتیب امور مذکورہ کی اس طرح پر ہوگی کہ اول امام مہدی حرمین میں ظاہر ہوں گے پھر وہ بیت المقدس میں آئیں گے اس وقت دجال آئے گا اور اس کا محاصرہ کرے گا پھر عیسٰی علیہ السلام دمشق کے مشرقی کنارہ کے پاس آسمان سے اتریں گے اور دجال کے قتل کی طرف متوجہ ہو کر ایک ہی وار سے اس کو مار ڈالیں گے۔ وہ ان کے اترنے کے

وقت نمک کی طرح پگھلنے لگے گا (مگر اس کی جان انھیں کے ہاتھ سے نکلے گی) پھر حضرت عیسٰی اور مہدی ایک جگہ جمع ہوں گے اور نماز کے لیے تکبیر ہوگی تو حضرت مہدی حضرت عیسٰی کی طرف نماز پڑھانے کے لیے اشارہ کریں گے وہ اس سے انکار کریں گے یہ کہہ کر کہ آپ ہی کی امامت کے لیے یہ تکبیر ہوئی ہے لہذا آپ ہی اس کے مستحق ہیں اور آپ ان کے مقتدی بن جاویں گے تاکہ معلوم ہو کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعین میں سے ہیں۔ چنانچہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت موسٰی زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری پیروی سے چارہ نہ ہوتا۔ اس کی وجہ اس قول خداوندی کی شرح میں بیان ہوئی ہے جس میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے یہ عہد لیا تھا کہ تمہارے پاس میرا رسول (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آوے تو تم پر اس کا ماننا اور مدد کرنا ضروری ہوگا۔ تسعاکی شرح وغیرہ میں مذکور ہے کہ حضرت مسیح زمین میں چالیس برس رہیں گے اور پھر فوت ہوں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور ان کو دفن کریں گے۔ یہ ابوداؤد طیالسی کی سند میں روایت ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور حضرت صدیق اکبر کی قبر کے بیچ میں دفن کیے جائیں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ شیخین (صدیق اکبر اور فاروق) کی قبر کے بعد دفن کیے جائیں گے۔ اس صورت میں شیخین کے لیے فخر ہے کہ شیخین دو نبیوں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح) کے بیچ میں مدفون ہوں گے۔ بعض کا قول ہے کہ وہ زمین میں سات سال رہیں گے اور یہی صحیح ترین اقوال سے ہے اور چالیس سال ٹھہرنے کی روایت سے بھی یہی مراد ہے کہ وہ بعد نزول سات برس رہیں گے کیونکہ از آں جملہ تینتیس۳۳ برس انھوں نے آسمان پر جانے سے پہلے دنیا میں بسر کیے اور جب وہ اٹھائے گئے تھے تو ان کی تینتیس۳۳ سال کی عمر تھی۔

اور شرح عقائد نسفی میں ہے۔ وما اخبر به النبي عليه السلام من اشراط الساعة اي من علاماتها من خروج الدجال ودابة الارض ويأجوج ومأجوج ونزول عيسى من السماء وطلوع الشمس من مغربها فهو حق لانها امور ممكنة اخبر بها الصادق قال حذيفة بن اسيد الغفاري اطلع النبي صلى الله عليه وسلم علينا ونحن نتذاكر فقال

ما تذاكرون قلنا نذكر الساعة قال انها لن تقوم حتى ترون قبلها عشر آيات فذكر الدخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها ونزول عيسى بن مريم وخروج ياجوج وماجوج وثلثة خسوف (م، شرح عقائد ص)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو علامات قیامت (یعنی اس سے پہلے آنے والی چیزوں) کی خبر دی ہے یعنی دجال اور یاجوج و ماجوج کا نکلنا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا اور آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا (وغیرہ وغیرہ) وہ حق (واقع ہونے والے) ہیں کیونکہ یہ ایسے امور ہیں جو ممکن الوقوع ہیں اور مخبر صادق (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان کے وقوع کی خبر دی ہے۔ حذیفہ بن اسید غفاری فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے اور ہم کچھ مذاکرہ کر رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیا ذکر کر رہے ہو ہم نے عرض کیا ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا قیامت نہ ہوگی جب تک تم دس نشان اس سے پہلے نہ دیکھ لوگے۔ پھر آپ نے دخان، دجال، دابۃ الارض، طلوع آفتاب از جانب مغرب، نزول حضرت مسیح، خروج یاجوج ماجوج اور زمین کا خسوف اور یمن سے نکلنے والی آگ کا ذکر فرمایا"

یہ حدیث حذیفہ بن اسید کی جس کا شرح عقائد میں حوالہ دیا گیا ہے۔ صحیح مسلم میں بصفحہ ۳۹۳ مروی ہے اور صحاح میں ایسی بہت سی احادیث موجود ہیں جن میں قادیانی اور اس کے حواریوں کی تاویلات مذکورہ کی گنجائش ہی نہیں ہے۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان سے ایک باب منعقد کرکے اس میں ایک حدیث نقل کی ہے جس کا یہ مضمون ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدة الواحدة خیراً من الدنیا وما فیہا ثم یقول ابو ہریرة واقرؤا ان شئتم وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا (بخاری ص۴۹۰، مسلم ص)

"عنقریب حضرت ابن مریم حاکم عادل اتریں گے صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے

جزیہ موقوف کریں گے وغیرہ وغیرہ اس حدیث کے آخر میں راوی حدیث ابوہریرہؓ کا یہ قول منقول ہے کہ اگر چاہو تو اس حدیث کی تصدیق کے لیے یہ آیت پڑھو جس میں ارشاد ہے کہ اہل کتاب سے ایسا کوئی نہ ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے گا۔"

اور اس میں بالاتفاق اہلِ اسلام و گروہ مسیحائی میرزائی (بہ) کے ضمیر سے حضرت عیسیٰ مراد ہیں اگرچہ (موتہ) کے ضمیر سے مراد میں اختلاف ہے۔ اس سے بلا نزاع و بلا اختلاف ثابت ہے کہ اس حدیث میں راوی ابوہریرہؓ اور اس کے مخرجین امام بخاریؒ و مسلمؒ کے نزدیک حضرت عیسیٰ ابن مریم ہی کا نزول مراد ہے نہ کسی اور نام کے عیسیٰ یا مثالی مسیح کا۔

امام نوویؒ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔ ثم يقول ابو هريرة اقرؤوا ان شئتم وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ فيه دلالة ظاهرة على ان مذهب ابي هريرة في الآية ان الضمير في موته يعود على عيسى صلى الله عليه وسلم (شرح مسلم)

"ابوہریرہؓ کے اس قول سے کہ چاہو تو یہ قول خداوندی پڑھو وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ صاف سمجھا جاتا ہے کہ ابوہریرہؓ کا اس آیت میں یہی قول تھا کہ اس میں لفظ موتہ کی ضمیر حضرت عیسیٰؑ کی طرف پھرتی ہے۔"

اور صحیح مسلم کی مشہور حدیث دمشقی میں جس آنے والے مسیح کا ذکر ہے اس کے نام کے ساتھ جا بجا نبی اللہ کا لفظ وارد ہے ایک جگہ یحصر نبی اللہ ایک جگہ ثم یهبط نبی اللہ دو جگہ ہے فیرغب نبی اللہ چنانچہ ارشاد ہے۔ ويحصر نبي الله عيسى عليه السلام واصحابه حتى يكون راس الثور لاحدهم خيرا من مائة دينار لاحدكم اليوم فيرغب نبي الله عيسى واصحابه فيرسل الله عليهم النغف في رقابهم فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة ثم يهبط نبي الله عيسى عليه السلام واصحابه الى الارض فلا يجدون في الارض موضع شبر الا ملأه زهمهم ونتنهم فيرغب نبي الله عيسى عليه السلام واصحابه الحديث (صحيح مسلم)

"خدا کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھ والے (یاجوج ماجوج) کے محاصرہ میں

آ جائیں گے اس وقت گائے کی سری (کھانے کے لیے) سو دینار سے ان کو بہتر معلوم ہو گی۔
پھر خدا کے نبی عیسیٰ اور آپ کے ساتھ والے خدا کی جناب میں رغبت (دعا) کریں گے
تو خدا تعالیٰ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں پھوڑا پیدا کر دے گا پھر وہ سب کے سب
ایسے مر جائیں گے جیسے ایک جان مرتی ہے۔ پھر خدا کے نبی عیسیٰ پہاڑ سے اتریں گے
اور اپنے ساتھ والوں کو بلائیں گے تو زمین پر بالشت بھر ایسی جگہ نہ پائیں گے جو ان کی
نعشوں اور بدبوؤں سے بھری نہ ہو گی۔ پھر خدا کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھ
والے خدا سے دعا مانگیں گے۔"

یہ الفاظ بھی صاف شاہد و ناطق ہیں کہ جس مسیح کے نزول کا اس حدیث میں ذکر ہے وہ
اللہ کا نبی ہو گا نہ کوئی اور مرد کا عیسیٰ یا مثیل مسیح۔

اور سنن ابو داؤد میں بصفحہ ۲۳۸ آنے والے مسیح کا ذکر ہوا ہے تو اس میں بھی آنے والے
مسیح کو پہلے نبی کہا ہے پھر اس کے نزول کا ذکر فرمایا ہے چنانچہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لیس بینی و بینہ (یعنی
عیسیٰ علیہ السلام) نبی و انہ نازل (ابو داؤد ۲۳۸)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ میں اور اس میں (یعنی عیسیٰ علیہ السلام میں)
کوئی نبی نہ ہوگا اور وہ اترنے والے ہیں۔"

اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا مسیح نبی ہے نہ کوئی نام کا یا مثیل مسیح۔
اس قسم کی روایات[1] کتب حدیث میں اور بہت ہیں جن میں گروہ قادیانی کی باطل تاویلات
کا دخل نہیں ہے۔ ہاں ان احادیث کو آپ برملا موضوع قرار دیں یا اس میں یہ نئی تاویل کریں
کہ آنے والے مسیح کو جو نبی کہا گیا ہے تو اس سے قادیانی نبی مراد ہے کیونکہ وہ محدث ہے اور
محدث بھی ایک قسم کا نبی ہوتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر اس نبی سے محدث مراد ہوتا تو

---

[1] ابن ماجہ کے صفحہ ۳۰۹ میں ایک حدیث ہے کہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھ سے عہد کیا ہے
کہ قیامت سے پہلے تجھے دنیا میں بھیجوں گا۔ پھر میں اتروں گا اور دجال کو قتل کروں گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نفی نہ کرتے اور نہ فرماتے کہ میرے اور اس کے مابین کوئی نبی نہیں۔ کیونکہ مجددین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آنے والے مسیح کے درمیان بہت ہو چکے ہیں۔

لیلۃ القدر اور سجود آدم کے ظاہری معانی پر محمول ہونے میں جو اقوال علمائے اسلام میں ہیں ان کی نقل کی اس مقام میں ضرورت نہیں ہے وہ تمام لوگوں میں معروف و مشہور ہیں۔

اس بیان سے ثابت ہوا کہ ان احادیث نزول حضرت مسیحؑ و خروج دجال و یاجوج و ماجوج میں قادیانی اور اس کے اتباع کی تاویل ملحدانہ تحریف ہے اول تمام اہل اسلام میں جو ان احادیث کو صحیح مانتے ہیں ان کے وہی معنی مراد ہونا مسلم ہے جو ظاہر الفاظ سے مفہوم ہوتے ہیں۔ قادیانی نے جو اس تاویل و تحریف کو تجدید دین و معجزہ مسیحیت قرار دیا ہے یہ اس کے الحاد پر ایک اور دلیل ہے تجدید دین یہ نہیں ہے کہ عقائد و مسائل اسلام کے ایسے معانی کیے جائیں جو نہ صحابہؓ کے خیال میں آئے ہوں نہ تابعین کے اور نہ ظاہر الفاظ نصوص سے سمجھ میں آتے ہوں اور نہ قرون ثلٰثہ[1] میں تسلیم کیے گئے ہوں۔ ایسے معانی کا بیان تو بدعت کہلاتا ہے بلکہ تجدید کے معنی یہ ہیں کہ جو اصول و مسائل، عقائد و اعمال ادلہ شرعیہ سے ثابت ہوں اور قرون ثلٰثہ میں تسلیم کیے گئے ہوں مگر لوگوں کی غفلت یا ناواقفی سے متروک و مہجور ہو گئے ہوں ان کو از سر نو زندہ کر کے رواج دیا جاوے اس پر دلیل یہ ہے کہ تجدید دین کا حکم وارد ہے اور احداث سے ممانعت آچکی ہے ان دونوں کو باہم متوافق کرنے سے صاف ثابت ہے کہ تجدید دین اسی صورت سے مطلوب شارع ہے جس میں احداث نہ پایا جائے۔ اور قادیانی کا یہ کہنا کہ تجدید دین ظاہری علوم سے نہیں ہو سکتی یہ اس کے الحاد پر ایک اور دلیل ہے۔ تجدید احیاء و ترویج اصول و مسائل اسلام کا نام ہے تو ظاہری علوم اسلام اور علوم مسائل اسلامیہ کے بغیر ممکن نہیں ہے الحادات اور باطنیہ خیالات کی اشاعت تجدید ہوتی تو وہ ظاہری علوم کے بغیر بھی ممکن تھی۔

قادیانی اور اس کے اتباع نے جو آنیوالے مسیح کی بعض ایسی صفات بیان کی ہیں جو ان کے زعم میں حضرت مسیح علیہ السلام میں نہیں پائی جاتیں صرف قادیانی میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے بیان

---

[1] یعنی زمانۂ صحابہ کرامؓ، عہد تابعینؒ اور عہد تبع تابعینؒ (ع۔ح)

میں انھوں نے کذب و تدلیس سے خوب کام لیا ہے اور اس سے اپنا دجال ہونا ثابت کر دکھایا ہے۔ آنے والے مسیح کی نسبت یہ کہیں بیان نہ ہوا تھا کہ وہ فارسی الاصل ہوگا اور نہ یہ ثابت ہے کہ مغل لوگ (جن میں قادیانی صاحب ہیں) فارسی الاصل ہیں۔ ایسا ہی کسی حدیث میں یہ تصریح نہیں ہے کہ آنے والا مسیح صرف ایک مسلمان امتی ہوگا اور نبی نہ ہوگا۔ یہ بات صرف قادیانی اور اس کے حواریوں کی من گھڑت ہے جس کو انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک سوال و جواب وضع کرکے اس سے نکالا ہے۔ جس کا بیان بضمن سوال بصفحہ (۲۷) کافی ہو چکا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو متعدد حدیثوں میں آنے والے مسیح کو نبی قرار دیا ہے چنانچہ بصفحہ (۵۱) منقول ہوا۔ آنے والے مسیح کے بالوں کا سیدھا ہونا اور رنگ کا گندم گوں ہونا جو انھوں نے بیان کیا ہے یہ حضرت مسیح بن مریم میں پایا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح بن مریم کا یہی حلیہ بیان کیا ہے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اراني الليل عند الكعبة في المنام فاذا رجل آدم كاحسن ما يرى من آدم الرجال تضرب لمته بين منكبيه رجل الشعر يقطر راسه ماء واضعا يديه على منكبي رجلين وهو يطوف بالبيت فقلت من هذا فقالوا هذا المسيح بن مريم (صحیح بخاری)

"میں نے خواب میں ایک خوب صورت شخص گندم رنگ سیدھے بال والے کو دیکھا تو پوچھا کہ یہ کون ہے تو جواب ملا کہ یہ مسیح بن مریم ہے۔"

ہاں مجاہد کی حدیث میں حضرت ابن عمرؓ سے یہ بھی بخاری میں ہے۔ مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ کو سرخ رنگ و جعد دیکھا۔ اس حدیث کی دستاویز سے قادیانی اور اس کے حواریوں نے یہ افترا کیا ہے کہ عیسیٰ یا مسیح بن مریم دو ہیں ایک حضرت عیسیٰ نبی اسرائیل جن کو سرخ اور جعد کہا گیا ہے دوسرا آنے والا عیسیٰ یا مسیح بن مریم جس کو گندم رنگ اور سیدھے بالوں والا کہا گیا ہے اور وہ آپ (قادیانی) ہیں۔ مگر یہ نہ سوچا کہ یہ لفظی اختلاف یوں رفع ہو سکتا ہے اور علمائے اسلام نے رفع کر دیا ہے کہ درحقیقت حضرت عیسیٰ گندم رنگ و سیدھے بال والے تھے۔ ایک روایت میں جو ان کو سرخ رنگ اور جعد کہا گیا ہے تو اس سے مراد ہے کہ

ان کا گندمی رنگ مائل بسرخی تھا اور جعودت آپ کے جسم میں تھی نہ بالوں میں۔

حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں فرمایا ہے کہ سالم کی روایت میں ہے

ووقع في رواية سالم الآتية في صفة عيسى انه آدم سبط الشعر وفي الحديث الذي قبله في نعت عيسى انه جعد والجعد ضد السبط فيمكن ان يجمع بينهما بانه سبط الشعر ووصفه بالجعودة في جسمه لا في شعره والمراد بذلك اجتماعه واكتنازه وهذا الاختلاف نظير الاختلاف في كونه آدم او احمر والاحمر عند العرب الشديد البياض مع الحمرة والآدم الاسمر ويمكن الجمع بين الوصفين بانه احمر لونه بسبب كالتعب وهو في الاصل اسمر وقد وافق ابوهريرة على ان عيسى احمر۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح کو سیدھے بال والا کہا ہے اور اس سے پہلی حدیث میں آیا ہے کہ وہ جعد تھے تو اس کی نسبت سے مگر ان دونوں روایتوں میں یوں تطبیق ہو سکتی ہے کہ آپ کے بال تو سیدھے تھے مگر جعد ہونے کا جو ذکر ہے تو اس سے یہ مراد ہے کہ آپ کا بدن جعد یعنی گٹھا ہوا اور مضبوط تھا یہ اختلاف ایسا ہے جیسا کہ آپ کی رنگت کی نسبت اختلاف ہوا ہے وہ گندم رنگ تھے یا سرخ رنگ جس سے یہ مراد ہو سکتی ہے وہ تھے تو گندم رنگ مگر کسی سبب سے وہ رنگ سرخ ہو گیا تھا۔"

عبدالرحمن بن آدم کی روایت میں ہے وفي رواية عبد الرحمن بن آدم عن ابي هريرة في نعت عيسى انه مربوع الى الحمرة والبياض (فتح الباری ص ۳۵ ج ۶)

"ان کے رنگ میں سرخی و سپیدی دونوں موجود تھیں۔"

کرمانی نے شرح بخاری میں کہا ہے ويجوز ان يأول ويجمع بينهما بانه ليس احمر صرفا بل هو مائل الى الادمة (حاشیہ بخاری ص ۴۸۹)

"حضرت عیسیٰ کو سرخ و گندم رنگ کہا یوں جمع ہو سکتا ہے کہ وہ صرف سرخ نہ تھے بلکہ سرخ رنگ مائل بگندم گونی تھے۔"

اس اختلاف کی نظیر حضرت موسیٰ کی نعت میں دو متضاد صفتوں جسیم اور خفیف کا ورود ہے جس کو باہم یوں متوافق کیا گیا ہے۔ لا مانع ان يكون مع كونه خفيف اللحم جسيما بالنسبة

بطوله ولو كان غير طويل لاجتمع لحمه وكان حسنا (فتح الباری ص۳۵۰ جلد ۲)

"وہ بلحاظ طول قامت جسیم تھے وہ چھوٹے قد کے ہوتے تو بھاری معلوم ہوتے"

اس اختلاف سے کوئی یہ نہیں نکالتا کہ حضرت موسیٰ دو تھے ایک جسیم دوسرے خفیف۔

اس کی دوسری نظیر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وحلیہ میں یہ اختلاف لفظی ہے کہ ایک حدیث میں آپ کو ابیض دگورے رنگ والا) کہا گیا ہے۔ چنانچہ بخاری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت میں ابو طالب کا شعر منقول ہے جس میں آپ کو ابیض کہا گیا ہے۔

وابیض یستسقی الغمام بوجهه

ثمال الیتٰمی عصمة للارامل (بخاری ص۱۳۷)

اور شمائل ترمذی میں ہے۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابیض کانما صیغ من فضة

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ربعة اسمر اللون (شمائل ترمذی)

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا مربوعا (شمائل ترمذی ص۲)

لم یکن بالجعد القطط ولا بالسبط کان جعدا (شمائل ترمذی ص۲)

کہ آپ ایسے گورے تھے کہ گویا چاندی سے بنائے گئے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ آپ گندم رنگ تھے۔ چنانچہ شمائل ترمذی میں موجود ہے۔ اس اختلاف کو یوں ہی موافق کیا گیا ہے کہ آپ سفید رنگ تھے مگر مائل بسرخی جس سے گندم گونی پیدا ہوگئی تھی۔ چنانچہ اور روایت میں صریح آچکا ہے۔ ایسا ہی آپ کے بالوں کو سیدھا بھی کہا گیا ہے۔ چنانچہ شمائل میں ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ آپ سیدھے بال والے نہ تھے جس کو یوں ہی باہم موافق کیا گیا ہے کہ آپ کے بال نہ بہت سیدھے تھے اور نہ بہت گھونگھر والے بلکہ ایسے سیدھے تھے کہ ان میں کسی قدر شکن پڑتی تھی۔ مگر اس اختلاف رنگ اور مُوئے نبوی سے بھی کسی نے یہ نہیں نکالا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو تھے۔ ایک گورے رنگ کے دوسرے گندمی رنگ یا ایک سیدھے بال والے دوسرے کسی قدر شکن دار بال والے پس اس قسم کے لفظی اختلاف سے حضرت مسیح کیونکر دو مسیح ہو سکتے ہیں۔

قادیانی نے بڑا غضب ڈھایا ہے کہ حضرت مسیح کے حلیے کے لفظی اختلاف کے سبب ایک مسیح کو دو مسیح دایک سرخ رنگ گھونگھر والے بال کا دوسرا گندم گون سیدھے بال والا) بنا دیا اور

یہ بھی نہ سوچا کہ صرف گندم گوں ہونے سے کوئی شخص مسیح نہیں ہو جاتا جہاں تک کہ بقیہ صفات مسیح اس میں نہ ہوں۔ گندم گوں تو ہزاروں مسلمان بلکہ مذاہب غیر کے اشخاص موجود ہیں پھر کیا وہ صرف رنگت سے مسیح ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

اتباع قادیانی سے کوئی شخص منصف و طالب حق ہو تو صرف اس ایک مغالطہ کی نظر سے اس کو دجال سمجھے اور اس کے اتباع سے دست بردار ہو جائے۔

اور قادیانی کی تجویز پاک تثلیث نصف عیسائیت ہے۔ عیسائی لوگ باپ بیٹے اور روح القدس کے مجموعہ کو تثلیث قرار دیتے ہیں۔ قادیانی صاحب خدا کی محبت (باپ) اور بندہ محبوب کی محبت (ماں) اور ان دونوں سے متولد روح القدس کے مجموعہ کو تثلیث قرار دیتے ہیں۔ لوگوں کو عیسائی بنانے میں صرف ایک آنچ کی کسر رہ گئی ہے کہ اس تثلیث کے ساتھ توحید کو بھی ملا دیں اور ان تینوں کو ایک خدا کہہ دیں جیسا کہ عیسائی کہتے ہیں۔ یہ بات آپ اس وقت نہیں کہتے تو چند سال کہیں گے اور لوگوں کو پورا عیسائی بنا دیں گے۔ آپ کا یہ ارادہ نہ ہوتا تو حرف تثلیث آپ کی تحریر میں نہ آتا اور نہ اس کو پاک کہا جاتا۔

قادیانی کا بطور استعارہ ابن اللہ کہلانے کو تجویز کرنا پوری عیسائیت ہے۔ نحن ابناء اللہ و احباؤہ (مائدہ ع ۳) بائیبل سے ثابت ہے کہ عیسائیوں نے بھی استعارہ کے طور پر خدا کے پیارے مطیع بندوں کو ابن اللہ کہا ہے۔ اور قرآن میں ان کے اس قول کی حکایت کہ ہم خدا کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔ نیز اسی کی طرف مشعر ہے مگر یہی استعارہ ان لوگوں کے مشرک ہو جانے اور مخلوق کو حقیقۃً خدا کا بیٹا قرار دینے کا موجب ہوا تو قرآن و اسلام نے آ کر اس محاورہ کو اٹھا دیا اور بیٹے بیٹی کی نسبت سے (استعارہ کے طور پر کیوں نہ ہو) خدا تعالیٰ کی پاکی کا اظہار فرمایا۔ اب قادیانی صاحب پھر اس محاورہ کو مسلمانوں میں قائم کرنا چاہتے ہیں اور مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی فکر میں ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اور قادیانی کا محدث ہونے کا دعویٰ کرنا اور اس ذریعہ سے ایک قسم کا نبی کہلانا اور ختم نبوت

۱؎ قادیانی کی اصل عبارت صفحہ ۳ پر گزر چکی ہے۔ (ع ۔ ح)

کو نبوت کلی و تشریعی سے مخصوص کرنا اور نبوت جزئی کے دروازہ کو مفتوح کہنا ان نصوص قرآن و حدیث سے انکار ہے جو مطلق نبوت کو ختم کرتے ہیں۔ قرآن مجید کی آیت ، خاتم النبیین اپنے اطلاق و عموم کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مطلق نبوت کو ختم کرتی اور صاف بتاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا کوئی شخص نہ ہوگا جس پر لفظ نبی کا اطلاق ہو سکے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس کلام کے اطلاق و عموم کے ساتھ بھی مطلق نبوت کو ختم کیا ہے اور خصوصیت کے ساتھ محدثین سابقین اور محدث امت محمدیہ حضرت عمر فاروق کا نبی نہ ہونا ظاہر فرما دیا ہے۔

ایک حدیث میں آپ نے فرمایا ہے چنانچہ صحیح بخاری میں آیا ہے۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء (بخاری ص ۴۹۱)

"بنی اسرائیل کی سرداری انبیاء کرتے جب کوئی نبی ان میں فوت ہو جاتا تو اس کا جانشین بھی دوسرا نبی ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا صرف خلفا ہوں گے۔"

ابو داؤد کی حدیث میں آپ سے منقول ہے کہ میری امت میں تیس شخص ایسے جھوٹے ہوں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میں نبیوں کا خاتم ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ ہاں میری امت میں ایک جماعت حق پر قائم رہے گی جن کو ان کا مخالف ضرر نہ پہنچا سکے گا۔ اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعُمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

ان ارشادات نبویہ کے جملہ لا نبی بعدی میں لفظ نبی نکرہ ہے جو نفی لا کے نیچے داخل ہے اور وہ مفید عموم و استغراق ہے اور یہ بتاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا کوئی نہ ہوگا جس پر لفظ نبی بولا جا سکے۔ اب خصوصیت کے ساتھ محدث کا نبی نہ ہونا آپ کے کلام سے ثابت کیا جاتا ہے آپ نے فرمایا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں آیا ہے۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد کان فیما کان قبلکم من الامم ناس محدثون فان یک فی امتی احد فانہ عمر۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد کان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یک فی امتی منھم احد فعمر قال ابن عباس من

نبی ولا محدث (بخاری ص۵۲۱)

"تم سے پہلے امتوں میں محدث ہوتے تھے۔ اس امت میں محدث ہے تو وہ عمر فاروق ہے۔ یہ بھی آپ سے ان کتابوں میں منقول ہے کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ ہوتے تھے جو نبی نہ ہوتے اور وہ خدا سے یا ملائکہ سے ہم کلام (مخاطب) ہوتے۔ میری امت میں ایسا کوئی ہے تو عمرؓ ہے۔"

ابن عباس کی روایت میں آیت وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُولٍ وَّلَا نَبِيٍّ میں لفظ نبی کے بعد یہ لفظ وَلَا مُحَدَّثٍ بھی پڑھا گیا ہے۔ اور صحیح مسلم میں لفظ محدث کی تفسیر ملہم سے ہوئی ہے۔
یہ اقوال نبوی صاف و صریح ناطق ہیں کہ پہلی امتوں کے محدث باوجودیکہ وہ خدا تعالیٰ یا ملائکہ کے ہم کلام و مخاطب ہوتے تھے نبی نہ کہلاتے تھے۔ اب خاص محدث امت محمدیہ حضرت فاروقؓ کا نبی نہ ہونا آپ کے کلام سے ثابت کیا جاتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے چنانچہ ترمذی کی روایت میں آیا ہے لو كان بعدي نبي لكان عمر بن الخطاب (ترمذی ص۲۱۳) میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت فاروقؓ ہوتے۔ جس سے ثابت ہے کہ حضرت عمرؓ نبی نہیں تھے اور اس لفظ کا اطلاق ان پر نہیں ہو سکتا باوجودیکہ حدیث مذکورہ بالا میں ان کا محدث ہونا بیان ہو چکا ہے اور جب کہ آیہ قرآن کی عموم و اطلاق سے اور ارشادات نبویہ کی عموم و خصوص دونوں سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں جس پر لفظ نبی کا اطلاق ہو سکے اور محدثین سابقین اور اس امت کے تسلیم شدہ محدث نبی نہ کہلا سکے اور قرآن و حدیث نے اس امر کا قطعی فیصلہ کر دیا ہے، تو پھر قادیانی کا یہ دعویٰ کرنا کہ محدث ایک قسم کا نبی ہوتا ہے و بنا بریں وہ خود ایک قسم کا نبی ہے ان نصوص صریحہ کا انکار نہیں تو اور کیا ہے۔ قادیانی کا ختم نبوت کو نبوت تشریعی اور کلی سے مخصوص کرنا اور اپنے آپ کو محدث قرار دے کر اپنے لیے جزئی نبوت اور ایک نوع نبوت کو تجویز کرنا اور ایک قسم کا نبی کہلانا صاف مشعر ہے کہ وہ اپنے آپ کو انبیائے بنی اسرائیل کی مانند جو نئی شریعت نہ لاتے بلکہ پیروی شریعت سابق کی کرتے اور نبی کہلاتے) نبی سمجھتا ہے۔ یہی امر اس کے قصیدۂ الہامیہ کے اشعار ذیل سے جو ازالہ کے صفحہ ۹۲ وغیرہ میں منقول ہیں سمجھ میں آتا ہے ؎

حکم است ز آسماں بزمیں می رسانمش　　گر بشنوم نگویمش آں را کجا برم

من می زیم بوحی خدائے کہ بامن ست | پیغام اوست چوں نفس روح پرورم
من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب | ہاں ملہم ہستم و ز خداوند منذرم

یہ ابیات صاف پکار رہے ہیں کہ آپ نبی ہیں، صاحب وحی ہیں، منذر ہیں، پیغمبر ہیں سب کچھ ہیں صرف کسر ہے تو اتنی ہے کہ آپ کوئی نئی کتاب نہیں لائے بلکہ انبیاء بنی اسرائیل کی طرح پہلی کتاب کے تابع ہیں اور اس میں عموم و خصوص نصوص قرآنیہ و نبویہ مذکورہ بالا سے صاف انکار ہے اور یہ دعویٰ نبوت و تکذیب نصوص قادیانی کے دجال و کذاب ہونے پر بڑی روشن و قوی دلیل ہے ایسے ہی کاذب مدعی نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال فرمایا ہے۔ چنانچہ حدیث مذکور ابی داؤد میں صاف تصریح ہے اور صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابوہریرہؓ سے منقول ہے

؎ ہرچند ان ابیات میں آپ نے رسول ہونے کی نفی کی ہے۔ مگر سرورق ازالہ اوہام پر اپنے حق میں لفظ مرسل یزدانی لکھوا کر چھپوا دیا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ درحقیقت آپ کو رسالت کا بھی دعویٰ ہے اور ان ابیات کی نفی صرف دھوکا دہی ہے۔ اس پر ایک روشن اور قطعی دلیل یہ ہے کہ آپ نے ازالہ کے صفحہ ۶۷۳ میں اپنا رسول مبشر یعنی حضرت مسیح ہونا آپ نے بزعم خود قرآن سے ثابت کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے، اس سلسلہ کا خاتم باعتبار نسبت تامہ وہ مسیح عیسیٰ بن مریم ہے جو اس امت کے لوگوں میں سے بحکم ربی عیسوی صفات سے رنگین ہو گیا ہے اور فرمان جعلناک المسیح ابن مریم نے اس کو درحقیقت وہی بنا دیا ہے وکان اللہ علی کل شیء قدیرا۔ اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسوی رکھتا ہے بھیجا گیا ہے۔ اور جس فرمان کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ ازالہ کے صفحہ ۳،۵ میں آپ نے بیان کیا اور فرمایا ہے۔ اس عاجز کا نام مسیح ابن مریم رکھ دیا اور اپنے الہام میں فرمایا جعلناک المسیح ابن مریم یہ عبارت صاف ناطق ہے کہ آپ اپنے آپ کو بشہادت قرآن رسول سمجھتے ہیں۔ پھر اس بیت میں اپنی رسالت سے انکار مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور الزام دعویٰ رسالت سے بچنے کے سوا کیا معنی رکھتا ہے۔

لا تقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریباً من ثلثین کلهم یزعم انه رسول الله

(بخاری ص۱۰۵۴، مسلم ص۳۹۷ جلد۲)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہ ہوگی جب تک کہ تقریباً تیس دجال کذاب پیدا نہ ہوں گے جو دعویٰ کریں گے کہ ہم اللہ کے رسول ہیں"

صحیح مسلم میں یہ بھی حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قال رسول اللہ صلی الله علیه وسلم یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباءکم فایاکم وایاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم (مسلم ص۹ ج۱)

"آخر زمانہ میں ایسے دجال کذاب پیدا ہوں گے جو تم کو ایسی باتیں سنائیں گے جن کو تم نے نہ سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپ دادوں نے۔ ان سے بچتے رہنا وہ تم کو گمراہ نہ کردیں اور کسی بلا میں نہ ڈال دیں"

امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں فرمایا ہے قال ثعلب کل کذاب فهو دجال وقیل الدجال المموه یقال دجل فلان اذا موه ودجل الحق بباطله ای غطاه۔

(شرح مسلم ص۹ جلد۱)

"ثعلب نے کہا جو جھوٹا ہو وہ دجال ہے۔ بعض نے کہا دجال وہ ہے جو باطل پر حق کا ملمع چڑھائے یا حق کو باطل سے ڈھانک دے"

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے۔ قد ظهر مصداق ذلك فی آخر زمن النبی صلی الله علیه وسلم فخرج مسیلمة بالیمامة والاسود العنسی بالیمن ثم خرج فی خلافة ابی بکر طلیحة بن خویلد فی بنی اسد بن خزیمة وسجاح التمیمیة فی بنی تمیم۔ وقتل الاسود قبل ان یموت النبی صلی الله علیه وسلم وقتل مسیلمة فی خلافة ابی بکر وتاب طلیحة ومات علی الاسلام علی الصحیح فی خلافة عمر ونقل ان السجاح ایضاً تابت واخبار هؤلاء مشهورة عند الاخباریین ثم کان اول من خرج منهم المختار بن ابی عبید الثقفی غلب علی الکوفة فی اول خلافة ابن الزبیر فاظهر محبة اهل البیت ودعا الناس الی طلب قتلة الحسین فتتبعهم فقتل کثیراً ممن باشر ذلك او اعان علیه

فأحبه الناس فلما تمكن زين له الشيطان أن ادعى النبوة وزعم أن جبرائيل يأتيه. وروى أبو داود الطيالسي بإسناد صحيح عن رفاعة بن شداد قال كنت أبطن شيء بالمختار فدخلت عليه يوما فقال دخلت وقد قام جبرئيل قبل من هذا الكرسي. وروى يعقوب بن سفيان بإسناد حسن عن الشعبي أن الأحنف بن قيس أراه كتاب المختار إليه يذكر أنه نبي وروى أبو داود في السنن من طريق إبراهيم النخعي قال قلت لعبيدة بن عمرو أترى المختار منهم قال أما إنه من الرؤس وقتل المختار سنة بضع وستين و منهم الحارث الكذاب خرج في خلافة عبد الملك بن مروان فقتل وخرج في خلافة بني العباس جماعة (فتح الباری [illegible] ج ۶)

"اس حدیث کا صدق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے آخر زمانہ میں ظاہر ہو چکا ہے۔ یمامہ میں مسیلمہ کذاب لیا نکلا۔ یمن میں اسود عنسی۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں طلیحہ اور سجاح نکلے اسود تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت سے پہلے مارا گیا اور مسیلمہ خلافت ابوبکرؓ میں اور طلیحہ تائب ہوا اور اسلام کی حالت میں مرا اور سجاح بھی تائب ہوئی۔ ان کے حالات اہل تاریخ جانتے ہیں۔ ان سب کے بعد پہلے مختار بن عبید نکلا۔ اس نے ابن زبیر کی شروع خلافت میں کوفہ پر غلبہ پایا۔ سو پہلے تو اس نے محبت اہل بیت کا اظہار کیا اور اس کی طرف لوگوں کو بلایا پھر یہ دعویٰ کیا کہ میرے پاس جبرائیل آتے ہیں چنانچہ ابوداؤد طیالسی نے رفاعہ سے نقل کیا ہے کہ میں ایک دن مختار کے پاس گیا تو وہ بولا کہ ابھی اس کرسی سے جبرائیل اٹھ کر گئے ہیں۔ یعقوب بن سفیان نے شعبی سے نقل کیا ہے کہ احنف ابن قیس نے ان کو مختار کا ایک خط دکھایا جس میں اس نے اپنی نبوت کا ذکر کیا تھا۔ ابوداؤد نے سنن میں عبیدہ بن عمرو سے نقل کیا ہے کہ مختار ان مدعیان نبوت کا سردار تھا۔ یہ مختار سنہ ۶۰ھ میں مارا گیا اور من جملہ ان کے حارث کذاب ہے جو خلافت عبدالملک بن مروان میں نکلا اور مارا گیا۔"

غلام احمد قادیانی کا یہ بھی حال سنا گیا ہے کہ وہ اپنے مریدوں میں بیٹھ کر دعویٰ کیا کرتا ہے

کہ جبریلؑ میرے سامنے کھڑے[1] ہیں جو کچھ مجھ سے کہتے ہیں میں وہی لوگوں کو سناتا ہوں۔

اس الزام کے جواب میں شاید قادیانی یا اس کے حواری یہ دو عذر پیش کریں۔ اول یہ کہ ہر چند قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اس نبوت کا دوسرا نام محدثیت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی نبوت کے دعوے سے محدثیت کا دعویٰ مراد ہے نہ حقیقۃً اور معنیً نبی ہونے کا دعویٰ۔ اس میں اس پر زیادہ سے زیادہ الزام قائم ہوتا ہے تو یہ ہوتا ہے کہ اس نے اپنے حق میں لفظ نبی کا اطلاق کیا اور اس میں الفاظ نصوص مذکورہ کا خلاف کیا نہ یہ الزام کہ وہ حقیقۃً نبوت کا مدعی ہے۔

عذر دوم یہ کہ ان احادیث میں ان لوگوں کو دجال و کذاب کہا گیا ہے جو نبوت خاتم النبیین کے مقابلہ میں نبوت کا دعویٰ کریں اور مستقل نبی کہلاویں جیسے مسیلمہ کذاب اور اسود وغیرہ سے وقوع میں آیا ہے اور قادیانی تو نبوت مستقلہ کا دعویٰ نہیں کرتے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے ساتھ دعویٰ نبوت کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ ان احادیث کے مصداق نہیں ہو سکتے اور نہ دجال کذاب کہلانے کے مستحق ہیں۔ ان دونوں عذر سے پہلے عذر کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ قادیانی نے یہ بات کہہ دی ہے کہ جس نبوت کا اس کو دعویٰ ہے وہ اس کا دروازہ قیامت تک کھلا رہے گا۔ اس کا دوسرا نام محدثیت ہے اور اسی محدثیت کے معنی سے نبوت کا وہ مدعی ہے مگر ساتھ اس کے اس نے محدثیت کے معنی ایسے بیان کیے ہیں اور اس کی حقیقت کی ایسی تشریح کر دی ہے کہ اس سے بجز نبوت اور کچھ مراد نہیں ہو سکتا۔

اس کی عبارت توضیح مرام میں جو بصفحہ ۱۸ منقول ہے صاف تصریح ہے کہ محدث جزئی طور پر ایک نبی ہی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ

---

[1] جبرائیلؑ کے سامنے کھڑے ہونے سے آپ کی مراد یہ ہے کہ جبرائیل کی عکسی تصویر کھڑی ہے نہ ذات جبرائیل کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول جبرائیل سے وہ عکسی تصویر مراد لیتے ہیں یا شاید اپنے پاس جبرائیل کا بذاتِ خود آنا جائز رکھتے ہوں مگر یہ آپ کے اس اصول کے برخلاف ہے کہ جبرائیل اپنے ہیڈکوارٹر سے جدا نہیں ہوتا۔

اس پر کھولے جاتے ہیں اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں با آواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں۔

الی قال ان النبی محدث والمحدث نبی باعتبار حصول نوع من انواع النبوۃ۔

جس سے صاف اور قطعی طور پر ثابت ہے کہ آپ کے نزدیک محدث کے وہی معنی اور اس کی وہی حقیقت ہے جو نبی کے معنی اور حقیقت ہے۔ اور محدث اور نبی آپ کے نزدیک صدق و تحقق میں مساوی ہیں۔ یا نبی عام ہے اور محدث ایک نوع خاص۔ اور اس سے یقینی نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ نے صرف لفظی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور اس میں صرف لفظی غلطی کا ارتکاب نہیں فرمایا بلکہ آپ معنی نبوت کو اپنی ذات شریف میں متحقق سمجھتے ہیں اور حقیقۃً اور معنیً نبی ہونے کے مدعی ہیں۔ اور عبارت منقولہ صفحہ ۴۰ میں آپ کا مرسل رسول کہلوانا بھی اس کا مؤید ہے۔

دوسرے عذر کا جواب یہ ہے کہ نبوت جس کے مدعی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کہا ہے نبوت مستقلہ سے مخصوص نہیں یہ تخصیص نہ احادیث مذکورہ میں وارد ہے اور نہ اور کہیں اس کا وجود ہے۔ اور اطلاق نصوص مذکورہ سے صاف ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت غیر مستقلہ کا مدعی بھی ویسا ہی دجال و کذاب ہے جیسا کہ مدعی نبوت مستقلہ۔ اور ابو داؤد کی حدیث مذکورہ اپنے سیاق و صراحت سے بتا رہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسے نبی بھی نہ ہوں گے جیسے بنی اسرائیل میں ہوتے تھے جو نئی شریعت نہ لاتے بلکہ پچھلی شریعت کی پیروی کرتے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی نبیوں کو ذکر فرما کر اپنے بعد نبی آنے کی نفی کی ہے۔

اس حدیث کا سیاق اور احادیث سابقہ کا اطلاق صاف بتا رہا ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے اور نبی کہلائے گو دعوائے استقلال نبوت نہ کرے بلکہ پیروی خاتم النبیین کا مدعی ہو وہ دجال و کذاب ہے اور احادیث مذکورہ کا مصداق۔ قادیانی صاحب ان احادیث کے اطلاق و سیاق میں بلا دلیل تخصیص کریں گے اور نبی غیر مستقل کہلا کر ان احادیث کے مضمون سے اپنے آپ کو مستثنیٰ قرار دیں گے تو یہ ان کے دجال

ہونے پر ایک اور دلیل قائم ہوگی۔

علاوہ بریں قادیانی کا یہ دعویٰ اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عدم استقلال دعویٰ رسالت بھی چند روز تک ہی معلوم ہوتا ہے۔ جب آپ کا یہ دعویٰ نبوت تبعی غیر استقلالی آپ کے مریدوں میں بلاخلاف مانا گیا تو دعویٰ نبوت مستقلہ بھی آپ سے بعید نہیں ہے۔ جیسا کہ مختار سے وقوع میں آیا تھا۔ چنانچہ فتح الباری کی عبارت میں گزرا اور ایسا ہی دجال موعود سے وقوع میں آئے گا۔ چنانچہ طبرانی کی روایت میں ہے۔ و ان الدجال یدعیہ فانہ یخرج اولاً فیدعی الایمان والصلاح ثم یدعی النبوۃ ثم یدعی الالٰہیۃ کما اخرج الطبرانی من طریق سلیمان ابن شہاب قال نزل علی عبد اللہ ابن المعتمر وکان صحابیا فحدثنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الدجال لیس بہ خفاء یجیء من قبل المشرق فیدعو الی الدین فیتبع ویظہر فلا یزال حتی یقدم الکوفۃ فیظہر الدین ویعمل بہ فیتبع ویحث علی ذلک ثم یدعی انہ نبی فیفزع من ذلک کل ذی لب ویفارقہ فیمکث بعد ذلک فیقول انا اللہ فتغشی عینہ وتقطع اذنہ ویکتب بین عینیہ کافر (فتح الباری)

"دجال پہلے لوگوں کو دین اسلام کی طرف بلائے گا جب لوگ اس کے اس دعوے کے سبب پیرو ہو جائیں گے اور کوفہ وغیرہ میں اس کا تسلط و تغلب ہو جائے گا تو وہ پھر دعوئے نبوت کرے گا جس سے عقلمند لوگ گھبرائیں گے اور اس سے جدا ہوں گے پھر وہ دعوئے خدائی کرے گا اس وقت اس کی آنکھ پر پھلی پیدا ہوگی یعنی وہ کانا ہوگا اور اس کی پیشانی پر لفظ کافر لکھا جائے گا۔"

ایسا ہی قادیانی سے ڈر لگتا ہے کہ اب تو اس کو دعوئے نبوت تبعی ہے پھر دعوئے نبوت مستقلہ ہوگا۔ پھر دعوئے الوہیت۔ یہ گمان آپ کے حق میں بلا برہان نہیں ہے۔ آپ کے سابق حالات اس گمان پر روشن دلائل ہیں۔

زمانۂ تالیف براہین احمدیہ میں آپ نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ جو پیشین گوئی غلبۂ دین اسلام حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں وارد ہے۔ حضرت مسیح اس کے ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہیں اور میں

(خود بدولت) روحانی اور معقول طور پر اس کے مصداق ہیں اور فرمایا تھا کہ جس غلبۂ کاملہ دینِ اسلام کا اس پیشین گوئی میں وعدہ کیا گیا ہے وہ غلبہ حضرت مسیح علیہ السلام کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب آپ دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تب آپ کے ہاتھ سے دینِ اسلام جمیع آفاق و اقطارِ عالم میں پھیل جائے گا (دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸ جلد ۴) یہ بات آپ کی مسلمانوں میں مانی گئی تو آپ اب یہ فرماتے ہیں کہ مسیح گئے گزرے اور مر گئے۔ اب وہ دنیا میں نہیں آسکتے اور جو پیشگوئیاں مسیح کے حق میں وارد ہیں وہ سر بسر آپ کے حق میں ہیں اور آپ ہی ان کے مصداق ہیں۔ پس اگر ایسا ہی چند روز کے بعد دعوائے نبوت مستقلہ بلکہ الوہیت کا آپ سے ظہور پاوے تو کون سے تعجب کا محل ہے۔

اس دعوائے نبوت مستقلہ کرنے کا زمانہ آئندہ میں آپ کی نسبت کوئی گمان نہ کرے تو دعویٰ نبوت ظلی اور جزئی (جس کے آپ برملا مدعی ہیں) آپ کے دجال ہونے کے لیے کافی دلیل ہے۔ نصوص مذکورہ صاف فیصلہ کرتے ہیں کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوائے نبوت کرے (محدث ہی کیوں نہ کہلاتا ہو) وہ دجال و کذاب ہے۔

اس میں بھی کسی کو اشتباہ ہے تو اس کی تسلی کے لیے صحیح مسلم کی دوسری حدیث اس کے دجال ہونے پر کافی دلیل ہے۔ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ جو شخص ان کو ایسی باتیں (یعنی دین کے متعلق) بتا دے جو ان کے بزرگوں سے نہ پہنچی ہوں تو وہ دجال ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ قادیانی اصولِ دین اور مسائل اعتقادیہ میں ایسی باتیں کہتا اور قرآن و حدیث کے ایسے معنی بیان کرتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کبار کے خواب میں بھی نہ آئے تھے اور نبوت ختم شدہ کو نبوت کلی اور تشریعی سے مخصوص کرنا اور نبوت جزئی وغیر تشریعی کو اپنے لیے تجویز کرنا اسی قسم سے ہے پھر اس کے دجال و کذاب ہونے میں کیا شک ہے۔

قادیانی نے جو اپنے عقیدہ کفریہ بدعیہ پر حدیث مبشرات سے استدلال کیا ہے وہ اس کے عقیدہ کا مثبت نہیں ہو سکتا بلکہ اس کی بے علمی و نافہمی پر ایک روشن دلیل ہے۔ اس حدیث میں مبشرات یعنی مومنوں کے سچے خوابوں کو نبوت کا ایک جزء[1] قرار دیا ہے نہ ایک نوع نبوت یا جزئی نبوت

---

[1] چنانچہ بخاری کی حدیث مرفوع میں آیا ہے کہ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ باقی بر صفحہ ؟

اور یہ ظاہر ہے اور ادنیٰ اہل علم کو معلوم ہے کہ جزو اور ہے جزئی اور۔ کسی چیز کی جزو پر اس کے کل
کا حقیقۃً اطلاق نہیں ہو سکتا اور جزئی پر کل کا اطلاق حقیقۃً ہوتا ہے۔ جزئی میں کلی کا پورا تحقق
ہوتا ہے۔ ایسا ہی نوع میں جنس مع فصل پوری پائی جاتی ہے بلکہ خارج اور نفس الامر میں جزئی ہی
موجود اور اپنی کلیات کا کل ہوتی ہے اور کلیات اس کے اجزاء ہوتے ہیں۔ اور یہ امور جزو میں
پائے نہیں جاتے نہ ان میں کل کا پورا تحقق ہوتا ہے۔ نہ وہ کل کا کل ہوتی ہے لہٰذا کوئی عقلمند جزو
کو جزئی یا کلی کا ایک نوع نہیں کہہ سکتا۔ مثلاً حقیقت انسان کی جزو حیوان کو کوئی شخص انسان نہیں
کہہ سکتا اور نہ اس کو جزئی انسان یا ایک نوع انسان قرار دے سکتا ہے (۲) کوئی شخص صرف شکر یا
سرکہ کو سکنجبین نہیں کہہ سکتا اور نہ ان اجزاء کو سکنجبین کا ایک قسم قرار دے سکتا ہے۔ قادیانی نے
اپنی بے علمی اور نافہمی سے اس بات کو نہیں سمجھا اور جزو نبوت کو نوع نبوت اور نبوت جزئی قرار
دیا ہے اور اسلام بالخصوص ختم نبوت کا انکار کیا۔ ریاست بھوپال کا علامہ محمد احسن امروہی جو قادیانی
کو علوم و حقائق کا دریائے ناپیدا کنار سمجھتا اور اپنے رسالہ اعلام میں اس کے حق میں لکھ چکا ہے۔

ولا [illegible] وہ اس بات کو غور سے سمجھے۔ اور اب بھی اس کو بے علم سمجھ
کر اس کے اتباع سے ہاتھ اٹھائے ورنہ تھوڑے دنوں کے بعد وہ سخت پچھتائے گا اور آخر اس کی
کی اتباع سے دست بردار ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اور قادیانی کا حضرت عیسیٰ مسیح کا سولی پر چڑھایا جانا تجویز کرنا نص قرآن وَمَا قَتَلُوْهُ
وَمَا صَلَبُوْهُ سے انکار ہے اور اس میں آپ نے نیچریوں کی تقلید کی ہے جو عیسائیوں کے مقلد
ہیں۔ تفسیر نیچری[1] نکالو اور اس امر کی تصدیق کر لو۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اور ابن ابی حاتم کی روایت میں ہے کہ نبیوں کے خواب وحی ہیں یعنی وحی نبوت کا ایک
نوع۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرق کرنا اور مومنوں کے خواب کو جزو نبوت اور نبیوں کے خواب کو وحی یعنی
نوع وحی نبوت قرار دینا صاف مشعر ہے کہ مومنوں کے خواب نبوت نہیں ہیں۔ بلکہ وہ جزو نبوت ہیں۔
قادیانیو! سمجھو! سمجھ نہ ہو تو کسی اہل علم سے دریافت کرو۔

[1] سرسید احمد خان کی تفسیر جو خود کو نیچر کا متبع کہتے تھے جس کی وجہ سے ان کو نیچری کہا جاتا تھا (ع-ح)

ایسا ہی قادیانی کا حضرت مسیح کے معجزات سے تاویل انکار کرنا قرآن کا انکار کرنا ہے

اور ان کی تاویلات میں نیچریوں کا اتباع ہے۔ اس بات میں قادیانی کا قانون قدرت سے استشہاد

کرنا بھی اسی اعتقاد نیچریت کو ظاہر کرتا ہے۔ انسان کا تجربہ اور مشاہدہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا قانون

نہیں ہو سکتا اور اس کی قدرت انسان کے تجربہ و مشاہدہ میں محدود نہیں ہو سکتی۔ اس بات کا قادیانی

خود پہلے مقر ہو چکا ہے اور اپنی کتاب سرمہ چشم آریہ کے صفحہ ۱۰ وغیرہ میں اپنے تجربہ کو قانون قدرت

خداوندی قرار دینے کو کفر و بے ادبی و بے ایمانی کہہ چکا ہے۔

اور قادیانی کا بعض احادیث صحیحین کو موضوع کہنا بدعت و ضلالت ہے اور ان تمام

اہل اسلام کے مخالف جو احادیث صحیحین کو مانتے ہیں۔ حجۃ اللہ بالغہ میں ہے۔ اما الصحیحان

فقد اتفق المحدثون علی ان جمیع ما فیہما من المتصل المرفوع صحیح بالقطع و

انہما متواتران الی مصنفیہما وانہ کل من یہون امرہما فہو مبتدع متبع غیر

سبیل المومنین (حجۃ اللہ البالغہ)

"صحیحین کی مرفوع و متصل حدیثوں کے صحیح ہونے اور ان کتب کے مصنفوں تک بتواتر

پہنچ جانے پر محدثوں کا اتفاق ہو چکا ہے۔ اور اس امر پر ان کا اتفاق ہے کہ جو شخص

ان کی شان کی توہین کرے وہ بدعتی ہے۔ مومنوں کی راہ کے مخالف راہ کا پیرو۔"

اور قادیانی کا کشف کے ذریعہ سے حدیث صحیح بخاری کو موضوع قرار دینا اور بھی گمراہی

ہے۔ غیر نبی کا کشف و الہام حجت شرعی نہیں ہے چنانچہ شرح عقائد نسفی میں بصفحہ ۵۴ ہے۔

والالہام المفسر بالقاء معنی فی القلب بطریق الفیض لیس من اسباب المعرفۃ بصحۃ

الشئ عند اہل الحق۔

"الہام جس کی تفسیر ہے کسی کے دل میں بطور فیض کچھ القاء ہو۔ اہل حق (یعنی اہل سنت)

کے نزدیک حقیقت اشیاء کے علم و معرفت کا وسیلہ نہیں ہے۔"

ایسا ہی تلویح وغیرہ کتب اصول میں ہے۔ تو پھر وہ ایک حجت شرعی (یعنی حدیث صحیح) کا

مبطل کیونکر ہو سکتا ہے۔ وہ خود اپنی صحت و قبولیت میں توافق قرآن و حدیث کا محتاج ہے۔

اور قادیانی کا حدیث کو مفسر قرآن نہ ماننا ضلالت اور اہل بدعت کی علامت ہے۔ اہل سنت

میں مسلّم ہے کہ حدیث قرآن کی تفسیر ہے اور اس کے اجمال کی مبیّن۔

سنن دارمی کے صفحہ ۷۷ میں باب السنۃ قاضیۃ علی کتاب اللہ عقد کیا ہے اور اس میں ایک حدیث مرفوع نقل کی ہے۔ پھر بعینہٖ یہ قول امام یحییٰ ابن کثیر سے نقل کیا ہے اور اس کے صفحہ ۲۸ میں حضرت عمرؓ سے نقل کیا ہے۔ عن عمر بن الخطابؓ قال انہ سیاتی ناس یجادلونکم بشبہات القرآن فخذوھم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ۔

"لوگ قرآن کی متشابہ آیات یعنی جن کی کئی وجوہ سے تفسیر ہو سکتی ہو تمھارے سامنے پیش کریں گے۔ تم ان کو احادیث نبویہ سے پکڑنا۔ کیونکہ قرآن کو بہتر جاننے والے اہل حدیث ہیں"

اور امام شعرانی نے منہج میں کہا ہے۔ اجتمعت الامۃ علی ان السنۃ قاضیۃ علی کتاب اللہ۔

"امت محمدیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ سنت کتاب اللہ کی وجوہات مختلف کا فیصلہ کرنے والی ہے[1]"

اور قادیانی کا اپنے اتباع کو مدارِ نجات ٹھہرانا اور اس سے انکار کو موجب ہلاکت کہنا بھی سخت گمراہی ہے اور اس میں بھی اس کا اپنے حق میں در پردہ نبوت کا دعویٰ ہے کیونکہ یہ دعویٰ صرف انبیاء علیہم السلام کو پہنچتا ہے جو سوء خاتمہ سے مامون ہیں۔ دوسروں کو دل کیوں نہ ہوں اپنی نجات و حسن خاتمہ کا یقین نہیں ہے تو وہ دوسروں کو نجات کا یقین کیونکر دلا سکتے ہیں۔

صحیح بخاری میں اکابر صحابہؓ سے مروی ہے کہ وہ اپنے اوپر نفاق کا ڈر رکھتے تھے چنانچہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے۔ قال ابن ابی ملیکۃ ادرکت ثلثین من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلھم یخاف النفاق علی نفسہ۔ (صحیح بخاری ص)

"اسود نے کہا میں نے تیس اصحاب نبوی کو پایا یعنی دیکھا وہ سب کے سب اپنے حق میں نفاق کا ڈر رکھتے تھے"

---

[1] یعنی حدیث قرآن مجید کی مختلف وجوہات کا فیصلہ کرنے والی ہے۔

اور مشکوٰۃ میں حضرت عثمانؓ سے مروی ہے کہ آپ مقبرہ میں جاتے تو اتنا روتے کہ آپ کی ڈاڑھی تر ہو جاتی۔ اسی نظر سے علمائے اسلام نے کہا ہے کہ ایمان بین الرجاء والخوف چاہیے۔

شرح عقائد کے صفحہ ۲۳ میں ہے۔ والامن من اللہ تعالیٰ کفر لانہ لا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون۔

"خدا کے مواخذہ سے بے خوف ہو جانا کفر ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے۔ خدا تعالیٰ سے وہی لوگ بے ڈر ہوتے ہیں جو خسارہ میں ہیں۔"

اور اس کے صفحہ ۲۲ میں ہے۔ لا یبلغ الولی درجۃ الانبیاء لان الانبیاء معصومون مامونون من سوء الخاتمۃ (شرح عقائد)

"ولی انبیاء کے درجے کو نہیں پہنچتے کیونکہ انبیاء خاتمہ برا ہونے سے امن میں ہوتے ہیں۔"

اور شرح فقہ اکبر میں ہے۔ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات علی الایمان و یجب هذا فی اصل شارح قصده وبهذا السبب ان یکون ظاهر فی معرض البیان ولا یحتاج ذکره ولعله فی هذا الشأن ومحل مرام الامام علی تقدیر صحة وروده هذا الکلام انه صلی اللہ علیہ وسلم من حیث کونه نبیاً من الانبیاء وهم کلهم معصومون عن الکفر فی الابتداء والانتهاء تخصیص انه مات علی الایمان و ما عداه من الاولیاء والعلماء والاصفیاء بالاعیان ولا نجزم بموتهم علی الایمان وان ظهر منهم خوارق العادات وکمال الحالات وجمال انواع الطاعات فان مبنی امره علی الایمان وهو مستور علی الانسان ولهذا کانت العشرة المبشرة ما شاء لهم خائفین من انقلاب احوالهم وسوء احوالهم فی مآلهم (شرح فقہ اکبر)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے۔ اس مسئلہ کا بیان اہم مقام میں اس امر کے اظہار کی غرض سے ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ نبی ہیں اور نبی سب کے سب ابتدائے عمر سے انتہا تک کفر سے محفوظ ہوتے ہیں۔ لہٰذا ہم یقین رکھتے ہیں کہ آپ کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے۔ ان کے سوا اور ولیوں کے ایمان پر خاتمہ ہونے کا ہم یقین نہیں کر سکتے اگرچہ ان سے کرامات و کمالِ حالات اور انواع طاعات ظاہر

ہوں کیونکہ یہ یقین تب ہو جب کہ ان کا ایمان یقیناً ثابت ہو۔ اور یہ ایمان لوگوں پر مخفی رہتا ہے۔ اسی وجہ سے عشرہ مبشرہ اور ان کے امثال اصحاب سوءِ خاتمہ سے ڈرتے رہے۔"

اور جب اکابر اولیاء کو یہ دعویٰ نہیں پہنچتا تو مرزا قادیانی کو (جو عقائد اور اقوالِ مذکورہ کی نظر سے دائرۂ اسلام اور تسنن سے خارج ہے اور اس اعتقاد و اقوال کے ساتھ اس کا ولی ہونا ممکن نہیں ہے) یہ دعویٰ کب زیبا ہے۔

اور قادیانی کا یہ کہنا کہ اعتقادِ حیاتِ مسیح علیہ السلام شرک کا ستون ہے۔ ان تمام صحابہؓ و تابعین و تبع تابعین ائمہ مجتہدینؒ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے اس وقت تک کے عام مسلمین کو جو حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ سمجھتے ہیں اور قیامت سے پہلے ان کے نزول کے معتقد ہیں مشرک بناتا ہے اور یہ امر جیسا کفر ہے محتاج بیان نہیں ہے

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ جو کچھ ہم نے سوالِ سائل کے جواب میں کہا اور قادیانی کے حق میں فتویٰ دیا وہ صحیح ہے۔ کتاب و سنت و اقوالِ علماءِ امت اس کی صحت پر شاہد ہیں۔ اب مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسے دجال کذاب سے احتراز اختیار کریں اور اس سے وہ دینی معاملات نہ کریں جو اہلِ اسلام میں باہم ہونے چاہئیں نہ اس کی صحبت اختیار کریں اور نہ اس کو ابتداءً سلام کریں اور نہ اس کو دعوتِ مسنون میں بلاویں اور نہ اس کی دعوت قبول کریں اور نہ اس کے پیچھے اقتدا کریں اور نہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھیں۔ اگر انہیں اعتقادات و اقوال پر یہ رحلت کرے۔

واللّٰہ الموفق للعمل والقبول۔



الراقم العاجز سید محمد نذیر حسین[۱]

جواب صحیح ہے ...... حفیظ اللّٰہ بن حفیظ اللّٰہ[۲]

۱؎ یہ حضرت شیخ الکل کے بقلم خود دستخط ہیں۔ (از مرتب فتویٰ ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ)

۲؎ مولانا حفیظ اللہ خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت میاں صاحب سید نذیر حسین صاحب مرحوم کے [illegible] تھے۔

تصدیق علماء دہلی و آگرہ و عرب و حیدر آباد و بنگال وغیرہ بلاد

لاریب فی ان القادیانی الغبی الغوی ابتدع بدعة ضلالة وابرز فی تحریراته
سفاهته وجهالته وزاد فی قلبه مرضا وعلالة فقد حرف عن مواضعه
الکلم من النصوص وانکر ما هو من ضروریات الدین فهو وامثاله من سرقة
الدین واللصوص انی لا اشک ان هذا من الدجالین الکذابین والشیاطین
الملاعین تاب الله علیه او ابتلاه بالعذاب المهین۔ آمین یا رب العالمین۔

اس میں شک نہیں کہ قادیانی کج رو۔ بلید نے بدعت ضلالت نکالی ہے اور اپنی
تحریرات میں حماقت ظاہر کی ہے اپنے حال اور اعتقاد میں بیماری بڑھا لی ہے۔ کلمات
شارع اور نصوص کی تحریف کی ہے اور ان باتوں کا جو دین سے بداہتاً ثابت ہیں انکار
کیا ہے۔ وہ اور اس جیسے لوگ دین کے چور ہیں اور وہ دجالین۔ کذابین اور ملعون
شیاطین سے ہیں۔ خدا اس کو توبہ کی توفیق دے یا ذلیل کرنے والے عذاب میں مبتلا کرے

محمد عبد الجبار عمر پوری مدرس آگرہ سکول

لا شک فی ان من اعتقد ما بسط فی جواب المجیبین الذین صرحوا
بطلان ذلک المعتقد فهو ملحد لان ذلک المعتقد منکر لاکثر ظواهر الشرع
وحکم مثل المنکر مما لا یخفی۔

اس میں شک نہیں کہ جو شخص ان باتوں پر اعتقاد رکھے جو فتوے میں مذکور ہیں۔
وہ ملحد ہے۔ کیونکہ ایسا اعتقاد رکھنے والا اکثر اعتقادات ظاہر شریعت کا منکر
ہے اور اس کا حکم مخفی نہیں ہے۔

کتبہ احمد حسن دہلوی کلکٹر حیدر آباد دکن

طریقة هذا الدجال طریقة ضالة یشهد علی ردها النصوص ۔ تمـ

اصاب من اجاب عفی اللہ عنہ۔

"اس دجال کا طریق گمراہی کا طریق ہے اس کا نصوص کو رد کرنا اس پر گواہ ہے۔ اس کے حق میں جو جواب لکھا ہے وہ درست ہے۔"

اسحاق بن عبد الرحمن عربی

الجواب صحیح (جواب صحیح ہے)

محمد بن حسن بن احمد عربی

كل الجواب صحيح لا ريب فيه ومن انكره فهو ملحد زنديق۔

"جواب سب کا سب صحیح ہے اس میں کوئی شک نہیں جو شخص اس کا منکر ہے وہ ملحد اور بے دین ہے۔"

العبد المنان محمد عبد الرحمن

الحق لا يتجاوز ما في هذه الاوراق فماذا بعد الحق الا الضلال۔

"حق ان بیانات سے جدا نہیں جو ان ورق میں ہے پھر حق چھوڑ کر بجز باطل کیا ہوگا۔"

سید محمد ابوالحسن ۱۳۵ سید محمد عبد السلام

هذا الحكم صحيح لا ريب فيه (اس فتوے کا حکم صحیح ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں)

سید احمد شاہ لاپوری

من اعتقد ما في السؤال لا ريب فيه انه مضل وضال وكذاب مفسد دجال

ليس في ردته وزندقته وكفره مقال قاتله الله المتعال۔

"جس کا یہ اعتقاد ہو جو سوال میں مندرج ہے اس کی نسبت کوئی شک نہیں کہ وہ

خود گمراہ ہے اوروں کو گمراہ کرنے والا۔ کذاب ہے دین میں فساد ڈالنے والا اس

کے چھپے مرتد ہونے اور کفر میں کوئی گفتگو نہیں، خدا اس کو ہلاک کرے۔

حررہ الراجی رحمۃ اللہ الوحید ابو عبداللہ محمد فقیر اللہ الکھوی ثم دہلوی

اقول بتوفیق اللہ الوہاب انہ لا ریب فی صحۃ ہذا الجواب وانہ لا شک

فی کفر مرزا الکذاب۔

میں خدا وہاب کی توفیق سے کہتا ہوں کہ اس جواب کی صحت میں کوئی شک نہیں، اور اس

کذاب قادیانی کے کفر میں شک ہے۔

محمد یوسف

جس شخص کے ایسے عقائد اور قول ہوں اس کے کفر میں کچھ شبہ نہیں فقط ۱۲

قادر علی عفی عنہ

حضرت استاذنا و شیخنا و شیخ الکل سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی ادام اللہ

برکاتہ نے جو کچھ زیب رقم فرمایا ہے مجھے اس سے دلی اتفاق ہے۔

محمد حسین بٹالوی

جواب صحیح اور درست ہے

عبدالکریم　محمد کرامت اللہ　محمد یحییٰ ابو الحسنات　محمد الطاف حسین عفی عنہ

محمد زکریا عفی عنہ　ابوالفضل محمد عبدالرحمٰن　ابوالفضل محمد نصیرالدین　ابو محمد عبدالعزیز

محمد بنیامین خان　خادم العلماء محمد عیسیٰ　ابو محمد ثابت علی

افاد المجیب اجاد۔ مجیب نے اس جواب سے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اور جواب کھرا دیا۔

ابو سعید یوسف خانپوری

اصاب مجیب "جواب دینے والے نے درست کہا ہے۔"

محمد سراج الدین

الجواب صحیح والمجیب نجیح "جواب صحیح ہے اور مجیب رشید ہے۔"

محمد

مرزا قادیانی کی بعض تصنیف فقیر کی نظر سے گزر چکی تھی۔ فی الحال یہ سوال و جواب سنا گیا۔ بیشک مرزا قادیانی اہل اسلام سے خارج ہے اور سخت ملحد اور ایک دجال و جالوں میں سے ہے اور پیرو اس کے گمراہ ہیں۔ فقط

فقیر مسعود دہلوی

سجادہ نشین قصبہ ... خلیفہ ... شاہ مرحوم ... ضلع ... پنجاب

الجواب صحیح "یہ جواب صحیح ہے۔"

حبیب احمد

من اعتقد ما فی السوال فہو خارج عن اہل السنۃ والجماعۃ۔ "جس کا اعتقاد ہو جو سوال میں ہے وہ بلاشک کافر ہے۔"

فتح محمد فتحپوری مدرس دہلی

ومن کان معتقدہ مخالفاً لاہل السنۃ والجماعۃ فہو بلاریب خارج عنہم ومن کان اعتقادہ ما ہو فی ہذا السوال مرقوم فہو قطعاً زندیق و مرتد۔

"جس شخص کا اعتقاد اہل سنت و جماعت سے خارج ہو وہ بلاریب ان کی جماعت سے خارج ہے اور خاص کر جس شخص کا یہ اعتقاد ہو جو سوال میں مرقوم ہے وہ قطعی پکا کافر و مرتد ہے۔"

محمد امان اللہ

اذ کان کذا فکذا۔ گر قادیانی نے ایسا کہا ہے جو سوال میں ہے تو اس کو یہی حکم ہے جو جواب میں ہے کہ وہ دجال و کذاب ہے اور پابندی اسلام سے خارج ہے۔

حررہ عبد القادر

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ جواب صحیح ہے اور مجیب رستگار۔

محمد حسن عثمان

حقیقت میں ایسا شخص جس کے یہ دعاوی ہیں ایک دجال مگر بڑا بھاری دجال بلکہ اس کا علم و فعل جیسے اس زمانہ کی خصوصیت ہے۔ اس ملک پنجاب میں ایسے ان کا ہیرو بڑا قابل ہے لوگوں کی سادہ لوحی اس بات کی مقتضی ہوتی ہے کہ کوئی نئی صورت بنائی جاوے مذہب سکھ کو دیکھئے نانک جی جیسے نے فرخ سیر کے عہد میں جاری کیا تھا اور بہت دور دور پھیلا۔ ایک مرتبہ دیانند نے ایک کتاب بھی گھڑی جس کے سینکڑوں پڑھے لکھے سادہ لوح اس کے معتقد ہو گئے ہیں۔ ہنود میں بھی آریہ مذہب پنجاب والوں نے جلد قبول کیا۔

سب باتوں سے قطع نظر کیجئے کہ ان احادیث کی تاویلیں وہ آیات کی تاویلیں جو یہ کرتے ہیں محض جاہلانہ جگت بندی ہے جیسا کہ دہری اور نیچری کیا کرتے ہیں مگر جب یہ تاویلات صحیح مان لی جاویں کہ مسیح ابن مریم سے یہ مراد اور قتل خنزیر سے یہ، پھر میاں قادیانی کو کیا ترجیح ہے کہ وہ مسیح موعود مانا جاوے جس کو نہ علم ہے نہ فضل نہ خاندان نبوت سے ہے۔ اگر مسیحائی کا ایسا ہی بازار گرم ہے تو اور اچھے اچھے شخص اس کے مستحق ہیں مگر معاذ اللہ ان کو اس روٹی کمانے کے دھندے سے کیا کام خدا کی پناہ کہ وہ ایمان ضائع کر کے مریدوں کے ہاں کا حلوہ پوری اڑاتے پھریں۔ اگر یہی آزادی اور الحاد کا دریا پنجاب میں موجزن رہے گا تو کوئی شبہ نہیں کہ امروز فردا میں کوئی نبوت کا مدعی بھی کھڑا[1]

---

[1] مولوی عبد الحق صاحب نے اس عبارت کو لکھنے کے وقت تک قادیانی کے وہ رسائل توضیح مرام و ازالہ اوہام نہ دیکھے تھے جن میں قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ مرتب،

ہو جائے گا اور اس کے بعد کوئی مرزا تازہ دولت والا خدائی کا دعویٰ کر بیٹھے گا اور قطعاً سینکڑوں پنجابی سادہ لوح ان کے بھی مرید ہو جائیں گے۔ معاذ اللہ اس جہل و خرافات کا کیا ٹھکانا ہے۔ اللہ قادیانی کو ہدایت نصیب کرے۔

ابو محمد عبد الحق (مؤلف تفسیر حقانی)

علمائے کانپور و علی گڑھ وغیرہ

جس شخص کے یہ اعتقاد اور مقالات ہیں جو سوال میں مذکور ہوئے وہ بے شک دائرہ اسلام سے خارج اور ملحد و زندیق ہے۔ نعوذ باللہ من شرورہ۔

محمد لطف اللہ　　　　محمد عثمان

ما نقلت ان القادياني ينكر وجود الملائكة على وجه جاء بها النبي صلى الله عليه وسلم وينكر نزول جبرائيل عليه السلام ويقول ان الملائكة عبارة عن ارواح السيارات والنفوس الفلكية ويقول ان ليلة القدر عبارة عن الزمان المظلم الذي ينقطع فيه البركات السماوية ويقول نزول عيسى بن مريم ورفعه الى السماء بجسده العنصري من المستحيلات ومن الاباطيل ويقول ان المراد بختم النبوة هو ختم تشريع جديد لا ختم مطلق النبوة ويقول ان سلسلة مطلق النبوة جارية غير منقطعة بعد نبينا صلى الله عليه وسلم الى يوم القيامة ويقول ان المسيح الموعود في الشريعة المحمدية ليس هو عيسى ابن مريم الذي فوت بل المسيح الموعود مثيله وهو انا الذي انزلني الله في القاديان وانه الذي نطقت به السنة والقرآن ويقول المراد بالدجال الذي نطقت به السنة هو عسكري عتيق ويقول ان هذه النصوص مصروفة عن ظواهرها وان الله تعالى لم ينزل شيئا مراده بالاستعارات والكنايات ومثل ذلك من الاباطيل والخرافات اعاذنا الله من كل ذلك فلا شبهة عندي

فی کفرہ فھو کافر متعنت معاند لشریعۃ محمد بن عبد اللہ ابطلہا سوّد اللہ وجہہ۔

٭ چونکہ یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ قادیانی وجود ملائکہ کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
بیان کیا ہے منکر ہے اور نزول جبرئیل کا منکر ہے اور اس امر کا قائل ہے کہ ملائکہ ستاروں
کی ارواح اور نفوس فلکیہ ہیں اور وہ قائل ہے کہ لیلۃ القدر سے وہ تاریک زمانہ مراد
ہے جس میں برکات آسمانی منقطع ہو جاتے ہیں، اور وہ قائل ہے کہ حضرت عیسیٰ کا اپنے
جسم سے آسمان پر جانا اور نازل ہونا محال ہے اور وہ قائل ہے کہ ختم نبوت سے نئی
شریعت والی نبوت کا ختم ہونا مراد ہے نہ مطلق نبوت کا ختم ہونا اور وہ قائل ہے کہ
مطلق نبوت کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک جاری ہے اور
وہ قائل ہے کہ جس مسیح کے آنے کا شریعت محمدی میں وعدہ دیا گیا ہے اس سے عیسیٰ
ابن مریم مراد نہیں جو فوت ہو چکا ہے بلکہ اس کا مثیل قادیانی مراد ہے جس کو خدا نے قادیان
میں اتارا ہے اور قائل ہے کہ دجال سے اس کے منکر مراد ہیں اور قائل ہے کہ قرآن و
حدیث ظاہر معانی سے پھرا ہوا ہے اور خدا تعالیٰ [illegible] ہمیشہ استعاروں میں بیان
کیا کرتا ہے ایسے ہی اور خرافات باطلہ اس سے ثابت ہو چکے ہیں۔ لہٰذا میرے
نزدیک اس کے کفر میں کوئی شک نہیں ہے۔ وہ کافر ہے بدکردار شریعت محمدیہ کا دشمن
اس کو باطل کرنا چاہتا ہے۔ خدا اس کا منہ کالا کرے۔

محمد اسماعیل

ما اتی به المجیب فهو حق حقیق بالقبول ولا ریب فی ان القادیانی جاحد
لاصول الشریعة الغراء المحمدیة ومن جاحدها فلا ریب فی کفره اللهم ارنا
الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه وما العبد
الکئیب المستغفر للذنوب محمد ایوب الکوکوی صانه الله عن الذنب الجلی والخفی

٭ جو کچھ مجیب نے بیان کیا ہے وہ حق ہے اور قبول کے لائق ہے۔ اس میں شک
نہیں ہے کہ قادیانی شریعت محمدیہ کے اصول کا منکر ہے اور جو ان کا منکر ہو اس
کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ اے خدا تو ہمیں حق کو حق کر کے دکھا اور اس کی پیروی

نصیب کر اور با عمل کر کے دکھا وے اس سے اجتناب کی توفیق دے

میں ہوں بندہ گنہگار بخشش کا خواستگار

محمد ایوب ساکن کول

علمائے بنارس و اعظم گڈھ وغیرہ

ہم نے رسالہ فتح اسلام اور توضیح المرام وغیرہ جو مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے چھپے ہیں دیکھے اور ان میں وہ مقالات اور عقائد جو فتوے میں نقل کیے ہیں پائے۔ ہمارے نزدیک ان مقالات کا معتقد اور ان مقالات کا قائل اجماعاً اسلام سے خارج ہے۔ اور دجال کذاب ہے۔

حکیم محمد حسین بنارسی

مجھ کو بھی مولوی حکیم محمد حسین کی تحریر سے اتفاق ہے۔

محمد عبد الرحمن عفی عنہ [illegible]

الجواب صحیح۔ جواب صحیح ہے۔ الجواب صحیح۔ جواب صحیح ہے۔

محمد عبد المجید جناب محمد عفی عنہ

جس شخص کا ایسا عقیدہ ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ واللہ اعلم

فقیر محمد عبد القادر

جناب مولوی حافظ حکیم محمد حسین صاحب کی تحریر سے مجھ کو اتفاق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

عبد الصمد ولی اللہ

بے شک ان عقائد کا معتقد دجال و کاذب ہے۔

شمس الدین احمد بنارسی

علمائے آرہ و غازی پور و مہدانواں وغیرہ

مجھے اس جواب کے ساتھ پورا اتفاق ہے بے شک مرزا کے خیال کا آدمی احاطۂ اسلام سے خارج ہے۔ واللہ اعلم۔

ابوالخیر محمد ضمیرالحق الآروی

الجواب صحیح۔ جواب صحیح ہے۔

الفت حسین

جواب باصواب ہے۔

محمد اسماعیل

ہم نے جہاں تک اقوال مرزا قادیانی کے دیکھے اور سنے ان اقوال کے رو سے قادیانی احاطۂ اسلام سے خارج ہے۔

وصیت علی

میں اس کے ساتھ پورا متفق ہوں

ابو محمد ابراہیم (بانی مدرسہ احمدیہ)

گر مسلمانی ہمیں ست کہ مرزا دارد　　وائے گردر پس امروز بود فردائے

اس جواب سے مجھے اتفاق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالغفار

میں نے ان اوراق کو اول سے آخر تک پڑھا اور مرزا کے عقائد و مقالات کو اس کی اصل تصانیف میں بھی دیکھا۔ میری رائے میں وہ بوجہ ان عقائد و مقالات کی نظر دجال و کذاب ہے۔ اور پابندی اسلام و اہل سنت سے خارج ہے۔

کتبہ محمد عبد اللہ غازی پوری

میں بھی اس جواب کے ساتھ پورا اتفاق کرتا ہوں۔

العبد محمد ادریس

علمائے رحیم آباد ضلع دربھنگہ ترہت

الحمد لله الذي فرق العباد ادعا فظا لدينه من شرور الكفار المبين على نقاد وهو الذي فطر الانام على فطرة الاسلام وجبلهم على الملة الحنيفية السمحة البيضاء وهدى ضلال الاكرام ثم ضلوا وتهودوا وتنصروا وتمجسوا في ابانه فبعث فيهم رسولا منهم ومعجزاته ما سن لهم من الشرع والاحكام واوضح لهم سبل السلام واوضح بيان ما عرفوا به السلوك على مناهج الهداية وفازوا باتباعه معارج السعادة ثم ارتد من ارتد عن دينه وافترى على الله كذبا وكذب على رسوله فكانوا لجهنم حطبا فاتى الله بقوم اذلة على المؤمنين واعزة على الكافرين ينصرون الحق ويحاربونهم وجاهدوهم فكبا المفترون على مناخرهم خاسرين منهم الذي حرفوا الكلم عن مواضعه من بعد ما تحقق توفي الله من عباد الناصرين المتعودين على الحق لتنقيش ما لكلهم وخرم نطاقهم فاستاصلوا بنيانهم وما استووا محو من صفحات الدهر اباطيلهم وما تفوه المفتري الذي يدعي انه المسيح الموعود ونزوله وما تفوه من المفتريات التي يأبى الله عنها ورسوله كيف اجترى على ذلك وتو صفحه من المنار النصوص في الباب واضحة لمن فيها من الاسرار ان الاحاديث الواردة في نزول المسيح بعضها لبعض مفسرة تقتل

الانسان ما اکفرہ اولا ترى ان فى بعض الاخبار قد ورد لفظ المسيح وفى بعضها
عيسى ابن مريم وفى بعضها ابن مريم فقط وفى بعضها عيسى نبى الله وفى بعضها
جملة ما اما مكر مشكور تحت حالات المدركات اطلق المسيح على سبيل الاستعارة فلا
معنى لهذه القيود والتصريحات يا للعجب من اجتراء شرار الخلق الذى يضل
الناس فى حلة اهل الصلاح ما له لا يتقى الله ومن شمر عن ساق جده فى ابطال
مزخرفاته وشيد ميزده لازالة ترهاته فانه اتى بشئ عجيب لا يدركه الا المؤدب
اللبيب مجاهدة مجاهدة الانسان وشوش مسلكه بالقلم والبيان وقعد له كل مرصد
حتى احجره فهزم عدو الله وهرب عن كل مشهد جزاه الله عنا وعن سائر
المسلمين خير الجزاء وافاض عليه البركات بكرة وعشيا انا العبد المفتقر
عبد العزيز۔

"سب تعریفوں کا خدا تعالیٰ مستحق ہے جو تمام بندوں پر غالب ہے۔ اور اپنے دین کا
اہل فساد کی شرارتوں سے محافظ۔ وہ جس نے لوگوں کو فطرتِ اسلام پر پیدا کیا اور دین
یکسو، آسان، روشن (اسلام) ان کی جبلت میں رکھا۔ پھر وہ اپنی فطرت کو چھوڑ کر یہودی
نصرانی اور ملحدین گئے تو خدا تعالیٰ نے ان ہی میں سے ایک رسول معجزوں کے ساتھ
ان میں بھیجا۔ اس رسول نے شرع کے ترازو اور مینارے بنا دیے اور سلامتی کے راستے
خوب واضح کر دیے جس کی برکت سے لوگ ہدایت کی راہ چلنے لگے اور آپ کی پیروی
سے وہ سعادت کو پہنچے۔ پھر بعض لوگ دین سے پھر گئے اور خدا پر جھوٹ باندھنے
لگے اور رسولِ خدا پر افترا کر کے دوزخ کا ایندھن بنے۔ تو خدا نے ایسے لوگوں کو پیدا
کیا جو مومنوں کے آگے جھک جانے والے اور کافروں پر غالب آنے والے تھے۔ وہ حق
کے مددگار رہے۔ اور ان مرتدوں مفتریوں سے لڑے اور جھگڑے۔ وہ مفتری
اوندھے کر کے ناک کے بل گرائے گئے اور خسارہ میں پڑے۔ ان میں سے ایسے لوگ
بھی ہوئے جو خدا کے کلام کی اس کے ٹھکانے (معانی) سے تحریف کرتے ہیں۔ بعد
اس کے کہ وہ کلام ان معانی میں ثابت و متحقق ہو چکا تھا سو خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں

سے ایسے لوگوں کو جو حق کے مددگار اور خدا کی طرف سے حق پر مقرر کیے گئے ہیں۔
ان مخالفین کی باتوں کو پراگندہ کرنے اور ان کی کمر توڑنے کی توفیق دی۔ چنانچہ ان
حقانیوں نے ان کی بیخ و بنیاد کھود دی اور صفحۂ روزگار سے ان کی باطل باتیں مٹا
دیں۔ ان موفقین میں سے ایک نے اس شخص کو جو مسیح موعود ہونے کا مدعی ہے نہیں دیکھا
اور اس کی جھوٹی باتوں کو جن سے خدا اور اس کے رسول اپنے ظاہر میں انکاری ہیں نہیں
سنا۔ اس نے اس فقیر سے کیونکر جستجو کی اور دینے لئے آگ میں جگہ پائی۔ مسیح موعود
کے باب میں جو نصوص اور احادیث وارد ہیں تو وہ حضرت عیسیٰ بن مریم کے حق میں روشن
بیان ہیں۔ جن پر کوئی پوشیدگی نہیں ہے

احادیث جو اس باب میں وارد ہیں وہ ایک دوسری کی تفسیر کرتی ہیں۔ انسان ردی
سمجھت جب جو دعویٰ کا منکر ہے ان احادیث میں تحریف کرتا ہے اور وہ یہ
نہیں دیکھتا کہ بعض احادیث میں لفظ مسیح وارد ہے بعض میں عیسیٰ بن مریم۔ بعض
میں ابن مریم بعض میں عیسیٰ نبی اللہ۔ بعض میں یہ کلمہ وارد ہیں کہ حضرت مسیح ایسے
حال میں اتریں گے کہ اس وقت امام مہدی موجود ہوگا۔ سو نزول مسیح موعود سے یہی قادیانی
بطور استعارہ مراد ہو تو پھر ان تمام اور روایات احادیث کے کوئی معنی نہیں ہیں۔
اس بدترین مخلوق کی دلیری سے تعجب ہے کہ یہ فقیر اور اہل صلاح کا لباس پہن کر
مخلوقات کو گمراہ کر رہا ہے۔ جو شخص اس کی طمع سازیوں کے ابطال کے لیے پنڈلی
کھول کر اور کمر کس کر کوشش کر رہا ہے اس کی نیکی خدا ہی کے لیے ہے وہ اس
کے جواب میں ایسی عجیب بات کہتا ہے کہ اس کی خوبی کو بجز ماہر دانشمند کوئی جان نہیں
سکتا۔ وہ اس سے زبانی جہاد کر رہا ہے اور قلم و بیان سے اس کی باتوں کو پراگندہ
کرتا ہے اور یہ یک گیانت میں اس کے مقابلہ کے لیے جما ہوا ہے۔ یہاں تک کہ اس
کو مسلمانوں نے تنگ کیا اور خدا کا دشمن ہر ایک میدان سے بھاگ گیا۔ خدا تعالیٰ ایسے
شخص کو ہم سب مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے اور صبح و شام اس پر اپنی برکات
نازل کرے۔

عبد العزیز رحیم آبادی

ھذا قولی فیه واعتقادی وبه أثق وعلیه اعتمادی۔

"یہی قادیانی کے حق میں میرا قول و اعتقاد ہے اور اسی پر میرا وثوق و اعتماد ہے۔"

عبد الرحیم رحیم آبادی

علمائے بھوپال و عرب وغیرہ

اسلام خصوصاً مذہب اہل سنت میں یہ عقائد و مقالات داخل نہیں ہیں۔ مرزا قادیانی ان عقائد و مقالات کی نظر سے مانند جہمیہ وغیرہ اہل بدعت کے دجالین کذابین میں داخل ہے اور مرزا کے ان عقائد و مقالات میں پیروان و ہم مشربوں کو ذریات دجال کہہ سکتے ہیں اور ایسے عقائد و مقالات کے ساتھ کوئی شخص شرعاً و عقلاً ولی اور ملہم و محدث و مجدد نہیں ہو سکتا۔ دلیل اس کی حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یأتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم (رواہ مسلم)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں دجال و کذاب پیدا ہوں گے جو تم کو ایسی باتیں کہیں گے جو تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے بزرگوں نے۔ ان سے بچے رہنا وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں اور بہکا نہ دیں۔"

(مولانا) محمد بشیر سہسوانی[1]

مولوی محمد بشیر صاحب کی تحریر سے اتفاق ہے بے شک مرزا ایسے ہی ہیں جیسا مولانا صاحب موصوف نے تحریر فرمایا ہے۔ واللہ اعلم۔ مولانا سلامت اللہ جیراجپوری

طریقة الکذاب الدجال مرزا قادیانی طریقة اهل الضلال لاشک فی ذلک ومن تبعه فی ضلاله فهو مثله وقد صنفت فی رسالة رد ما افتراه جازاه الله بما هو اهله۔

---

[1] حضرت میاں صاحب کے شاگرد تھے اور حضرت سید نواب صدیق حسن خاں صاحب کے ہاں قیام رکھتے تھے۔ آپ کی تصنیف الحق الصریح فی حیات المسیح ہے جو مناظرہ تحریری مرزا قادیانی سے ہوا تھا۔

"کذاب دجال مرزا قادیانی کا طریق گمراہوں کا طریق ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے اور جو اس کے گمراہ ہونے میں شک کرے وہ بھی ویسا ہی گمراہ ہے۔ میں نے اس کے معتقدات اور جھوٹی باتوں کے رد میں ایک رسالہ لکھا ہے خدا اس کو اس کے معتقدات کی سزا دے۔"

علامہ شیخ حسن بن محسن الانصاری عربی یمانی

علمائے لودھیانہ وغیرہ

ھذا الجواب مقرون بالصدق و بمعروف۔ "یہ جواب راستی اور درستی سے ملا ہوا ہے۔"

مشتاق احمد

الجواب حق و الحق یعلو ولا یعلیٰ۔ "یہ جواب حق ہے اور حق غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔"

حضرت نور محمد

الجواب صحیح۔ "جواب صحیح ہے۔" الجواب صحیح "جواب صحیح ہے۔"

عبد القادر — قربان علی لکھنوی

قد صح الجواب۔ "تحقیق جواب صحیح ہے" المجیب مصیب۔ "مجیب راستی کو پہنچنے والا ہے۔"

محمد حسن رئیس و مدرس مدرسہ لودھیانہ — نور الدین خان

علمائے امرتسر، سوجانپور وغیرہ

ماقالہ القادیانی خلاف ما قالہ اہل الاسلام۔ "جو کچھ قادیانی نے کہا ہے وہ اہل اسلام کے مخالف ہے"

غلام مصطفیٰ

اس میں کچھ شک نہیں کہ معتقدات مرزا قادیانی کے برخلاف معتقدات اہل اسلام کے ہیں۔ واللہ

جل شانہ مسلمانوں کو ان کی تسلیم سے محفوظ رکھے۔

عبداللہ النبی غلام رسول الحسن

معتقدات مرزا قادیانی خلاف طریقۂ اہل اسلام ہیں۔

انا الراجی رحمت اللہ غلام اللہ قصوری

عقائد مرزا ہذہ کلہا فاسدۃ باطلۃ۔ مرزا قادیانی کے عقائد باطل ہیں اور اس کے قول بے کار ہیں۔

احقر العباد غلام رسول امام مسجد میاں محمد جان مرحوم

معتقدات المرزا فہو مخالف مذہب اہل السنۃ والجماعۃ۔ مرزا قادیانی نے جو کہا ہے وہ اہل سنت و جماعت کے مخالف ہے

غلام محی الدین

بے شک جس شخص کے ایسے معتقد ہوں وہ کافر بلکہ اکفر ہے۔

محمد ادریس ابو محمد محمد اسمٰعیل جھنجانوی

ما قال مرزا فی اقوالہ فہو باطل عند اہل الاسلام۔ ان قولوں میں جو مرزا نے کہا ہے اہل اسلام کے نزدیک باطل ہے

محمد حشمت علی

اس کی (یعنی مرزا قادیانی کی) عبارات جو مجھ کو دکھائی گئی ہیں ان کا ظاہری مفہوم خلاف عقائد اہل سنت جماعت معلوم ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص صرف ان ظاہری عبارت کا لحاظ کر کے عقیدہ رکھے گا تو وہ خطا کار مخالف اہل سنت جماعت کا ہے۔

ابو محمد احمد اللہ

مواہیر خاندان حضرت مولوی عبداللہ صاحبؒ غزنوی

رب سدد لسانی واسلل سخیمۃ قلبی واجر قلمی بما تحبّ وترضی

"اے پروردگار میری زبان کو سیدھا رکھ اور میرے دل کا کینہ کھینچ لے اور میری قلم کو اس بات سے جاری کر جو تو چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے۔"

لاریب ان ہذہ الامور المذکورۃ فی السؤال مخالفۃ لرسول رب العالمین ویتبع غیر سبیل المؤمنین ومن یشاقق الرسول بعد ما تبین لہ الہدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا. ومبتغ فی الاسلام طریقۃ الجاہلیۃ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین من بدائع قال فیھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم رواہ مسلم. قال علی القاری فی شرح الفقہ الاکبر ودعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع وقد خشیت الیہود والنصاری کثیرھم ممن ضلھم اللہ علی علم ومن یہدہ لعنہم اللہ نسئل اللہ الہدایۃ لی ولہم ولسائر المسلمین اللہم اھدنا لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تہدی من تشاء الی صراط مستقیم۔

"اس میں شک نہیں کہ یہ امور جو سوال میں مذکور ہیں رسول خدا کے خلاف ہیں اور ان کا پیرو مومنوں کی راہ نہیں۔ اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص رسول خدا کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ اس کو ہدایت معلوم ہو چکی ہو اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر اور راہ پر چلے ہم اس کو ادھر ہی پھیر دیتے ہیں جدھر وہ پھرتا ہے اور اس کو آگ میں داخل کریں گے اور وہ بری پھرنے کی جگہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخصوں سے خدا بہت ناخوش ہے۔ ایک وہ جو اسلام میں جاہلیت کا طریق اختیار کرتا ہے۔ اور (خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے) جو شخص بجز اسلام کوئی اور دین اختیار کرتا ہے اس سے وہ دین قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں ٹوٹا پانے والوں میں ہوگا (یعنی) ان لوگوں میں سے

جن کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں دجال کذاب پیدا ہوں گے وہ تمہیں ایسی باتیں سنائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے بزرگوں نے۔ ان سے بچتے رہو۔ وہ تم کو گمراہ نہ کریں اور بہکا نہ دیں۔ یہ مسلم کی روایت ہے۔ ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاتفاق کفر ہے۔ اس قادیانی کے چیلے (اتباع) ہنود اور نصاریٰ کے مخنث ہیں۔ بہتیرے ان میں ایسے ہیں کہ خدا نے ان کو باوجود عالم ہونے کے گمراہ کر رکھا ہے۔ خدا کے سوا ان کو کون ہدایت کرے۔ میں خدا سے ان کے لیے اور اپنے لیے اور باقی مسلمانوں کے لیے ہدایت کا سوال کرتا ہوں۔ اے خدا تو ہم کو اپنی مرضی سے حق کی راہ دکھا جس میں اختلاف کیا گیا ہے۔ تو جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے۔

عبد الجبار ابن شیخ عبد اللہ الغزنوی

قولي في حق القادياني ما قاله شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله كما نصها

لأن الأنبياء خير الناس فشر الناس من تشبه بهم من الكذابين وادعى أنه منهم وليس منهم

فخير الناس بعدهم العلماء والشهداء والصديقون والمخلصون وشر الناس من تشبه بهم

يوهم أنه منهم وليس منهم ... فهؤلاء شر خلق الله ...

النار يوم القيامة ... بالله۔

"قادیانی کے حق میں میرا وہ قول ہے جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا قول ہے جیسے تمام لوگوں سے بہتر انبیاء علیہم السلام ہیں ویسے ہی تمام لوگوں سے بدتر وہ جھوٹے لوگ ہیں جو نبی نہ ہوں اور نبیوں سے مشابہ ہیں کہ نبی ہونے کا دعویٰ کریں۔ نبیوں کے بعد بہتر وہ لوگ ہیں جو علماء اور شہداء و صدیق اور باخلاص ہوں پس جو ان سے مشابہ بن بیٹھیں اور یہ جتائیں کہ ہم ان ہی میں سے ہیں اور وہ فی الواقع ایسے نہ ہوں وہ بدترین خلائق ہیں۔ یہ ابن تیمیہ کا قول ہے اور حدیث میں آیا ہے وہ لوگ تمام خلائق سے ذلیل تر ہیں ان کو آگ میں جھونکا جائے گا خدا اس سے بچائے۔"

احمد بن عبد اللہ الغزنوی

الحمد لله اما بعد فيقول المرتجي الى رحمة ربه القوي ابو محمد عبد الصمد الغزنوي ان غلام احمد القادياني الغوي الغبي صاحب العقيدة الفاسدة والرأي الكاسد ضال مضل زنديق بل هو اضل من شيطانه الذي يلعب به وان مات على هذه فلا يصلى عليه ولا يدفن في مقابر المسلمين لئلا يتأذى به اهل القبور۔

"سب تعریف خدا کے لیے ہے اس کے بعد امیدوار رحمت رب قوی عبد الصمد غزنوی کہتا ہے کہ غلام احمد قادیانی کج رو و بدبین فاسد عقیدہ والا ہے اور رائے کھوٹی گمراہ ہے۔ لوگوں کو گمراہ کرنے والا چھپا ہوا بے دین بلکہ وہ اپنے اس شیطان سے زیادہ گمراہ ہے جو اس سے کھیل رہا ہے۔ یہ شخص اسی اعتقاد پر مر جائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے ورنہ مسلمانوں کی قبروں میں دفن کیا جائے تاکہ وہ اہل قبور اس سے ایذا نہ پاویں۔"

عبد الصمد

لا ريب ان مرزا القادياني دجال كذاب زنديق ملحد قرمطي وانه من الذين قال فيهم رسول الله صلى الله عليه وسلم سيخرج في امتي اقوام تتجارى بهم تلك الاهواء كما يتجارى الكلب بصاحبه لا يبقى منه عرق ولا مفصل الا دخله وانه من الذين قال فيهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بين يدي الساعة كذابين فاحذروهم۔

"اس میں شک نہیں کہ قادیانی ایک دجال ہے بڑا جھوٹا چھپا مرتد باطنی قرمطی۔ اور وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میری امت میں سے ایسے لوگ نکلیں گے جن میں نفسانی خواہشیں (بدعات) ایسا اثر کر جائیں گی جیسا دیوانہ کتا اس شخص میں اثر کرتا ہے جس کو وہ کاٹتا ہے کہ اس کی کوئی رگ یا جوڑ اس اثر سے نہیں بچتا اور وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے کذاب پیدا ہوں گے ان سے بچو۔"

ابو ادریس عبد الجبار بن محمد بن عبد الله الغزنوی

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ آمین۔ اللھم صل علی محمد وآلہ واصحابہ وسلم۔ مسئول عنہ شخص اپنی ابتدائی حالت میں اچھا معلوم ہوتا تھا۔ دین کی نصرت میں ساعی اللہ تعالیٰ اس کا مددگار رہا۔ ان بدن فیوضع لہ القبول فی الارض[1] کا مصداق بنا جاتا تھا لیکن اس سے اس نعمت کی قدر دانی نہ ہوئی۔ نفس پروری و زمانہ سازی شروع کی۔ زمانہ کے رنگ کو دیکھ کر اس کے موافق کتاب و سنت میں تحریف و الحاد و بے راہی اختیار کی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو ذلیل کیا۔ فوضع لہ البغضاء فی الارض[2] کا مصداق بن گیا۔ وان اللہ تعالیٰ فی امثالہ واتل علیھم نبأ الذی آتیناہ آیاتنا فانسلخ منھا فاتبعہ الشیطان فکان من الغاوین۔ ولو شئنا لرفعناہ بھا ولکنہ اخلد الی الارض واتبع ھواہ[3] ولا شک انہ مفتون فی دینہ من المحرفین المکورین۔ یا مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک۔ آمین وصلی اللہ علی النبی الامی وآلہ وصحبہ وسلم۔

عبد الواحد بن عبد اللہ الغزنوی

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستھدیہ وصلی اللہ علی محمد وآلہ۔ المسئول عنہ عندی مطیع للھوی ناس للہ وآیاتہ ممن لو ذکروا لا یذکرون۔ محرف للکتاب والسنۃ وتحریفہ اشد من تحریف الیھود والنصاری ومخالف لجمیع المسلمین خارج عن ربقۃ الاسلام من عنقہ وان مات علی ذلک فیقدم قومہ یوم القیٰمۃ فاوردھم النار وبئس الورد المورود واتبعوا فی ھذہ لعنۃ ویوم القیٰمۃ بئس الرفد المرفود۔ الی اسد حنفیہ

---

[1] زمین میں اس کے لیے قبولیت کا حکم ہوتا ہے۔ [2] زمین میں اس کے لیے دشمنی کا حکم ہوتا ہے۔

[3] ان پر اس شخص (بلعم بن باعوراء) کی خبر پڑھو جس کو ہم نے اپنی آیتیں (ان کا علم) عطا کیں پھر وہ ان سے (یعنی ان کے عمل و اعتقاد سے) نکل گیا پس وہ بہکنے والوں سے ہو گیا۔ ہم چاہتے تو ان آیات کے ساتھ اس کو بلند کرتے۔ مگر وہ زمین پر پڑ رہا اور اپنے ہوائے نفس کا پیرو ہوا۔

رب اعوذ بک من درک الشقاء وسوء القضاء المجد لمحاد

"اللہ کے لیے سب تعریف ہے۔ ہم اس کا شکر کرتے ہیں اور اس سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے ہدایت کا سوال کرتے ہیں جس شخص کے حال سے میں پوچھا گیا ہوں جواب ہے وہ میرے خیال میں خدا کے نور (اسلام) کو بجھانا چاہتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے، اگرچہ کافر اس سے ناخوش ہوں۔ وہ کتاب اللہ میں تحریف کرنے والا ہے، اس کی تحریف یہود و نصاریٰ کی تحریف سے سخت تر ہے اور وہ سبھی مسلمانوں کا مخالف ہے۔ اور وہ اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکالنے والا ہے جب یہ اسی اعتقاد پر مرا تو قیامت کے دن اپنی پیرو قوم کے آگے آگے ہوگا۔ اور ان کو آگ میں وارد کرے گا۔ وہ آگ بری جائے ورود ہے۔ ان سب (اتباع و متبوع) پر دنیا میں لعنت برستی ہے اور قیامت کے دن یہ سخت عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے اے خدا میں تیری پناہ چاہتا ہوں بدبختی کے پڑنے اور بری قضا سے۔ لوگو اپنا آپ بچاؤ، نجات کو لازم پکڑو۔"

عبدالرحیم بن عبداللہ الغزنوی

لا شك ان مرزا كافر مرتد زنديق ضال مضل ملحد دجال وسواس خناس من شك في مقالتي هذه فليباهلني۔

"اس میں شک نہیں کہ مرزا قادیانی کافر ہے، چھپا مرتد ہے، گمراہ ہے گمراہ کنندہ، ملحد ہے، دجال ہے وسوسہ ڈالنے والا، ڈال کر پیچھے ہٹ جانے والا، جس کو میری اس گفتگو میں شک ہو وہ اس پر مجھ سے مباہلہ کرے۔"

بیت الکفر مرزا فهل من مباهل یباهلنی فی انه لیس کافرٌ

میں مرزا کو کافر جانتا ہوں کوئی مجھ سے اس امر میں مباہلہ کرنا چاہے تو کر لے

عبدالحق غزنوی[1]

---

[1] یہ وہ صوفی صاحب غزنوی ہیں جو مرزا سے مباہلہ کرنے کا اشتہار دے چکے ہیں۔

مواہیر علمائے لاہور

عقائد و اقوال مندرجہ سوال در کتابے معتبر اہل اسلام ندیدیم و نشنیدیم۔ اہل اسلام را باید کہ ازیں عقائد و اقوال احتراز واجب دانند و اتباع شریعت حقہ نمایند۔ و معتقد ایں عقائد را از اہل اہوائے و ضلال باید دانست۔

غلام محمد بگوی[۱] بقلم خود

ادعاء النبوة بعد نبينا صلى الله عليه وسلم كفر صريح مخالف للقرآن۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا (جیسا کہ قادیانی نے کیا ہے) کفر صریح ہے اور قرآن کے مخالف۔"

العبد الفقير نور احمد امام مسجد [illegible] لاهور   غلام احمد مدرس مدرسه [illegible]

[illegible] لاهور

الحمد لله رب العالمين والصلوة على سيد الانبياء والمرسلين وآله اجمعين

اما بعد فلما رأيت الناس مختلفين في مؤلف توضيح المرام وبراهين حتى بعضهم

معتقدين بكمالات مصنفها وبعضهم يعتقدون فضله وهم اكثرهم حاكما بفساده وجازما

بما عاداه وجهت ركاب السعي وصممت الفكر في مباحث كلامه لاظفر على المناسب واظهر

على الصواب فاذا هو مسلك الغوى [illegible] كما [illegible] كريم الخلائق ومحرف للنصوص

عن معانيها ومخرج لكلمات الحق عن مواضعها ومنكر صفات الملئكة مل نفسها

لان ما يحقق عليه الاسم شئ [illegible] فيه حقائقها فعرفت من اقواله

على نفسه ودعوى عديدة عندي في حق [illegible] بانه مصنفها فهو من الضالين

[illegible] فهو من الآمنين عاذنا الله من شره [illegible] الى يوم الدين۔

"بعد حمد و صلوٰۃ۔ جب میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ مؤلف توضیح مرام و براہین احمدیہ کی نسبت مختلف خیال رکھتے ہیں۔ بعض اس کے معتقد کمال اور صدق مقال ہیں۔ مگر وہ

---

[۱] یہ مولوی صاحب مسجد بادشاہی لاہور کے امام اور تمام حنفیان شہر لاہور کے مقتداء ہیں۔

بہت سی کرامتیں یا درنہ اس کو مفسد سمجھتے ہیں اور اس کے ملحد ہونے کا یقین رکھتے ہیں
تو ہم نے اس کے مراسلہ خط اور رسالہ پر غور کر کے اس کے معتقدین [illegible] کے
مطالب و خیالات پر مجھے اطلاع ہوئی جس سے اس کو معجزات و کرامات اور علامات
انبیاء علیہم السلام کا منکر پایا۔ اور نصوص قرآن و حدیث کا محرف اور علامات شرعیہ کو اپنے
ٹھکانے سے ہٹانے والا۔ صفات بلکہ حقیقت ملائکہ کا منکر پس مجھے یقین ہو گیا
کہ وہ مرتد ہے اور بلاشبہ ملحد جو اس کا مصدق و مؤید موجود ہے گمراہ ہے۔ اور
جو اس کے مذہب سے ہٹ گئے وہی امن میں ہے۔ خدا تعالیٰ سب مسلمانوں کو اس کے
اور [illegible]

العبد غلام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ

[illegible] الكاديانى [illegible]
[illegible] الحجة البيضاء عما اتفق علينا من جماعة
الصحابة [illegible]
[illegible] ما كان
فهو خارج عن حوزة الاسلام [illegible] عن اتباع [illegible] والقرآن هذا
[illegible] في يوم الفصل والخصام۔

میں نے قادیانی کے ان اقوال کو جو اس فتوے میں ہیں دیکھا اور اصل تصانیف
قادیانی میں بھی ان کو ملاحظہ کیا۔ وہ اقوال شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام مسلمانوں
کے مخالف ہیں جو ان اقوال کا معتقد ہے جو کوئی ہو اور جہاں کہیں ہو وہ احاطہ اسلام
سے خارج ہے اور تابع قرآن و حدیث سے باہر۔

العبد محمد عبد اللہ ٹونکی مدرس عالیہ پنجاب یونیورسٹی

لا ریب فی ان ما الفه المرزا خلاف ما فسره رسول الله صلی الله علیه وسلم وایضاً ما جاء من الصحابة رضوان الله علیهم ان الله لا یصلح عمل المفسدین ویحق الله الحق بکلماته ولو کره المجرمون

"اس میں شک نہیں کہ جو قادیانی نے بات بنائی ہے وہ فرمودۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔ جو کچھ وہ لایا ہے شعبدہ کی قسم سے ہے۔ خدا اس کو باطل کرے گا اور حق کو اپنے کلمات سے ثابت کرے گا۔ گرچہ مجرم ناخوش ہوں۔"

نقیب الی اللہ محمد عفا اللہ عنہ

رسالہ فتح اسلام، توضیح مرام، ازالہ اوہام جو تصنیف مرزا غلام احمد قادیانی ہیں جو یہ اعتقاد و مسائل درج ہیں کہ مسیح موعود میں ہوں۔ ملائکہ بذات خود اپنے وجود سے زمین پر نہیں آتے نہ انبیاء پر نہیں اترتے۔ صرف ان کی تاثیر نازل ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج جسم مبارک کے ساتھ نہیں ہوا۔ عیسیٰ مردوں کو باذن اللہ زندہ نہیں کرتے تھے، جانوروں کو زندہ نہیں کرتے تھے۔ موسیٰ کا عصا سانپ حقیقی نہیں بنا تھا۔ ابراہیم علیہ السلام نے چار جانوروں کو جن کا قرآن شریف میں بیان ہے زندہ نہیں کیا، بلکہ یہ از قبیل عمل مسمریزم تھے۔ علیٰ ہذا القیاس اور ایسے ایسے اعتقاد و مسائل نصوص کتاب اللہ و احادیث صحیحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سبیل سلف صالحین مومنین کے مخالف ہیں لہٰذا یہ عقائد و مسائل باطل ہیں۔ اور ایسے عقائد والا اس آیت شریف کا مصداق ہے

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا۔ جن لوگوں کا ان عقائد کی طرف میلان ہو گیا ہے۔ ان کو لازم ہے

۱؎ سو اس نے کہا ہے کہ اس کا جادو لوگوں پر جادو کا سا اثر ہوا ہے، وہ شعبدہ کمائی ہو کر سب کو بے سمجھے سوچے ہاں گرا گیا۔

۲؎ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے جو شخص ہدایت ظاہر ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور اس راہ پر چلے جو مومنوں کی راہ نہ ہو، اس کو ہم ادھر ہی پھیر دیں گے جدھر وہ پھرتا ہے اور اس کو دوزخ میں داخل کریں گے وہ بہت بری پھرنے کی جگہ ہے۔

ان عقائد کو پیش کر کے اور علماء و فضلاء سے نہ صرف دو چار سے بلکہ صدہا سے اخروی نجات کی غرض سے اور طالب راہ حق بن کر ان سے شبہات کا حل کرائیں۔ یا ان کتب کے جواب غور سے دیکھیں اور پرانی اور قدیمی تحقیقات کو ملا دلائل یقینیہ واثقہ غیر مجروح پر نفظ۔ وما علینا الا البلاغ۔

الراقم خاکسار رحیم بخش مصنف سد تعلیم الاسلام

علماء و سجادہ نشینان بٹالہ ضلع گورداسپور

لاریب مرزا غلام احمد قادیانی کے عادی مخالف قواعد اسلام وغیرہ مطابق کلام برکت التیام جناب خیر الانام ہیں۔ اس کے ہزلیات باطلہ و لغویات عاطلہ پر لحاظ کرنا تو ایک بڑا بھاری ثبوت اس کے ضال و مضل ہونے کا ہے۔ حرف قادیان جو کہ دیار میں از جزو وسط ملک پنجاب میں ایک گاؤں ہے، ظہور پکڑنے کا دعویٰ کرنا ہر ایک مسئلہ جو معمولی سی سمجھ بھی علوم دینیہ سے رکھتا ہو بے حجاب ہے۔ کہ کس قدر صحف میں احادیث صحیحہ اور روایات توجیہ کے برخلاف ہے۔ حضرات علماء اول اہل ہند مجیبین مصیبین نے شکر اللہ سعیہم جس تعداد کی اس شرارت کے اطفاء پر آب جہد مشکور و سعی موفور ارزانی فرمائی ہے۔ مؤمنین مرزا سے بنہایت درجہ شایان ثنا و قابل مدح ہے اگر ان حضرات کی ہمت عالیہ ایسی ہی گرم رہی۔ اور متبعین مرزا کی کتب پر فتویٰ کا حرف بحرف رد ہو گیا تو بہت عمدہ اعانت دینی و مدد اسلامی کی صورت آئندہ وقت میں جلوہ گر ہوگی۔ موفق حقیقی کی طرف سے یہ خیر و توفیق ہمارے حضرت حق کو وقتاً فوقتاً بہر یوم و ساعات بر جمیع اوقات عنایات ہوتی ہے اور اس آیت شریفہ کا مصداق ظہور پذیر ہو جائے۔ جاء الحق وزہق الباطل۔

مجھے اپنے بعضے بھائیوں پر سخت افسوس ہے کہ جو مرزا مذکور کی کتب کو اچھی طرح سے مطالعہ کرتے ہیں۔ بالخصوص توضیح المرام۔ فتح الاسلام۔ ازالہ اوہام کہ جس میں صاف طور پر عقائد مخالف شریعت غرا و ملت بیضاء مندرج ہیں۔ پھر مرزا قادیانی کو مسلمان اہل ایمان سمجھ کر اس کی دوستی و محبت کا دم بھرتے ہیں۔ حالانکہ ایسے عقائد رکھنے والا شخص بے ریب و شک زمرۂ اہل اسلام سے خارج و بفرقۂ کفار مندرج ہوتا ہے۔ ہادی مطلق ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو ایسے اشخاص کی

صحبت سے اس کی کتب کے مطالعے سے محفوظ فرمائے۔ آمین یا ہادی المضلین بحرمت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

حررہ الحقیر السید محمود الحسین عفی عنہ
سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ ناصریہ واقعہ بٹالہ شریف

الجواب صحیح لا ریب من اعتقد بتلک العقائد فقد ضل ضلالاً بعیداً۔

"جواب صحیح ہے جو شخص ان عقائد کا معتقد ہو وہ دور بھٹک گیا۔"

حررہ مسکین المساکین امام الدین بٹالوی

ما کتب فی هذا لکتب صحیح بلا ریب و شبهة۔ "جو اس فتوے میں لکھا ہوا ہے وہ بلاشک صحیح ہے۔"

حررہ السید محمد صادق ابن مولوی گل علی شاہ مرحوم مغفور

المسطور حق لا ریب فیه "اس میں جو لکھا گیا ہے وہ صحیح ہے۔"

العبد محمد ابراہیم امام مسجد جامع بٹالہ

ما حرره فی هذا الورق صحیح۔ "جو اس ورق میں لکھا گیا ہے صحیح ہے۔"

العبد ابوالحسن محمد حسین عفی عنہ
(یہ مولوی صاحب مولوی محمد صادق (زندہ ہیں) کے بھائی ہیں۔)

ما کتب لا ریب فیہ والمجیب مصیب "اس فتوے میں کوئی شک نہیں ہے مجیب نے ٹھیک جواب دیا ہے"

حررہ محمد محی الدین گجراتی وارد بٹالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ اما بعد فی الواقع یہ عقائد متعددہ مخترعہ مسیح موعود مرزا صاحب قادیانی کے مخالف عقائد حقہ جمہور اہل اسلام ہیں۔ پس ہر مسلمان متدین پر لازم ہے کہ ان کا ابطال

جہاں تک ہو سکے کرے ہاتھ سے یا زبان سے اور دل سے فقط برا جاننا تو ضعف ایمان پر دال ہے جیسا کہ حدیث صحیح میں ہے۔ عن طارق بن شهاب قال اول من بدأ بالخطبة يوم العيد قبل الصلوة مروان فقام اليه رجل فقال الصلوة قبل الخطبة فقال قد ترك ما هنالك فقال ابو سعيد اما هذا فقد قضى ما عليه سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من رأى منكم منكرا فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه وذلك اضعف الايمان. رواه مسلم

واضح رہے کہ قطع نظر ان جمیع عقائد باطلہ کے جن کی تردید اس فتوے میں مندرج ہے صرف بعض مجملاً ذکر کر کے ابطال کیا جاتا ہے۔ وہ یہ کہ جمہور اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے اور دمشق کے منارۂ شرقی پر فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر تشریف لائیں گے۔ اور دجال کو کہ ان سے پہلے خروج کر چکا ہوگا قتل فرمائیں گے۔ اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام بھی اس وقت ظاہر ہو چکے ہوں گے۔ یہ بیان احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكما عدلا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويفيض المال حتى لا يقبله احد حتى تكون السجدة الواحدة خيرا من الدنيا وما فيها ثم يقول ابو هريرة فاقرؤا ان شئتم وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته متفق عليه۔ اس حدیث میں گویا ابوہریرہؓ نے تفسیر آیت کی فرما دی کہ جس سے ان کا دنیا میں پھر آنا اور فوت ہونا ثابت ہوتا ہے۔ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لينزلن ابن مريم حكما عادلا فليكسرن الصليب وليقتلن الخنزير وليضعن الجزية وليتركن القلاص فلا يسعى عليها ولتذهبن الشحناء والتباغض و

ف اس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ مروان نے نماز عید سے پہلے خطبہ پڑھا تو ایک شخص نے اس پر اعتراض کیا جس پر ابو سعید خدریؓ نے فرمایا کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر عمل کیا کہ جو بری بات دیکھے وہ اس کو مٹا دے۔ ہاتھ سے نہ طاقت ہو تو زبان سے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے برا جانے اور یہ ادنیٰ درجہ ایمان ہے۔

ته ۲و۳ ان احادیث کا خلاصہ مطلب فقرے میں بصفحہ [illegible] گزر چکا ہے۔

التحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبله احد. رواه مسلم وفی روایة له کیف انتم

اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم. ان ہر دو حدیثوں میں صاف طور پر آپ

نے قسم کھا کر فرمایا کہ ابن مریم علیہ السلام جب اتریں گے تو صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے

اور یہ سب امور اپنے حقیقی معنی پر محمول ہیں جیسا کہ علمائے اہل اسلام نے اس کی تصریح فرمائی ہے

امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں معناه یکسره حقیقة ویبطل ما یزعمه النصاری

من تعظیمه وفیه دلیل علی تغییر المنکرات وآلات الباطل وقتل الخنزیر من هذا

القبیل وفیه دلیل للمختار من مذهبنا ومذهب الجمهور انا اذا وجدنا الخنزیر

فی دار الکفر وغیرها وتمکنا من قتله قتلناه[1]۔ مرزا صاحب نے اپنے تئیں

مثیل مسیح قرار دیا ہے اور ابن مریم علیہ السلام کے حقیقی نزول سے انکار کیا ہے اور کہیں انکار احادیث

اور کہیں ان احادیث کی تاویلات باطلہ کو اختیار کیا ہے۔ چنانچہ صلیب کے توڑنے سے یہ مقصود کہا ہے کہ

اظہار حقیقت صلیب کریں گے جس کو میں کر رہا ہوں۔

مگر ظاہر ہے کہ حضرت مرزا کی یہ تاویل نہ اہل اسلام کے نزدیک مقبول ہے

ہے اور اس کا بطلان ہے جس کی تعبیر ہے اور کسی حدیث باطل سے ظہور صلیب اور

قتل خنزیر سے بھی یہ مراد لیا ہے کہ میری حجت ظاہر ہے اور یہ معنی بھی بجائے خود غلط ہے کیا

ہے کیونکہ یہ وہ شناعت ہیں جس کے حاکم کہا ہے جیسا کہ زبان میں شائع ہے کہ بادشاہ نے جلاد کو قتل

کیا۔ اور اس سے مقصود یہ نہیں ہوتا کہ بادشاہ اپنے ہاتھ سے قتل کا مرتکب ہوا ہے۔ بلکہ

جلاد کا قتل کرنا بھی منسوب الی السلطان کیا جاتا ہے اور یہاں پر حضرت مسیح کو کوئی ضرورت

نہیں ہے۔ علی ہذا الکفار سے جزیہ قبول نہ فرماویں گے۔ بلکہ صرف اسلام ہی مقبول ہوگا ورنہ تو

ان سے بطور تنسیخ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام وقوع نہ ہوں گے۔ کیونکہ نبی مستقل نہ

ہوں گے بلکہ تابع شریعت محمدیہ ہوں گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناسخ اور مبین احکام مذکورہ

ہیں۔ کیونکہ آپ نے بطور پیشگوئی کے پہلے ہی سے فرما دیا جس سے یہ پایا جاتا ہے کہ احکام

---

[1] اس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ قتل خنزیر سے حقیقۃً خنزیر کو قتل کرنا مراد ہے۔

موجودہ ان کے آنے تک ہیں، پھر تبدیل ہو جاویں گے۔ چنانچہ امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں۔

فعلی هذا قد یقال هذا خلاف ما هو حکم الشرع الیوم فان الکتابی اذا بذل الجزیة وجب قبولها ولم یجز قتله ولا اکراهه علی الاسلام وجوابه ان هذا الحکم لیس بمستمر الی یوم القیامة بل هو مقید بما قبل نزول عیسی علیه السلام وقد اخبرنا النبی صلی الله علیه وسلم فی هذه الاحادیث الصحیحة بنسخه ولیس عیسی صلی الله علیه وسلم هو الناسخ بل نبینا صلی الله علیه وسلم هو المبین للنسخ فان عیسی علیه السلام یحکم بشرعنا فدل علی ان الامتناع من قبول الجزیة فی ذلک الوقت هو شرع نبینا محمد صلی الله علیه وسلم۔ دوم مال کی کثرت ہونا بھی بڑی علامت فرمائی ہے۔ کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا۔ بعض مرزائی صاحب اس کی تصدیق یوں فرماتے ہیں کہ وہ بھی بہت مال لوگوں کو دیتے ہیں (یعنی بذریعہ اشتہارات وعدہ انعام دیتے ہیں) اور کوئی قبول نہیں کرتا۔ سُبْحَانَ اللہ کیا تاویل ہے یہ کیسا خیال محال ہے کیونکہ کثرت مال وعدم قبول کی تشریح صاف طور پر آپ نے فرمادی ہے کہ کثرت کا یہ حال ہوگا کہ اونٹنی جوان بیکار پڑی پھرے گی کوئی توجہ اس کی طرف نہ ہوگا۔ اور خود دنیا سے نفرت اور عبادت میں لذت ہوگی کہ اس وقت ایک سجدہ دنیا وما فیہا سے بہتر ہوگا۔ مصداق بالکل معاملہ برعکس ہے بلکہ خلاف اس کے سب کی توجہ تمام دنیا ہی کی طرف ہے حتی کہ عموماً ایک پیسہ سجدہ سے بہتر سمجھا جاتا ہے۔ [illegible] اللہ بلکہ خود مرزا صاحب نے یہ دنیا کے دول کے کمانے کا ذریعہ نکالا ہوا ہے۔ عیاں را چہ بیاں۔

سوم یہ علامت بھی بہت بڑی فرمائی کہ اس وقت لوگوں میں باہمی بغض عداوت حسد سب جاتا رہے گا۔ بخلاف آج کل کے کہ زمین آسمان کا فرق ہے۔ عموماً یہ امور ایسے شائع ہیں کہ اس کا انکار بدیہی البطلان ہے ؎

ببیں تفاوت راه از کجاست تا بکجا

چونکہ مرزا صاحب سے ان امور صحیحہ کی کوئی تاویل نہ بن سکی ادھر رخ بھی نہ کیا اور حدیث دمشق

۱؎ اس عبارت کا ترجمہ قریب ہی میں بصفحہ ۴۴ ہو چکا ہے۔

میں دوبارہ نزول ابن مریم علیہ السلام چار جگہ نبی اللہ کا لفظ آیا ہے وہی کا اطلاق مخالف آیت خاتم النبیین نہیں اس لیے کہ یہ اطلاق باعتبار ما کان کے ہے اور محاورہ میں شائع ہے۔ کما لا یخفی علی اللبیب پس اعتراض مخالف غلط صریح ہے اور فرشتوں کے پہلو پر اترنا دمشق کے منارۂ شرقی پر صحیح مسلم میں موجود ہے اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ وہ دنیا میں آکر نکاح کریں گے۔ اولاد ہوگی اور وہ فوت ہوں گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ منورہ میں مدفون ہوں گے جیسا کہ مشکوٰۃ میں ہے۔ عن عبد اللہ[1] بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنۃ ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسی ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر. رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفا وکذا فی المشکوٰۃ۔ اور ظاہر ہے کہ علامہ ابن جوزی محدث کو رد احادیث موضوعہ کے بارہ میں کس قدر مبالغہ تھا۔ پھر یہ حدیث جس کو وہ خود روایت کرتے ہیں غالباً صحیح ہے۔ اور مرزا صاحب کا ان سب نصوص صریحہ سے انکار یا تاویل لا طائل کرنا صریح البطلان ہے۔ اور نیز امامکم منکم کے یہ معنی لینا کہ تمہارا امام جو ہوگا تو وہ تمہیں میں سے ہوگا۔ حقیقتاً ابن مریم علیہ السلام نہیں ہوں گے خیال محض ہے اس لیے کہ امامکم منکم کی تفسیر دوسری جگہ کی گئی ہے کہ وہ مہدی علیہ السلام ہوں گے جو ان کے بھی امام بنیں گے۔ وعن جابر[2] قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ قال فینزل عیسی ابن مریم فیقول امیرہم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ہذہ الامۃ. رواہ مسلم۔ بعض روایات میں جو آیا ہے کہ وہ امام بنیں گے تو اس سے یہ مراد ہے کہ وہ کتاب اللہ کی اجراء و تعمیل میں امام ہوں گے۔ الفاظ حدیث یہ ہیں فامکم بکتاب اللہ دیکھو مسلم صفحہ ۸۷ جلد ۱۔

الغرض مرزا صاحب کو اپنے تئیں مثیل مسیح سمجھنا اور لوگوں کو اس کی دعوت کرنا بالکل خلاف

---

[1] اس کا خلاصہ ترجمہ وہی ہے جو پہلے اردو میں کہا ہے۔ [2] اس حدیث کا ترجمہ [illegible] کے صفحہ ۲۸ میں ہو چکا ہے

متفقہ اہل اسلام ہے۔

علیٰ ہذا دجال کے بارہ میں احادیث صحیحہ موجود ہیں۔ چنانچہ مسلم میں ہے۔ وان الدجال ممسوح العین علیہا ظفرۃ غلیظۃ مکتوب بین عینیہ کافر یقرؤہ کل مومن کاتب وغیر کاتب۔

"اس کی ایک آنکھ ہٹی ہوئی ہوگی۔ اس پر ایک گاڑھا ناخنہ ہوگا۔ دونوں آنکھوں کے مابین لفظ کافر لکھا ہوگا جس کو خواندہ و ناخواندہ پڑھ سکے گا۔"

اب یہ صریح علامت ہے کہ ان حروف کو ان پڑھ بھی پڑھ لے گا اور یہ بھی آیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اس کو باب لد پر قتل فرمائیں گے۔ اور یہ بھی اس کی علامت ہے کہ چالیس روز تک رہے گا۔ پہلا دن سال کے برابر، دوسرا مہینے کے برابر، تیسرا جمعہ کے برابر ہوگا اور باقی دن اور دنوں کے برابر ہوں گے۔

چنانچہ یہ بھی اسی میں ہے۔ قلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما لبثہ فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنۃ ویوم کشہر ویوم کجمعۃ وسائر ایامہ کایامکم قلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذلک الیوم الذی کسنۃ اتکفینا فیہ صلوٰۃ یوم قال لا اقدروا لہ قدرہ الی آخر الحدیث۔

"ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کس قدر زمین میں ٹھہرے گا۔ آپ نے فرمایا چالیس دن جن میں ایک دن سال جتنا ہوگا۔ ایک مہینہ کا۔ ایک ہفتہ کا اور باقی اور دنوں جیسے۔ ہم نے عرض کیا کہ اس سال جتنے دن میں کیا ایک ہی وقت نماز کافی ہوگی۔ فرمایا نہیں۔ وقت نماز کا اندازہ کرنا ہوگا۔"

اور پھر یاجوج ماجوج کا نکلنا اور ان کے عجیب حالات اور ان سب کا مرض وبا عام سے مرنا اور عیسیٰ علیہ السلام کا کوہ طور سے اترنا وغیرہ وغیرہ سب صحیح مسلم میں موجود ہے۔

اب مرزا صاحب کا دجال سے مراد اقبال قومیں لینا کس قدر مخالفت و تحریف احادیث صحیحہ ہے۔ کیا اقبال قومیں اس وقت موجود نہ تھیں۔

غرضیکہ باب تاویل میں مرزا صاحب نیچریوں سے بڑھ گئے ہیں۔ اور جس طرح احادیث موضوعہ کو صحیح بیان کرنا کذب علی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اسی طرح احادیث صحیحہ کا انکار

یا تاویل باطل کذب علی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور حدیث صحیح میں ہے۔ من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعدہ من النار کذا فی المصابیح۔

الغرض یہ عقائد مرزا صاحب کے باطل مخالف عقائد اہل اسلام ہیں اور خلاف اجماع امت بھی۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا۔ اور امت محمدیہ ہرگز گمراہی پر مجتمع نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جو ان سے خارج ہو مستحق نار ہوتا ہے۔ جیسا کہ ترمذی میں ہے۔ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یجمع امتی او قال امۃ محمد علی ضلالۃ وید اللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار۔ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار رواہ ابن ماجہ من حدیث انس کذا فی المشکوٰۃ۔ عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق الجماعۃ شبرا فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ۔ رواہ احمد وابو داؤد کذا فی المشکوٰۃ۔ اور یہ بھی حدیث صحیح میں وارد ہے کہ قیامت سے پہلے تیس دجال کذاب پیدا ہوں گے اور سب کے سب نبوت کا دعویٰ کریں گے سو یہ دعویٰ بھی مرزا صاحب کی کلام میں پایا جاتا ہے۔ قال الامام النووی فی شرح صحیح مسلم وقد وجد من ھؤلاء خلق کثیرون فی الاعصار واھلکھم اللہ تعالیٰ وکذلک یفعل بمن بقی منھم۔ انتہی۔ اور مرزا صاحب باوجود ان عقائد باطلہ کی اشاعت کے یہ دعویٰ بھی فرماتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں مسلمانوں کے سے عقیدے رکھتا ہوں۔ حال یہ کہ ع

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

جب ان کی تالیفات پکار پکار کر اس دعوے کی تکذیب کر رہے ہیں پھر کیونکر مرزا قائل دام

۱؎ امت محمدی کا گمراہی پر اتفاق و اجماع نہ ہوگا اور جو جماعت سے نکلا وہ آگ میں پڑا۔ ۲؎ بڑی جماعت کے پیچھے لگو جو اس سے نکلا وہ آگ میں پڑا۔ ۳؎ جو ایک بالشت جماعت سے الگ ہوا اس نے اسلام کا پٹا گردن سے نکال دیا۔ ۴؎ ایسے لوگ پچھلے زمانوں میں بہت پائے گئے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے ہلاک کیا۔ ایسا خدا تعالیٰ آئندہ آنے والوں سے کرے گا۔

میں آ گئے۔ اب میں خداوند کریم سے بدعا ہو کر کلام کو ختم کرتا ہوں کہ مرزا صاحب کو انہیں عقائد حقہ پر جن پر اجماع امت ہے پھر عود کرنے کی توفیق عنایت کرے۔ اور نیز ان کے متبعین کو امور حقہ پر لا دے ورنہ سوء عاقبت کا اندیشہ ہے۔ وما علینا الا البلاغ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ خیر خلقہ محمد خاتم النبیین و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

کتبہ خادم العلماء المکرمین محمد المدعو مولوی احمد علی عفا اللہ عنہ بٹالوی مدرس

مدرسہ اسلامیہ بٹالہ

علمائے شہر پٹیالہ ریاست

ہم نے مرزا قادیانی کے رسائل توضیح مرام، فتح اسلام، ازالہ نہایت غور سے دیکھے۔ قادیانی کے عقائد مندرجہ بے شک و بے شبہ قرآن و حدیث کی تعلیم اور صحابہ کرام و سلف صالح کے عقائد سے مخالف ہیں۔ ایسا شخص بے شک دائرہ اسلام سے خارج اور حدیث

کا پورا پورا مصداق ہے۔

مولوی محمد اسحاق واعظ مفتی شہر پٹیالہ و پروفیسر عربی مہندر کالج پٹیالہ

مولوی حافظ غلام مرتضیٰ پروفیسر فارسی مہندر کالج پٹیالہ

کرمت اللہ

مولوی فضل

مولوی غلام محمد عفی عنہ

ھذا الجواب صحیح و حق صریح والحق احق ان یتبع۔

*جواب درست ہے خداوند کریم قادیانی اور اس کے مقلدین کو راہ راست کی ہدایت فرمائے۔

حشمت اللہ سنوری

منہ مولوی حشمت اللہ صاحب سنوری وہ ہیں جن کی ازالہ میں خاص مریدوں کی فہرست میں تعریف فرمائی ہے ان کو اپنا ہم رنگ بھی لکھا ہے اور علمائے نجیب بھی دی ہے۔ دیکھو صفحہ ۸۰۱ ازالہ۔

مجھ کو جملہ علمائے اسلام سے اتفاق ہے۔

مولوی طالب علی لاہوری معلم پٹیالہ۔

جو شخص ملائکہ کو نفوس فلکیہ اور سلسلہ نبوت کو غیر ختم ہونے والا اور قیامت تک جاری سمجھے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

(مولوی) حافظ محمد حسن سکنہ بنگہ ضلع ہوشیارپور مقیم پٹیالہ یہ صاحب بھی مرزا کے حواری تھے۔

مجھے مولوی محمد اسحاق صاحب کی تحریر سے اتفاق ہوا۔

عبد حقیر عبد العزیز محدث زمیندار موضع کوم ضلع لدھیانہ

چونکہ مرزا غلام احمد کے عقائد مندرجہ فتویٰ سراسر خلاف عقائد اہل اسلام اہل سنت والجماعت ہیں لہٰذا مجھ کو بھی سب علمائے دین کے ساتھ اتفاق ہے۔

(مولوی حافظ) سید محمد عنایت علی

الجواب صحیح ..... "یہ جواب صحیح ہے"

خادم امام مدینت حبت پروفیسر عربی و فارسی اورنٹیل ڈیپارٹمنٹ مہندر کالج پٹیالہ

مرزا کی تحریریں جملہ اہل اسلام خصوصاً عقائد اہل سنت والجماعت کے خلاف ہیں ایسا شخص ہرگز ملہم اور مجدد نہیں ہو سکتا۔

العبد خاکسار محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ

علمائے لکھوکے ضلع فیروزپور جو پنجاب میں فقہ وحدیث کے ممتاز اور نامور علماء ہیں اور صاحب برکات والہامات مشہور ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ فاطر السموات والارض جاعل الملائکۃ رسلاً اولی اجنحۃ مثنی وثلث وربع یزید فی الخلق ما یشاء ان اللہ علی کل شیء قدیر والصلوۃ والسلام علی رسولہ خاتم النبیین محمد المبعوث فی الامیین یعلمہم ویکلمہم بکلام امین وعلی آلہ وصحابہ اجمعین ومن تبعہم الی یوم الدین۔ اما بعد جو حق نہ کفر مرزا قادیانی کے سوال میں مذکور ہیں بلکہ کفر مذکور میں کے مرتد ہونے کے لیے کافی و وافی ہے۔ معاذ اللہ اس کا مذہب ہے کہ جبرائیل اسرار فقط نازل کتاب اللہ کے ہیں۔ جیسا کہ اس نے بعض اشتہاروں میں صاف صریح لکھا ہے۔ لہٰذا وہ احادیث صحیحہ کے مقابلے میں مرتدانہ کلام کرتا ہے۔ اور مکلم کا کاذب ہو جاتا ہے۔

اب یہاں یہ مشہور حقہ جاننا ضروری ہے کہ ہر حدیث صحیح مرفوع جس کو علمائے حدیث نے با تحقیق صحیح ثابت کیا ہے واجب التسلیم واجب العمل بالاجماع ہے۔ اس کا منکر مکذب نبی ہے اس سے ثابت ہوا کہ حدیث کے رد کرنے والا مرتد ہے۔ اس میں جانا قول امام کا یا کشف و الہام کا یا حدیث کچھ کام نہیں آتا۔ اگر حدیث متواتر ہے تو منکر کافر قطعی ہے ورنہ ظنی کافر ہے۔ پس ہماری تحقیق میں یہ محرف قادیانی شدید ملحد عجیب کافر و منافق لاثانی ہے۔ اس نے سنہ ۱۳۰۹ ہجری میں سب اہل اسلام کو جو صحابہ سے لے کر اب تک ہیں ملحد و بے ایمان بنا دیا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں پر ایمان لانے کی وجہ سے اور اس کی پیچ تاویلیں قابل التفات نہیں، اور نہ لائق اعتبار ہیں بلکہ فی الحقیقت تاویلیں نہیں صاف تحریف منافقانہ اور استہزاء کافرانہ ہے۔ مثلاً دعوے الہامی اس کا کہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول و عود کا مصداق ہوں استعارے کے طور پر سراسر باطل و مردود ہے۔ کیونکہ استعارہ مجاز کی قسم ہے اور مجاز میں قرینہ مانعہ ارادہ معنی موضوع لہ سے ہونا ضرور ہے۔

اور یہاں کوئی قرینہ مانعہ ارادۂ معنی حقیقی سے نہیں ہے جو وجود مبارک عیسیٰ علیہ السلام کا بتمامہ ہے۔ والمجاز مفرد ومرکب اما المفرد فهی الکلمة المستعملة فی غیر ما وضعت له فی اصطلاح به التخاطب علی وجه یصح مع قرینة عدم ارادته ای ارادة الموضوع له (مختصر معانی مع متن تلخیص المفتاح) والاستعارة تفارق الکذب بوجهین بالبناء علی التاویل ونصب القرینة علی خلاف الظاهر فی الاستعارة لما عرفت انه لابد للمجاز من قرینة مانعة عن ارادة الموضوع له (مختصر معانی مع متن) اور ملحد صاحب نے کوئی قرینہ مانعہ معنی حقیقی سے الفاظ نبویہ میں قرار نہیں دیا۔ اور اپنے الہام ضد اسلام پر ایمان لاکر خلاف تفسیر صحیح کا و کفر حدیث متواتر کا اختیار کیا۔ معاذ اللہ فی تفسیر ابن کثیرؒ وقوله سبحانه وتعالی وانه لعلم للساعة تقدم تفسیر ابن اسحاق ان المراد من ذلک ما بعث به عیسی علیه الصلوٰة والسلام من احیاء الموتیٰ وابراء الاکمه والابرص وغیر ذلک من الاسقام وفی هذا نظر وابعد منه ما حکاه قتادة عن الحسن البصری وسعید بن جبیر ان الضمیر فی وانه عائد علی القرآن بل الصحیح انه عائد علی عیسی علیه الصلوٰة والسلام فان السیاق فی ذکره ثم المراد بذلک نزوله قبل یوم القیمة کما قال تبارک وتعالیٰ وان من اهل الکتب الا لیؤمنن به قبل موته ای قبل موت عیسی علیه الصلوٰة والسلام ثم یوم القیمة یکون علیهم شهیدا ویؤید هذا المعنی القرأة الاخری وانه لعَلَمٌ للساعة ای امارة ودلیل علی وقوع الساعة قال مجاهد وانه لعلم للساعة ای آیة للساعة خروج عیسیٰ بن مریم علیه الصلوٰة والسلام قبل یوم القیمة وهکذا روی عن ابی هریرة وابن عباس وابی العالیة وابی مالک وعکرمة والحسن وقتادة والضحاک وغیرهم وقد تواترت الاحادیث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه اخبر بنزول عیسیٰ علیه السلام قبل یوم القیمة اماما عادلا وحکما مقسطاً انتهی۔

* اس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے۔ اس قولِ خداوندی کی وانہ لعلم للساعۃ تفسیر ابن اسحاق سے مذکور ہو چکی ہے کہ اس سے حضرت عیسیٰ کے معجزات مراد ہیں جیسے مردہ کو زندہ کرنا اور مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنا۔ مگر یہ محل اعتراض ہے۔ اس سے بعید تر وہ تفسیر ہے

جو قتادہ سے منقول ہے کہ اس سے قرآن مراد ہے۔ اس کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ اس سے
قیامت کے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول مراد ہے۔ چنانچہ دوسری آیت میں
ارشاد ہے کہ جو اہل کتاب ہیں وہ حضرت عیسیٰ کی موت سے پہلے ان پر ایمان لائیں گے۔
اور وہ حضرت قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے۔ اس معنی کی تائید دوسری قرأت اِنَّہٗ
لَعَلَمٌ لِّلسَّاعَۃِ سے ہے یعنی قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ کا نکلنا قیامت کی علامت
ہے۔ چنانچہ ابوہریرہؓ و ابن عباسؓ اور ابوالعالیہؒ ابومالکؒ، عکرمہ، حسنؒ، قتادہ، ضحاک
وغیرہ سے مروی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر حدیثیں اس باب میں
آچکی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے امام عادل ہو کر آئیں گے۔"

جب تک یہ دعویٰ الہام کا اس نے نہیں کیا تھا۔ اس کا اعتقاد بھی اس مسئلہ میں موافق اہل اسلام
کے تھا جیسا کہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۸، ۴۹۹ میں مرقوم ہے۔ پس ظاہر ہے کہ قرآن و حدیث
کی حقیقت پر ایمان لانے سے الہام ہی اس کو مانع ہوا۔ جیسا کہ اس نے خود آپ تصریح کی ہے
صفحہ اول توضیح مرام میں۔ میرے اس رائے کے شائع ہونے کے بعد جس پر میں بہ حیثیت الہام کے
قائم کیا گیا ہوں الخ۔ تو اظہار میں قرینہ مجاز کا اس کے زعم میں ثابت ہوتا ہے۔ اور کوئی قرینہ عقلی
نقلی اہل اسلام کے طور پر نہیں ہے۔ پس لازم آئے گا کہ قرینہ مجاز کا تیرہ سو برس بعد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم ہوا اور آپ کی کلام ناتمام کو تمام کیا۔ اور مفید مطلب واقعی کے بنایا
ورنہ پہلی وہ کلام مفید خلاف مطلب کے تھی۔ فصاحت بلاغت کجا بلکہ ضلالت در ضلالت تھی۔
یہ تمسخر منافقانہ اور استہزاء نہیں تو کیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ذٰلک جزاءھم جھنم بما کفروا واتخذوا
اٰیٰتی ورسلی ھزوا۔ اور یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال فصاحت و بلاغت کو داغ لگانے
کے لیے کمال شیطنت ہے اور آپ کی فصاحتِ بلاغت جس طرح موافق و مخالف کے نزدیک
مشہور ہے اسی طرح حدیث صحیح میں بھی ثابت و مذکور ہے بعثت[1] بجوامع الکلم الخ متفق علیہ اور
فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم الخ رواہ مسلم کما فی المشکوٰۃ فی باب فضائل

[1] اس عبارت کا خلاصہ ترجمہ آنحضرت کی فصاحت و بلاغت اور کلماتِ جامعہ کہنے کا بیان ہے۔

سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔ وفی الحدیث متفق علیہ ایضاً۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یسرد الحدیث کسردکم کان یحدث حدیثاً لو عدہ العاد لاحصاہ کما فی المشکوٰۃ فی باب اخلاقہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ وفی صحیح البخاری کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا تکلم بکلمۃ اعادھا ثلٰثاً حتی تفہم عنہ کما فی کتاب العلم من المشکوٰۃ وفی صحیح مسلم فی خطبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ پس یہ صاف ظاہر ہے کہ ان احادیث صحیح مذکورہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تقریر تعلیم وافہام تفہیم میں سب انبیاء علیہم السلام پر فوقیت رکھتے تھے۔ تو پھر آپ کی کلام کے مقابلے میں محدثین ملہمین کی عبارات الہامات کی کیا حقیقت رہی۔ چہ جائیکہ الہامات اس محدث فی الدین مرتد بالیقین کے معاذ اللہ۔

اور اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کے حق میں فرمایا ہے واٰتینٰہ الحکمۃ وفصل الخطاب۔ قال ابن عباس بیان الکلام کما فی المعالم یعنی عقل کی ہم نے داؤد کو دانائی اور کھلی بات کرنی جس کو ہر ایک بلا تکلف سمجھے۔ پس حضرت ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالاولیٰ اس کمال میں اعلیٰ و اولیٰ ہیں۔ لقولہ علیہ السلام فضلت علی الانبیاء بخ وقولہ علیہ السلام خیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ مختصر معانی میں ہے۔ وفصل الخطاب۔ ای الخطاب المفصول البین الذی یتبینہ کل من یخاطب بہ ولا یلتبس علیہ وھذا فی المطول کفر اعظم کا دینی علماء مفسرین ومحدثین جو ظاہر علم تفسیر وحدیث کا ہمیشہ پڑھتے پڑھاتے رہتے ہیں۔ یہ سب معز خدمتیں ہیں۔ اور یہ تمام خدا تعالیٰ کے نزدیک استخوان فروشی ہے اس سے بڑھ کر نہیں (دیکھو فتح اسلام صفحہ ۹) قال اللہ تعالیٰ ولئن سألتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قل اباللہ وآیاتہ ورسولہ کنتم تستھزءون لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم جو کوئی دین کی باتوں میں ٹھٹھا کرے اگرچہ دل سے منکر نہ ہو وہ کافر ہوا۔ نہیں تو البتہ منافق ہوا۔ دین کی بات میں ظاہر و باطن باادب رہنا ضروری ہے (تفسیر موضح القرآن)

---

۱ السعد جلۃ سیاق الحدیث۔ ۱۲ ق

اللہ اکبر۔ دین کی بے ادبی سے آدمی کافر و منافق ہو جاتا ہے اگرچہ اعتقاداً نہ ہو۔ معاذ اللہ
اگر اعتقاداً ہو جیسا کہ اس ملحد نے علم دین کی اہانت کی ہے تو پھر کفر و نفاق اس کے میں کیا شک ہے۔
انواع بارک اللہ رحمہ اللہ میں لکھا ہے ؎

دینی علم یا عالماں کرے اہانت کو   یا کرے اہانت شرع دی اوہ بھی کافر ہو

اور عیسٰی علیہ السلام کو اس ملحد نے بتقلید نصاریٰ صلیب پر چڑھا دیا ہے اور کفر و انکار نص
قرآنی کا کیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَمَا صَلَبُوْهُ اور عیسٰی علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا لکھا ہے۔
یہ بھی کفر صریح ہے۔ قرآن و حدیث کا صاف انکار ہے اور فرشتوں کے عروج و نزول کا انکار
بہت نصوص قرآنیہ اور احادیث صحیحہ صریحہ کا صاف انکار و کفر صریح ہے اور یہ مستلزم ہے
اس کفر اعظم کو کہ قرآن شریف اللہ کا کلام نہیں بلکہ ان ھذا الا قول البشر ہے۔
کیونکہ فی الخارج نہ کوئی جبریل آیا نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے کچھ پڑھایا نہ خدا نے
جبریل کو فی الواقع اپنی کلام پیغام دے کر زمین پر بھیجا نہ اتارا۔

پس قرآن بشر کی کلام ہوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال میں خدا تعالیٰ نے پیدا کی
فی الخارج خود نہیں فرمائی۔ نہ جبریل کو پڑھائی اور سلف صالح کا یہ مشہور مسئلہ تھا کہ من قال
ان القرآن مخلوق فھو کافرؒ۔

اور خروج یاجوج ماجوج کا انکار بھی کفر صریح ہے اور خروج دجال سے مسیح یعنی
قادیانی کاذب کا انکار اور دعوائے رسول مرسل نبی اللہ ہونے کا۔ اور احمد مبشر بالقرآن ہونے
کا بھی کفر صریح ہیں اور عیسٰی علیہ السلام کو ابن اللہ ماننا۔ اس ملحد کی نصرانیت ہے اور اپنی
ذات کو ابن اللہ کا لقب دینا یہودیت ہے۔ اور جو مریدین ان کفریات صریحہ کو برحق
مانتے ہیں وہ بھی کافر مرتد ہیں اور جو خود برحق نہیں جانتے مگر مرزا سے محبت دل و جان سے

۱؎ یہ پنجابی زبان کا شعر ہے اس کا ترجمہ اردو میں یہ ہے کہ جو شخص علم یا علمائے دین یا شرع کی
اہانت کرے وہ کافر ہو جاتا ہے۔   ۲؎ ان کا یہ قول تھا نحن ابناء اللہ واحباءہ یعنی
ہم خدا کے بیٹے اور دوست ہیں۔

کرتے ہیں اور اس پر بزرگی کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ ہرگز بس کہ کہ بات صحیح مذکورہ پر غیرت ایمانی
کو راہ دل میں نہیں دیتے ان میں بھی رائی کے دانے برابر ایمان نہیں۔

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی بعثہ اللہ
فی امتہ قبلی الا کان لہ فی امتہ حواریون واصحاب یأخذون بسنتہ ویقتدون
بامرہ ثم انہا تخلف من بعدہم خلوف یقولون ما لا یفعلون ویفعلون ما لا
یؤمرون فمن جاہدہم بیدہ فہو مؤمن ومن جاہدہم بلسانہ فہو مؤمن ومن
جاہدہم بقلبہ فہو مؤمن ولیس وراء ذلک من الایمان حبۃ خردل۔ رواہ مسلم۔

"حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو
نبی گزرا ہے اس کے حواری اور اصحاب گزرچکے ہیں جو اس کی سنت و طریق کو لیتے
اور اس کے حکم کی پیروی کرتے پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوتے جو وہ بات کہتے
خود نہ کرتے اور وہ کام کرتے جس کے مامور نہ ہوتے جو ان سے ہاتھ کے ساتھ مقابلہ
کرے وہ مومن ہے جو زبان کے ساتھ مقابلہ کرے وہ مومن ہے جو دل سے ان کا مخالف
ہو وہ مومن ہے اس کے بعد (یعنی اگر دل میں بھی ان کی مخالفت نہ ہو) تو دانہ رائی
کے برابر ایمان نہیں ہے۔"

اور جو اس محدث کو اپنے مکانوں میں جگہ دیتے ہیں اور اس کی مدد میں سرگرم رہتے ہیں وہ اس
حدیث شریف کا مصداق ہیں۔ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا ۔ رواہ مسلم
یعنی خدا کی لعنت ہے اس پر جو بدعتی محدث فی الدین کو جگہ دیتا ہے۔ ردّ نیچری[1] میں لکھا ہے۔

یک کفر عقیدہ جو حق جانے ہے مرتد یقینوں — اس وچ شک نہ شبہ کوئی ہے صاف بیانوں وچ دلیل
جویں انکار فرشتیاں یا انکار جناں شیطاناں — یا تھوڑے بیاج حلال پچھانے یا منکر اسماناں
یا معجزیاں دا منکر ہووے من تاویلاں خاماں — یا کہے قرآن کلام محمد کافر باجھ کلاماں
یا آکھے حضرت عیسیٰ تائیں ہے یوسف جایا — وچہ قرآن جو قصہ مریم جھوٹا سخنہ آیا
یا آکھے عیسیٰ سولی چڑھیا مٹے تو ز نساں ایہی — یک آیت دا منکر کافر جو کر سب دا بایا

[1] ردّ نیچری مولانا محمد بن بارک اللہ کی تصنیف ایک پنجابی نظم کا رسالہ ہے۔ اس کے شعر منقول بالا کا

اور تاویلیں ملحدانہ اس ملحد کی استہزا و تمسخر ہے۔ خدا رسول کو۔ ان سب کا نتیجہ یہ ہے کہ اللہ
اور رسول کو سمجھانا نہیں آتا۔ اور میرے الہام بینات ہیں۔ اگر اس کے الہاموں کی ایسی تاویلیں
کی جائیں تو مرزا اور مرزائی ضرور تمسخر سمجھیں گے۔

مثلاً الہام انا جعلناک المسیح ابن مریم میں معنیٰ[1] مسیح کذاب ہیں۔ اور یہی معنی بالتحقیق
مراد ہیں اور ابن مریم لطیف استعارہ ہے کہ اس ملحد کی والدہ مومنہ تھی اور یہ ملحد مسلمانوں کی نسل
سے قطع ہو گیا۔ اور الطف استعارہ یہ ہے کہ مسیح سے مراد وزن فعیل کا ہے جو جمیر ہے۔ کما[2]
به الہام المجذوب الجموی حدثنی به عبد الغفور خالی حدثنی به
عبد الواحد خالی عبد الغفور حدثه به المجذوب نفسه اور میں نے ذکر کیا سائیں
تاریخ ماہ رجب حال میں بعد نماز فرض عشاء کے کہ مرزائیوں کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) تھوڑی سود کو حلال جاننا۔ یا معجزات کا انکار کرنا۔ یا قرآن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام
قرار دینا۔ یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا کہنا یا حضرت مریم کے قصہ دیت جبرائیل بشارت فرزند کو
ایک خواب قرار دینا۔ یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت یہ کہنا کہ وہ صلیب پر چڑھائے گئے تھے وغیرہ۔

[1] قاموس میں مسیح کے معنی کذاب بھی لکھے ہیں۔ منہ۔

[2] یعنی جیسا کہ جموں کے مجذوب کا الہام شہادت دیتا ہے۔ جو مجھ سے عبد الغفور بن محمد بن عبد اللہ
غزنوی نے بیان کیا۔ اس کو عبد الواحد وامادِ حکیم نور الدین نے بتایا۔ انھوں نے خود اس مجذوب
سے سنا۔ یہ مجذوب وہ شخص ہے جس کا ذکر قادیانی نے آسمانی فیصلہ کے صفحہ ۸ سطر ۱ میں کیا ہے۔
اس مجذوب کو حکیم نور الدین جموں سے قادیان میں جلسہ قرأت فیصلہ آسمانی پر لے گیا۔ وہاں پر مجذوب
صاحب نے خواب دیکھا یا ان کو کشف ہوا کہ قادیانی کی ڈیوڑھی میں ایک سفید گھوڑی ہے پھر وہ گدھی
بن گئی۔ جس پر کسی نے کہا کہ نور الدین گدھی کی خدمت کر رہا ہے۔ مجذوب صاحب لبارضہ برص یا جذام بیمار
ہیں۔ قادیان میں ان کو حکیم نور الدین اس امید پر لے گیا تھا کہ وہاں ان کو شفا ہو گی۔ وہ وہاں سے واپس آئے
تو ان کی بیماری اور بڑھ گئی۔ آگے وہ چلتے پھرتے تھے۔ اب اس سے معذور ہو گئے ہیں۔

یہ بات خاکسار نے مولوی غلام حسن صاحب امام اہل حدیث سیالکوٹ سے سنی ہے (ایڈیٹر)

کی پیروی کیا ہے الہام ہوا۔ اولئک ھم الکافرون حقاً[1] ھکذا نطبق الھامہ بالقرآن والحدیث[2] و ھکذا نطبقہ بالواقع۔ اللھم رب جبرائیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموٰت والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انت تھدی من تشاء الی صراط مستقیم۔ ان ملحدوں کے حق میں مجھ کو یہ بہت الہام ہوا ہے۔ ان یقولون الا کذبا۔ نہیں کہتے مگر جھوٹ۔

حررہ العبد الضعیف عبد الرحمٰن لمدعوا بمحی الدین من مقام لکھوکے فی جواب سوال المولوی محمد حسین عافاہ اللہ وایای فی الدارین

الجواب صحیح۔ "یہ جواب صحیح ہے"

الملتجی الی اللہ محمد بن مخدومی بارک اللہ مرحوم ساکن لکھوکے ضلع فیروزپور پنجاب مصنف تفسیر محمدی و انواع محمدی وغیرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مرزا قادیانی کو یہ عاجز پہلے اچھا سمجھتا تھا۔ جب وہ تائید اسلام میں مصروف تھا جب سے اس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور نبوت کا مدعی ہوا ہے۔ تب سے میں اس کو ملحد دجال وکذاب سمجھتا ہوں۔

حررہ خادم القوم محمد حسن بن مولانا حافظ محمد بن بارک اللہ مرحوم ساکن لکھوکے ضلع فیروزپور پنجاب

---

[1] یہ لوگ پکے کافر ہیں [2] اس کے الہام کی قرآن وحدیث سے یوں ہی موافقت ہو سکتی ہے۔ جو یہاں ہوئی ہے۔ کہ مسیح سے مرزا کا کاذب ہونا اور قادیانی کا گدھے کی صورت میں دکھائی دینا۔

[3] اسی طور اس کا الہام ہمارے اس الہام سے کہ وہ پکے کافر ہیں مطابق ہو سکتا ہے۔

دستخط و مواہیر علمائے نحریر پشاور

یجب علی کافۃ المسلمین طراً وعلی قاطبۃ المؤمنین جمیعاً ان یحکموا علیہ بالکفر والالحاد ویجتنبوا عنہ بل عنہ وانصارہ ولا شک فی کفرہ وکفر اتباعہ وهو دجال کذاب مرتاب فی الامور الیقینیۃ وساع فی الارض بالفساد وهو مؤول للنصوص القرآنیۃ علی ما هو متمناہ وللمحکمۃ الفرقانیۃ علی ما هو مبتغاہ لافتنائہ السوء والالحاد ویذهب تارۃ الی المذهب السوفسطائیۃ واخری الی هواجس الشیعۃ وتارۃ ینکر القواطع القطعیۃ من الشریعۃ المحمدیۃ فقصاری کل ذلک انہ باغواء الشیطان کتب علیہ انہ من تولاہ فانہ یضلہ ویهدیہ الی عذاب السعیر اعوذ باللہ من شرہ ومن شر حادہ وانصارہ وتوکل علی اللہ هو السمیع البصیر۔

"تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ قادیانی پر کفر والحاد کا حکم لگادیں اور اس سے کنارہ کش ہوں۔ اس کے اور اس کے پیروؤں کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ یہ دجال وکذاب ہے یقینی امر میں شک لانے والا۔ زمین میں فساد پھیلانے والا۔ آیات قرآن کو اپنی خواہش کے موافق، اصل معنی سے پھیرنے والا۔

یہ کبھی سوفسطائی مذہب اختیار کرتا ہے۔ کبھی شیعانی خطرات پر چلتا ہے۔ احکام واخبار قطعیہ کا منکر ہے۔ شیطان کے بہکانے میں آیا ہوا ہے جس پر یہ حکم ہوچکا ہے کہ جو شخص اس کو دوست بنائے گا اس کو وہ گمراہ کردے گا اور جہنم کی راہ چلائے گا۔ اس کے اور اس کے حواریوں کے شر سے خدا کی پناہ ہے۔"

العبد خادم الفقهاء والمحدثین سید اکبر شاہ حنفی قادری پشاوری

نحن نتبع ما افتی الفحول من العلماء والسالکین لطریق الشریعۃ والانصاف وحکمهم بکفرہ واضلالہ۔

ہم قادیانی کے باب میں اس حکم کے پیرو ہیں جو علماء نے تحقیق کرکے اس پر لگایا

ہے۔ ہم اس کو کافر و گمراہ کنندہ جانتے ہیں۔

حررہ قاضی محمد پشاوری

افرأيت من اتخذ الٰهه هواه واضله الله على علم وختم على سمعه و
قلبه وجعل على بصره غشاوة فمن يهديه من بعد الله افلا تذكرون. ا
اولٰئك الذين اشتروا الضلالة بالهدى والعذاب بالمغفرة فما اصبرهم
على النار ذٰلك بان الله نزل الكتاب بالحق وان الذين اختلفوا في الكتاب لفي
شقاق بعيد.

یہ شخص ان آیات کا مصداق ہے جن میں ارشاد ہے۔ "تو نے اس کو بھی دیکھا جس
نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا لیا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کو علم کے ساتھ
گمراہ کیا ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی ہے۔ اور آنکھ پر پردہ ہے
اب اس کو خدا کے سوا کون ہدایت کرے۔ کیا تم پند پذیر نہیں ہوتے۔ یہ وہ لوگ
ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی کو خریدا اور بخشش کے بدلے عذاب کو۔
یہ کیسے آگ پر صابر ہیں؟ یہ اس لیے ہوا کہ خدا تعالیٰ نے کتاب حق کے ساتھ اتاری
اور جن لوگوں نے اس میں اختلاف ڈالا وہ اس کے خلاف میں دور جا پڑے۔"

العبد فقیر نور محمد مدرس مسجد قاسم علی خان پشاوری

الحمد لله اولاً و آخراً والصلوٰة على نبيه محمد ظاهراً و باطناً وعلى آله واصحابه
طراً جميعاً اما بعد فيا ايها الاخوان المؤمنون اذ الحكم عند اهل الايمان ان نزول
عيسى بن مريم عليه السلام من السماء بعد ظهور المهدي الموعود حق وما قتل
عيسى من ايدي الكفرة وما صلب بل رفعه الله الى السماء وسيعود علامة للساعة
ويقتل الدجال الاعور من يده وهذه الامور كلها ثابتة بالآيات والاحاديث
القاطعة فكيف من ادعى باني انا المسيح عيسى حاشا وكلا ليس هو كما ادعى بل هو

من احد الدجالين الكذابين وادعاؤه باطل محض مشتمل على انكار ما من النصوص القطعية والبراهين اليقينية ولقد زين الشيطان له عداوة الانبياء من كان عدوا لله وملئكته ورسله وجبريل وميكال فان الله عدو للكافرين وصار مصداق هذه الآية فمن اظلم ممن كذب على الله وكذب بالصدق اذ جاءه اليس في جهنم مثوى للكافرين. فمن كان هكذا فهو ضال مضل يضل الناس عن سواء الطريق فاجتنبوا منه ومن الجماعة والنصارى لعلكم تفلحون من شروره۔

"بھائی ورنسوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے ظہور مہدی علیہ السلام کے بعد اترنا حق ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام صلیب پر نہیں چڑھائے گئے اور نہ مارے گئے بلکہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں۔ ان کا قیامت سے پہلے اترنا قیامت کی علامت ہے وہ دجال کو قتل کریں گے یہ سب امور بحکم آیات نا متواتر احادیث قاطعہ ہونے والے ہیں۔ پھر جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں مسیح ہوں وہ مسیح نہیں ہے بلکہ دجال ہے اور اس کا دعویٰ بحکم آیات و احادیث باطل ہے۔ شیطان نے اس کو نبیوں کی دشمنی اچھی کر دکھائی ہے اور جو نبیوں کا دشمن ہو، خدا اس کا دشمن ہے۔ وہ اس آیت کا مصداق ہے جس میں یہ بیان ہے کہ اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر افترا کرے اور حق کو جب اس کے پاس آ چکا ہو جھٹلائے۔ کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے؟"

حررہ الفقیر الحقیر حافظ عبد الحکیم قادری پشاوری

ما اجاب العلماء الكرام فهو حق بالصواب والجواب۔

"جو جواب علماء نے دیا ہے وہ درست ہے۔"

الراقم فقیر سید محمد واعظ مسجد گنج حنفی الصدیق رئیس العلماء

حافظ محمد عظیم مرحوم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله محمد خاتم النبيين
وعلى آله وصحبه اجمعين اما بعد فلا يخفى على كافة المسلمين المؤمنين بجميع ما
جاء به الرسول الامين من الشرع المبين ان نزول عيسى بن مريم الصديقة المعظمة
فى اشراط الساعة حق ثابت بالكتاب والسنة الصحيحة الصريحة قال عز من قائل
وانه لعلم للساعة. اخرج الحاكم عن ابن عباس هو خروج عيسى كذا فى الاكليل
معالم التنزيل وقرئ ابن عباس لعلم بفتحتين بمعنى العلامة واخرج البخاري و
مسلم وابو داؤد والترمذي عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكما مقسطا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع
الجزية ويفيض المال حتى لا يقبله احد ثم يقول ابو هريرة فاقرءوا ان شئتم وان من
اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته و يعنى ما من احد من اهل الكتاب ذلك
الوقت الا امن بعيسى عليه السلام وصحح هذا القول مظهري كذا فى تفسير
الخازن وروى عن ابن عباس اذا نزل عيسى الى الارض لا يبقى يهودى ولا نصرانى
الا من يؤمن به فذلك حين يخرج الله كلمته وعبده ورسوله كذا فى تفسير الاوسط للامام الواحدي
واخرج الامام احمد فى مسنده عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يخرج الدجال فينزل عيسى ابن مريم فيقتله ثم يمكث عيسى فى الارض اربعين سنة
اماما عادلا مقسطا وفى حديث مسلم عن النواس بن سمعان ذكر رسول الله صلى الله
عليه وسلم الدجال ذات غداة الى ان قال ثم ياتى القوم فيدعوهم فيردون عليه قوله
فينصرف عنهم فيصبحون ممحلين ليس بايديهم شيء من اموالهم ويمر بالخربة
فيقول لها اخرجي كنوزك فتتبعه كنوزها كيعاسيب النحل ثم يدعو رجلا فيضربه بالسيف
فيقطعه جزلتين رمية الغرض ثم يدعوه فيقبل ويتهلل وجهه يضحك فبينما هو
كذلك اذ بعث الله المسيح بن مريم عليه السلام فينزل عند المنارة البيضاء شرقى
دمشق واضعا كفيه على اجنحة ملكين فيطلبه حتى يدركه بباب لد فيقتله الحديث
والحاصل ان نزول عيسى ابن مريم الموعود فى زمن الاستقبال انما يكون بعد خروج

الدجال والاحاديث فيه كثيرة فتطول ذكرها مالا يستقر وهو لائق حي في السماء وهذا
قول اهل الحق المعول عليه بقوله تعالى وما قتلوه يقينا بل رفعه الله اليه اي الى
السماء قال الحسن البصري كما في تفسير الامام الواحدي ومعلم عند قرب الساعة

كهلا

وبه ثلاثون سنة قهراً ثم رفعه الله اليه كذا في تفسير الخازن قالوا وما وصل الى سن الكهولة
فهو بشارة له برفعه من السماء كذا في تفسير جامع البيان فاخبر الله تعالى برفعه
اليه حيا بعد ما وعده فقال يا عيسى اني متوفيك ورافعك الي ثم هذه توفي النوم
وعند الاكثرين كما في جامع البيان ومسنده قوله تعالى وهو الذي يتوفيكم بالليل ويعلم
ما جرحتم بالنهار لانه دال على ان التوفي عام من الموت والنوم ويدل عليه قوله الله تعالى يتوفى الانفس
حين موتها والتي لم تمت في منامها فيمسك التي قضى عليها الموت ويرسل الاخرى
الى اجل مسمى ان في ذلك لآيات لقوم يتفكرون ومثل ذلك في قوله تعالى حكاية عن
عيسى عليه السلام يوم القيامة فلما توفيتني كنت انت الرقيب عليهم الآية على انه
لم يرد به الاماتة بشهادة الاجماع والاحاديث الصحيحة المذكورة وبالجملة
ان الله تعالى لم يذكر في هذه الآية الا توفي عيسى بن مريم ولم يذكر في القرآن انه
اماته قبل رفعه الى السماء ولم يرجع الى الدنيا بعده في السماء بل منصوص ومقرر بانه حي ينزل عند اقتراب
الساعة فمن انكر نزول عيسى بن مريم الصديقة متبعاً لنفسه ثبت في الحقيقة انه جعل
هذا الانكار تمهيداً لاثبات دعوى المسيحية بحجة واهية بالمماثلة لعيسى عليه في
وصف النبوة وهذا من سلك الملاحدة والباطنية وصرف النصوص الواردة في نزول
عيسى بن مريم نبي بني اسرائيل بضرب من التمحل الباطل وفاسد التاويل الى
معان توافق بغية هواه وهذا باب يطلق على مدعاه وتحريف الكلم عن مواضعه ووضع
الكلام الحق في غير موضعه فادعى النبوة التشريعية ونسخ الاحكام المحكمة القطعية
فهو كافر ملحد كذاب لا يخفى على العامة والخاصة ولكن بعض ادلى الامر في هذا الباب فان
سيدنا محمدا صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين بنص القرآن المبين وقال القاضي

عياض فی كتاب الشفا فی حقوق المصطفیٰ من ادعی نبوة احد بعد نبینا علیه الصلوة والسلام او ادعی النبوة لنفسه او جوز اكتسابها والبلوغ بصفاء القلب الی مرتبتها كالفلاسفة وغلاة المتصوفة وكذلك من ادعی منهم انه یوحی الیه وان لم یدع النبوة الی ان قال فهؤلاء كلهم كفار مكذبون للنبی صلی الله علیه وسلم لانه اخبر انه صلی الله علیه وسلم خاتم النبیین ولا نبی بعده واخبر عن الله تعالی انه خاتم النبیین واجمعت الامة علی حمل هذا الكلام علی ظاهره وان مفهومه المراد به دون تاویل ولا تخصیص فلا شك فی كفر هؤلاء الطوائف كلها قطعا اجماعا وسمعا وكذلك وقع الاجماع علی تكفیر كل من دافع نص الكتاب او خص حدیثا مجمعا علی نقله مقطوعا به مجمعا علی حمله علی ظاهره انتهی كلامه ملخصا وقال الامام الصابونی فی الكفایة التی صنفها فی عقائد اهل السنة والجماعة ما نصه العدول عن ظواهر النصوص من غیر ضرورة الحاد محض انتهی وقال الله تعالی ان الذین یلحدون فی آیاتنا لا یخفون علینا افمن یلقی فی النار خیر ام من یاتی آمنا یوم القیامة اعملوا ما شئتم انه بما تعملون بصیر والله سبحانه وتعالی وعد بحفظ كتابه المبین من تحریف الملاحدة المضلین فقال انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون واقام العلماء نصا صحیحا علی بطلان تاویل الملحدین فدونوا علم الكتاب والسنة الذی هو اساس للاحكام الشرعیة الاصلیة والفرعیة فی الكتب المبسوطة المضبوطة المشهورة التی تداولها اهل السنة والجماعة فی الاعصار الماضیة الی الآن وعنه علیه السلام لا یزال یحمل هذا العلم من كل خلف عدوله ینفون عنه تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاهلین والملحد الذی ذكرنا القادیانی نظیر عیسی بن مریم المصلوبیة بل مثیل الاسود العنسی ومسیلمة الیمانی فی دعوی النبوة داخل فی سلسلة الكذابین الذین اخبر عن خروجهم النبی الصادق الامین تعالی صلی الله علیه وسلم لا تقوم الساعة حتی یبعث دجالون كذابون قریبا من ثلثین كلهم یزعم انه رسول الله اخرجه مسلم وغیره فثبت بهذا التفصیل مع ما صح الدلیل ان الملحد المشهور علی الوصف المذكور دجال كذاب استحق علیه

الشیطان فصمم علی ذلک [illegible] وهو المفسد الساعی فی افساد عقائد
المؤمنین [illegible] الشیطان فی صدد عوام المسلمین [illegible] ان [illegible] لما خذ مع
[illegible] ولو [illegible] لم یقع احدی [illegible] لتسفیر عوام المسلمین
فساد عقائدهم [illegible] الامام [illegible] قتال [illegible] لیصلح [illegible] ما افسد [illegible]
الله المؤمنین من شره [illegible] ومن کره [illegible] ثم العجب العجاب من بعض اهل
[illegible] وجمع من اهل العلم فی [illegible] کیف اغتروا باقوال المعلن البطال وتنزلوا
الی [illegible] فصار [illegible] صادق ومرسل ذو حظ
لا بل هو صادق ومحدث فی [illegible] ضلله الله علی علم وعجب من
هؤلاء [illegible] لا یفهمون [illegible] ان [illegible] کلا بل هم
[illegible] فی الحقیقة [illegible] من العوام کالانعام فی ورطة
الضلالة [illegible] علیهم [illegible] فی هذه [illegible]
السعادة [illegible] والخسارة [illegible] خسارة [illegible] والاخرة [illegible]
[illegible] ان یسلط علیهم [illegible]
[illegible] بالکتاب [illegible] اخبار [illegible] فی جمیع البلاد
[illegible] ولا تکونوا
[illegible] مکرهم [illegible] لتزول منه الجبال [illegible] المبین [illegible]
ولتعلمن نبأه بعد حین۔

” حمد و صلوٰۃ کے بعد مومنوں کو معلوم ہو کہ علاماتِ قیامت میں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کا نزول شمار کیا گیا ہے وہ حق ہے۔ کتاب و سنت سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے وہ علم قیامت ہے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا ہے اس سے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کا تشریف لانا مراد ہے۔ ایسا ہی تفسیر اکلیل میں ہے۔ ایک قرأت
میں علم کی جگہ عَلَم بفتح ہے جس کے معنی علامت ہے۔ بخاری وغیرہ نے ابوہریرہؓ سے
روایت کیا ہے کہ عنقریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاکم عادل ہو کر آئیں گے، خنزیر

کو قتل کریں گے۔ جزیہ موقوف کریں گے۔ مال کی ایسی کثرت ہوگی کہ کوئی اس کو
قبول نہ کرے گا۔ پھر حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ چاہو تو (اس کی تصدیق میں) یہ آیت
پڑھو۔ وان من اهل الکتب الایہ۔ جس سے یہ مراد ہے کہ جو اہل کتاب حضرت
عیسٰی علیہ السلام کا وہ وقت پائے گا۔ وہ ان پر ایمان لے آئے گا۔ اسی قول کو
تفسیر آیت میں طبریؒ نے صحیح کہا ہے۔ چنانچہ تفسیر خازن میں ہے حضرت ابن عباسؓ
سے روایت ہے کہ جب عیسٰی علیہ السلام زمین پر اتریں گے تب کوئی یہودی و
نصرانی ایسا نہ ہوگا جو یہ شہادت نہ دے گا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام اللہ کے بندے
اور رسول ہیں۔ ایسا ہی تفسیر وسیط میں ہے۔ امام احمد نے روایت کیا ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دجال نکلے گا۔ پھر عیسٰی علیہ السلام
نازل ہوں گے اور اس کو قتل کریں گے۔ پھر وہ زمین میں چالیس برس رہیں گے۔
امام عادل اور حاکم منصف ہو کر۔ اور صحیح مسلم میں نواس بن سمعان سے حدیث
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دجال کا ذکر کیا تو فرمایا کہ وہ ایک
قوم کو اپنی طرف بلائے گا وہ اس کی بات کو رد کریں گے تو تہی دست ہو جائیں گے
پھر وہ کھنڈروں پر گزرے گا۔ ان کو کہے گا کہ اپنے خزانے نکال دو تو وہ اپنے
خزانے نکال دیں گے جیسے شہد کی مکھیاں نکلتی ہیں۔ پھر وہ ایک آدمی کو بلا کر
دو ٹکڑے کر دے گا پھر اس کو بلائے گا تو وہ چمکتے چہرہ اور ہنستے منہ سے آئے گا
ایسی حالت میں حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا بھیجے گا۔ وہ دمشق کے مشرق میں
سفید منارہ کے پاس فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے اور دجال
کو دروازہ لد کے پاس پا کر قتل کریں گے۔ الحاصل حضرت عیسٰی علیہ السلام کا دجال
کے بعد نزول فرمانا زمانہ آئندہ میں ہوگا اور اس وقت تو وہ زندہ آسمان پر
موجود ہیں اور یہی اہل حق کا قول جس پر اعتماد ہے۔ اس پر یہ قول خداوندی کہ یہودیوں
نے یقیناً اس کو قتل نہیں کیا بلکہ خدا تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف اٹھا لیا ہے دلیل ہے
اپنی طرف اٹھانے سے آسمان پر اٹھانا مراد ہے۔ چنانچہ حسن بصریؒ نے کہا ہے

ایسا ہی و.حدری کی تفسیر میں ہے اور اس بات پر قول خداوندی کہ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام گہوارہ میں اور سن کہولت میں دونوں یکساں کلام کریں گے یہی دلیل ہے
ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ جب وہ رسول ہوئے تو تیس برس کے تھے۔ پھر بعد
رسالت وہ تیس مہینے ٹھہرے۔ پھر خدا تعالیٰ نے ان کو اٹھا لیا۔ ایسا ہی تفسیر خازن
میں ہے علماء نے کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سن کہولت کو نہ پہنچے تھے کہ اٹھائے
گئے۔ لہذا اس آیت میں یہ ارشاد ہے کہ وہ آسمان سے اتریں گے تاکہ سن کہولت
میں ان کا کلام کرنا پایا جاوے۔ ایسا ہی تفسیر جامع البیان میں ہے۔ خدا تعالیٰ
نے ان کو زندہ اٹھانے کی پہلے اس وعدہ کے ساتھ خبر دی ہے جو ان کو دیا گیا تھا کہ اے عیسیٰ میں
تجھے قبض کرنے والا اور اٹھانے والا ہوں۔ اس آیت میں لفظ توفی سے نیند
مراد ہے چنانچہ اکثر علماء کا قول ہے۔ ایسا ہی جامع البیان میں ہے۔ اسی کی
تائید وہ قول خداوندی ہے جس میں ارشاد ہے کہ خدا تم کو رات کے وقت توفی کرتا
ہے۔ توفی موت کے سوا دوسرے معنوں سے بھی ہو سکتی ہے۔ اس پر وہ آیت شاہد
ہے جس میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ جانوں کو موت کے وقت قبض کرتا ہے اور جو
نہیں مرتے ان کو نیند میں۔

جو شخص اس قول خداوندی میں جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھانے کا
وعدہ دیا گیا ہے تامل کرے گا۔ وہ جان لے گا کہ اس سے موت دینا مراد نہیں
چنانچہ آیات و حدیث اس پر شاہد ہیں۔ بالجملہ ان آیات میں حضرت عیسیٰ کے
توفی یعنی قبض کا ذکر ہے۔ نہ یہ کہ خدا نے ان کو مار دیا ہے۔ اور نصوص صحیحہ ناطق
ہیں کہ وہ زندہ ہیں۔ پھر جو شخص ان کو مردہ سمجھتا ہے اور ان کے نزول کا منکر ہے
اور اس سے وہ اپنے مسیح ہونے کی بنیاد جماتا ہے اور تاویل و تحریف آیات
و احادیث متعلقہ نزول مسیح میں مسلک ملاحدہ باطنیہ کا اختیار کرتا ہے۔ اور اپنی
نبوت کا مدعی ہو بیٹھتا ہے وہ کافر و ملحد و کذاب ہے۔ اس کے الحاد و کفر و
کذب میں کوئی شک نہیں۔ قاضی عیاض نے شفا میں کہا ہے کہ جو شخص آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا مدعی ہو اور اپنی کمائی اور صفائی قلب کے ذریعہ
سے حصولِ نبوت کو جائز رکھے یا نزولِ وحی کا مدعی ہو۔ گو مدعی نبوت نہ ہو وہ کافر
ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا سمجھنے والا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمادیا ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور خدا تعالیٰ نے بھی خبر دی ہے
کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ اور اس پر امت کا اتفاق ہے کہ ان آیات و احادیث کے
کے ظاہری معنی مراد ہیں۔ نہ کوئی تاویلی معنی۔ ایسے لوگوں کے کفر پر اجماع ہے۔ ایسا
ہی ان لوگوں کے کفر پر جو نص کتاب اللہ کو دفع کریں۔ یا کسی ایسی حدیث میں جو الفاظ
صحیح اور ظاہری معنی پر یقیناً محمول ہو۔ کوئی تخصیص نکالیں۔

امام صابونی نے کفایہ میں کہا ہے کہ نصوص شرعی آیات و احادیث سے بلا ضرورت
عدول کرنا۔ الحاد ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم پر وہ لوگ مخفی نہیں جو ہماری آیات
میں الحاد کرتے ہیں۔ کیا جو شخص آگ میں ڈالا جاوے وہ بہتر ہے یا جو امن قیامت
کے دن حاضر ہو۔ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب کی حفاظت کا خود وعدہ کر دیا ہے
لہٰذا اس نے ایسے علماء کو پیدا کر دیا ہے جو ان ملحدوں کی تحریف سے دین کو
بچاتے چلے آئے ہیں۔

یہ ملحد قادیانی حضرت مسیح کا مثیل و نظیر نہیں بلکہ اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب کا
(جن کا ذکر فتوے کے صفحہ ۲ میں ہے) نظیر ہے اور ان کذابین کے سلسلہ میں
داخل جن کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے، چنانچہ مسلم وغیرہ کی حدیث
(مذکورہ صفحہ ۶۱ فتوے میں ہے)

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ ملحد مذکور دجال ہے۔ شیطان اس پر مسلط ہے جو اس
سے یہ بکواس کرا رہا ہے۔ وہ مقصد ہے مسلمانوں میں فساد پھیلا رہا ہے۔ میرے
نزدیک ایسے ملحد سے مباحثہ ترک کر کے تمام مسلمانوں کو اس کے عقائد باطلہ کے فساد
سے مطلع کر کے متنفر کرنا چاہیے۔ بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض اہل علم اس ملحد
لبطال کے اقوال سے دھوکا کھا بیٹھے ہیں۔ وہ خود جاہل بن گئے اور اس گمراہ کے باطل

خیالات کو حق اور اس کو دلیل علم سمجھنے لگے ہیں اور خود اس کے حواری بن بیٹھے ہیں وہ مسیح دجال کے مددگار ہیں۔ وہ اس سے باز نہ آئیں گے تو خدا ان پر بھی ایسے لوگوں کو مسلط کرے گا جو ان کے کھوٹ و فساد کو ظاہر و مشتہر کریں گے پھر وہ سخت نادم ہوں گے۔

حررہ العبد محمد یوسف عفی پشاوری خادم الفقہ والحدیث والتفسیر

ما قال العلماء المحققون فهو عين الصواب لا شك في نزول عيسى وانه لعلم للساعة فلا تمترن بها بيان عنه سياق نظم وسياقه ومن معتقدات نزول عيسى حق ثابت بالدلائل القطعية من الآيات والاحاديث واجماع الامة فمنكره منكر لما ثبت من الادلة المذكورة فهو معرض عن طريق الرشاد ومروج سبيل الالحاد

"جو کچھ کہ بڑے کرام علماء محققین نے کہا ہے وہ عین صواب ہے۔ اس میں شک نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ آیت لعلم للساعۃ کا بیان اور سیاق اس پر دلیل ہے۔ اور ہمارا اعتقاد ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول یقینی دلائل آیات و احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے پس جو اس کا منکر ہے وہ رشد کے طریقے سے رو گرداں ہے اور الحاد کے طریق کو رواج دے رہا ہے۔"

کتبہ الفقیر محمود حسن مفتی برکت اللہ مرحوم

اللّٰھم انی اعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال۔[1] بہت افسوس بحال مرزا صاحب قادیانی آتا ہے۔ اغلب یقین ہے کہ ابلیس لعین نے ان کو بہکایا ہے۔ یہ عقائد و کلمات ان کے جو انہوں نے توضیح مرام و ازالہ اوہام میں تحریر کیے ہیں کفر ہیں اور قائل اس کا کافر ہے۔ جو جناب

---

[1] اے خدا مسیح دجال کے فتنہ سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔

مولانا ابو الفضل رومی مولوی سید نذیر حسین صاحب و مولانا جناب ابو سعید صاحب نے جو فتویٰ دیا ہے وہ حق ہے واللہ الموفق بالصواب۔

العبد قاضی عبد الواحد پشاوری

جو فتویٰ کہ علمائے ہندوستان و پنجاب نے در حق غلام احمد قادیانی دیا ہے وہ صحیح ہے اور معتقد اعتقادات توضیح المرام کافر ہے۔

العبد ملا محمد شیر صوات　　ملا محمد میر　　ملا احمد [illegible]

ملا نصیر بنگرام　　ملا معز الدین تحصیل ہشت نگر　　ملا وحید [illegible]

ملا اسمٰعیل اوڈی گرام صوات　　ملا شیر محمد　　قاضی عبد الخالق باجوڑ

ملا حبیب الدین یوسف زئی

قائل و معتقد وفات مسیح و نہ آمدن وے باین دنیا بقرب قیامت و مقتول گردیدن وے وغیرہ امور کہ در فتویٰ نامہ علمائے ہندوستان و پنجاب درج اند۔ اگر غلام احمد قادیانی این کلمات گفتہ باشد یا اعتقاد وے برین باشد وے موجب شرع شریف کافر مطلق است و اعوان وے اگر این اعتقاد داشتہ باشند کافر اند۔

معتقد ما في هذا السؤال في عقائد ما بجيان قد استهوته الشياطين في الارض حيران له اصحاب يدعونه الى الهدى ائتنا. فما بقي بينهم موتنا. ومنشأ اعتقاده الفاسد انه ما ميّز بين الهام الرحمٰن ووسوسة الشيطان وبين خواطر الروح وهوى النفس والطغيان. وترك ما وجب عليه من تطبيق الخيالات والخطرات بالقرآن والسنة واجماع الائمة المرحومة. فالواجب عليه ان يتوب. فانه وقع في اكبر الكبائر من الذنوب۔

اعتقاد مذکورہ سوال کے معتقد کو شیاطین نے زمین میں بہکا دیا ہے۔ وہ حیران ہے لوگ اس کو ہدایت کی طرف بلاتے ہیں مگر وہ نہیں آتا۔ اس کے فساد اعتقاد کا منشا یہ ہے

کر وہ اب الہام رحمانی اور وسوسہ شیطانی میں تمیز نہیں کرتا اور اپنے خطرات و خیالات کو قرآن و حدیث و اجماع پر عرض کرنا چھوڑ بیٹھا ہے۔ اس پر واجب ہے کہ توبہ کرے وہ بڑے گناہ میں جا پڑا ہے۔

العبد رحمت اللہ عفا اللہ

علمائے راولپنڈی و ہزارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين لا ريب ان العقائد المذكورة في السؤال كفر ونفاق وزندقة ومعاندة [illegible] وصاحبها زنديق ومنافق عليه [illegible] كفره [illegible] فلعنة الله على من اسس الضلال وغير الدين وحرف [illegible] بالله وبانبيائه ورسله [illegible] اوحى الي ولم يوح اليه شيء [illegible] الذين [illegible] عصمنا الله تعالى من كيدهم وضلالهم آمين۔

"اس میں شک نہیں کہ عقائد مذکورہ سوال کفر و عناد اور چھپا ارتداد و نفاق ہے۔ اس پر خدا کی لعنت ہو جس نے گمراہی کی بنیاد ڈالی ہے اور خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور شریعت پر بدگمانی کی اور یہ کہا ہے کہ میری طرف وحی ہوتی ہے اور واقعہ میں نہیں ہوتی ایسے ہی اس کے انصار و مددگاروں پر جو بے عقل و ذلیل ہیں۔ بے شک وہ دجال ہیں۔ خداوند کریم ان کے مکر و گمراہی سے بچائے۔"

کتبہ عبد الاحد ابن القاضی محمد حسن خانپوری عفا اللہ عنہما

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة على رسوله محمد واله وصحبه اجمعين۔

اما بعد فيقول احقر عباد الله الباري محمد الحق [illegible] ان ما في منتخب المسئلة

شیخنا وحسیبنا وبرکتنا المولوی عبد الجبار الغزنوی متعهما الله تعالی فی الدارین وغیرهما من علماء الکرام فی حق القادیانی فهو حق وصواب لا شک فیه من له حاسة، عاذنا الله من هذه العقیدة الفاسدة آمین۔

"جو کچھ ہمارے شیخ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب اور ہماری برکت مولوی عبدالجبار صاحب وغیرہ علمائے کرام نے قادیانی کے حق میں کہا ہے وہ حق ہے اور بے شک قادیانی دجالوں میں سے ہے۔"

حررہ محمد بن محمد حسن خانفوری عفی عنہ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام علی رسوله الذی بعث بالحق لیظهره علی الدین کله، أما بعد، فیقول احقر العباد محمد بن سالم مکرانی أن ما قال العلماء فی تکفیر مرزا القادیانی فهو حق وصواب ولا شک أن من مات بهذه العقیدة الفاسدة ولم یتب فهو فی دار جهنم خالدٌ فیها۔ اللهم احفظنا من هذه العقیدة الباطلة التی لا دلیل علیه۔

"جو کچھ علماء نے تکفیر قادیانی کے باب میں کہا ہے وہ حق ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جو شخص ایسے عقیدہ فاسدہ پر بلا توبہ مرے وہ جہنم میں رہے گا۔"

فقیر محمد بن سالم المکرانی عفی عنہ

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم، أما بعد فما قال العلماء فی تکفیر میرزا القادیانی فهو صحیح وکفره ثابت لمخالفته لما یخالف الکتاب والسنة، وقوله انا مثیل المسیح وعیسی ابن مریم مات فدعواه باطل وهو دجال کذاب خارج عن الاسلام لقوله صلی الله علیه وسلم سیکون فی امتی کذابون کلهم یزعم انه نبی الله وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

"علماء نے جو کچھ تکفیر قادیانی کے باب میں کہا ہے وہ صحیح ہے اور اس کا کفر ثابت اور اس

کے عقائد کتاب وسنت کے مخالف ہیں۔ اس کا یہ کہنا کہ میں مسیح عیسیٰ علیہ السلام
بن مریم کا مثیل ہوں ایک باطل دعویٰ ہے اور وہ دجال وکذاب ہے۔ اسلام سے
خارج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میری امت میں کذاب پیدا
ہوں گے جو دعوائے نبوت کریں گے اور میں نبیوں کا خاتم ہوں۔"

العبد تاج دین گجرانی پنجابی

ما قال العلماء المحققون فی الکادیانی حق وصواب۔

"جو علمائے محققین نے کادیانی کے حق میں کہا ہے وہ حق ہے۔

نادا گسین قاضی محمد اسد الدین عفی عنہ

میں نے یہ فتویٰ اول سے آخر تک بنظر غور دیکھا، اور اس سے پہلے اس شخص کے رسائل
فتح اسلام اور توضیح مرام اور ازالہ اوہام وغیرہ بھی دیکھے۔ اور اس کے بعض مریدوں، نیم ملا
خطرہ ایمان سے مباحثہ کا بھی اتفاق پڑا اور خود مرزا سے بھی امامت کے بارہ میں بالمشافہ ایک
سوال کیا تھا جس کے جواب میں وہ مبہوت رہ گیا تھا۔ غرض میں ان کے مذہب اتباع ہوا سے
پورا واقف ہوں۔ حضرت مجیب نے ان کے حق میں جو کچھ فرمایا ہے وہ سب صحیح اور بجا ہے
بلکہ یہ گمراہ فرقہ اس سے بھی زیادہ کے مستحق ہیں۔ ارحم الراحمین ان کو توبہ نصیب کرے اور اپنی
مخلوق کو ان کے شر سے بچائے اور ان کا رد کرنے والوں کی مدد کرے۔

ہدایت اللہ امام مسجد محدث صدر دہلی

ان هذه العقائد الاخيرة التي ذكرت في رسائل الكادياني باطلة زائغة
مضلة فانها مخالفة للكتاب والسنة واجماع الامة ومعارضة للاحاديث والاسناد
الصحيحة واقوال المرضية ومباينة لاهل السنة والجماعة وموافقة لاهل البدعة
والهوى واهل الكتاب من اليهود والنصارى وهى الالحاد والزندقة والهنود اعلا

یا للعجب ان قائلها منکر خوارق الملائکة والانبیاء والاولیاء وهو یدعی هو من
... صدیق ... علمه وجهه عن علمهم وفهمهم وهذا اضلال صریح و
... للمرتبة ... عنها ... علیه ... عن نا منها
اجمعنا من المهدیین ... حفظنا من مکر ... آمین ثم آمین وحسبنا یا ارحم الراحمین

"قادیانی کے یہ تحریری عقائد جو اس کے رسائل میں مذکور ہیں باطل ہیں کتاب سنت
اجماع امت کے خلاف ہیں۔ احادیث و آثار صحیحہ کے معارض۔ قول پسندیدہ
اہلسنت سے مباین، اہل بدعت یہود نصاریٰ ملحدوں جیسے مرتدوں ہندوؤں
مشرکوں کے موافق ہیں۔ تعجب ہے کہ قادیانی ملائکہ و انبیاء و اولیاء کی خوارق کا
منکر ہے اور خود ان امور کا مدعی، اور اپنے علم و فہم کو ان کے علم و فہم سے بہتر سمجھتا
ہے۔ یہ صریح گمراہی و ضلال ہے۔ خداوند اس کو توبہ نصیب کر یا ہلاک کر۔"

حررہ عبد الہادی اعاذہ اللہ من الاعادی شاہ پوری ثم صدیقی

علمائے جہلم و قرب و جوار آں

بندہ کو بسبب استماع اخبارات و حالات حسنہ مرزا قادیانی کے جو عند العوام واصل
ہوتی تھی حسن ظن بلیغ تھا اور اس کو زمرہ صالحین میں شمار کرتا تھا اور اب تک اس کی تصنیفات
دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ چونکہ یہ فتویٰ دیکھا اور مرزا کے معتقدات سے اطلاع ہوئی تو حسن ظن
مرتفع ہوا۔

مرزا اگر فی الواقع معتقد محررہ فتویٰ کا معتقد ہے تو بلاشک وہ ارتداد و الحاد میں داخل
اور مستحق وعید و لا تصل علی احد منہم مات ابدا و لا تقم علی قبرہ کا ہے۔
واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم۔

العبد احمد الدین چکوالی ملازم جناب تحصیلدار صاحب پنڈ دادن خان ضلع جہلم
حال وارد جہلم

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔ اس کا رقم شدہ
ہکذا فجمیع ما حررہ العلماء فی حقہ صحیح
"مرزا قادیانی کا یہی اعتقاد ہے تو جو کچھ علماء نے ان کے حق میں لکھا ہے صحیح ہے۔"
ابوعبداللہ نصیر حسن حمزہ ہزاروی

الحمد للہ الرحمٰن الرحیم والصلوٰۃ علی نبیہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ
اجمعین الی یوم الدین۔ اما بعد بندہ بہ نظر ملاقات سے مدت تک مرزا کی کمال دیانتداری
اور اعلیٰ درجے کی پرہیزگاری اور داعی الی اللہ ہونے کا بہ نیت جاں نثاری میں تہ دل سے
معتقد تھا اور اس کو زمرۂ غمخواران خلق اللہ سے سمجھتا تھا اور چند امور ایسی باتیں سن کر کہتا تھا
کہ سبحانک ہذا بہتان عظیم لیکن چونکہ مدت سے مشہور ہو رہا ہے کہ وہ بذریعہ تحریرات
مطبوعہ مشتہرہ کے ایسی باتوں کا معتقد و مدعی ہے جو مولوی ابوسعید محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنہ
بٹالوی صاحب کے سوال میں بحوالہ تحریرات مذکور و مندرج ہیں۔ اور وہ تحریرات آج تک مجھ کو
باوجود سعی و جستجو کے میسر نہیں ہوئیں تاکہ میں ان کے مطالعہ سے حسب معتقد اپنی کے وجاہت
وکذب بیت و اسلام کے رو سے خارج ہونے یا حقانیت و ربانیت و صداقت و اشاعت
اسلام مرزا کی ایسی یقینی اور قطعی سند حاصل کرتا اور جو سنت پر لکھ کر اس کو عالم الغیب والشہادۃ
کی حضور میں پیش کر سکتا۔ اور قرآن مجید جناب کا بھی بے تحقیق لکھنے اور کہنے اور کرنے سے شدت
سے منع کرتا ہے کہ ولا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک
کان عنہ مسئولا اور الیوم نختم علی الخ اور نبی الرحمت نے فرمایا ہے کہ انا احکم
بالظاہر اور غائب پر حکم لگانے سے روکا ہے اور سوال میں بھی بحوالہ تحریرات
مرزائی مسطور ہے کہ وہ ایسی باتوں کا معتقد و مدعی ہے۔ لہٰذا مشتبہ بلکہ "مقید" لکھا جاتا ہے
کہ اگر مرزا ایسے اعتقادات کا معتقد و مدعی ہے جو سوال میں درج ہے تو بے شک وہ انھیں
فتوؤں کا مستوجب و مستحق ہے جو علمائے ربانیین نے اس کے حق میں لگائے ہیں اور معاذ باللہ
کہ کسی کے حق میں تقلیداً اور سمعاً کوئی فتویٰ دوں اور لکھوں۔ اعوذ باللہ من شرور نفسی

ومن سيئات اعمالنا اللهم آت نفسي تقواها وزكها انت خير من زكاها انت وليها يا ارحم الراحمين ۔

العبد[1] برهان الدين جهلمی

اگر عقائد مرزا کے اسی طرح پر ہیں جو اس میں تحریر ہیں تو جواب یہی ہے جو فتوے میں تحریر ہے۔

فیض احمد جہلمی

هذا الجواب صحيح وما قال مرزا باطل عند اهل السنة والجماعة ۔

"یہ جواب صحیح ہے اور جو مرزا نے کہا ہے وہ اہل سنت کے نزدیک باطل ہے۔

احقر العباد فقیر محمد ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم

یہ عقیدہ مخالف عقیدہ اہل سنت وجماعت کے ہے۔

عبد الاحد سلطان محمود عفی عنہ جہلمی

علمائے گجرات وحوالی آں

جو عقائد معہ دلائل مرزا قادیانی کے اس فتوے میں درج ہیں وہ تمام اہل حق کے خلاف ہیں۔ اہل حق تو یہ کہتے ہیں۔ النصوص[2] تُحمَل على ظواهرها والعدول عنها الى معان يدعيها

---

[1] مولوی برہان الدین صاحب کی نسبت گجرات و پشاور کے مرزائی جماعتوں نے یہ مشہور کر دیا تھا کہ انھوں نے اپنی شہادت سے جو اس فتوے پر لکھی ہے رجوع کر لیا ہے۔ جو بات مولوی برہان الدین صاحب کو پہنچی تو انھوں نے بذریعہ خاص مراسلت ہم کو اس سے اطلاع دی اور یہ بھی لکھا کہ میں اب تک اس اپنی شہادت پر قائم ہوں۔ مرزائی عیسائی اس پر لڑیں گے تو ہم مولوی صاحب کا خط چھاپ دیں گے۔

[2] اس عبارت کا ترجمہ فتوے میں بصفحہ ۲۰ گزر چکا ہے۔

اهل الباطل انتهى. قال الله تعالىٰ[1] ان الذين يلحدون فی اٰیٰتنا لا یخفون علینا۔

عبد الرحمٰن حنفی ساکن موضع دیوہ ضلع گجرات

من كان اعتقاده مخالفاً للسنة والجماعة فهو مبتدع متبع غير سبيل المؤمنين اعاذنا الله واخواننا المسلمين من اباطيله وخرافاته ومعتقداته الباطلة۔

”جس شخص کا عقیدہ اہل سنت جماعت کے مخالف ہے وہ بدعتی ہے مومنوں کی راہ کے سوا اور راہ چلنے والا۔ خدا اس کے جھوٹے عقائد سے مسلمانوں کو بچائے۔“

العبد فضل احمد گجراتی

عقائد مرزا غلام احمد القادیانی من الاعتزال والفلسفة والذین یسمّون باهل السنة والجماعة هم بریئون [illegible] [illegible] کل حرف [illegible] فی [illegible] من غیر زیادة ولا نقص۔

”قادیانی کے عقائد معتزلہ و فلسفہ کے عقائد ہیں۔ جو لوگ اہل سنت کہلاتے ہیں وہ ان عقائد سے کوسوں دور ہیں مذہب ہی مانتے ہیں جس میں نہ کمی ہے نہ زیادتی۔“

ابوالفضل محمد حسن حسنی [illegible] ضلع جہلم

سیالکوٹ

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى وعلى آله اهل التقى اما بعد

اس عاجز کو سیدنا مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی تحریر سے اس سوال کے جواب میں کلی اتفاق ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

ابو عبد اللہ عبید اللہ معروف بمولوی غلام حسن

---

[1] اس آیت کا ترجمہ صفحہ   میں ہے۔

وزیرآباد

الحمد لاهله والصلوة على اهلها. اما بعد فقد طالعت مرة بعد اخرى كتب القادياني ورسائله فوجدتها مملوة بالكفر والالحاد والكذب على الله ورسوله والطعن على اهل الحق وسب المسلمين مرة بعد اخرى. طريقته طريقة اهل الالحاد والفساد. ومذهبه مذهب اهل الزيغ والعناد. هو دجال من الدجاجلة الذين اخبر عنهم المخبر الصادق ومتبع غير سبيل المؤمنين ومصداق بدلائل الحديث وخادع للمسلمين. من طالع كتبه ووزنها بالكتاب والسنة فلا يخفى عليه ما قلت فهدانا الله وجميع المسلمين من عقيدته الباطلة وعقيدته الكاسدة وهدانا الى طريق الصواب الذي اختاره لعباده الذين هم من الفضل وذو الالباب.

"بعد حمد و صلوٰۃ. میں نے کادیانی کی کتابوں کا بارہا مطالعہ کیا تو ان کو کفر و الحاد سے اور خدا و رسول پر افترا سے پُر پایا۔ وہ کہیں کسی امر کو تسلیم کرتا ہے کبھی اس سے انکاری ہوتا ہے۔

اس کا طریق اہل الحاد و فساد کا طریق ہے اور اس کا مذہب کج اور عناد والوں کا مذہب ہے۔ وہ ان دجالوں میں سے ہے جن کے آنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے۔ ایک دجال ہے اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر اور راہ چلنے والا اور حدیث کے دلائل سے تمسک کرنے والا۔ مسلمانوں کو دھوکا دینے والا۔ جو شخص اس کی کتابوں کو دیکھ کر قرآن و حدیث سے ان کا مقابلہ کرے گا اس پر ہمارا یہ بیان مخفی نہ رہے گا۔ خدا مسلمانوں کو اس کے عقیدہ باطلہ سے بچائے اور طریق صواب پر چلنے کی ہدایت کرے۔"

حافظ عبد المنان

احمد لله یا من له الحمد والصلی علی من علیه الصلوٰۃ اما بعد فقد نظرت فی

ورسائل القادیانی بنظر الانصاف وحسب معالانه وجدتها داعیة الى الاعتساف بعد رحیل تبیع قبح الله وجهه وجوه ... باء ما دام على هذا المنهاج، وتاب الله علیه وعلى اتباعه ان رجع عن هذا الاعوجاج۔

"بعد حمد وصلوٰۃ میں نے قادیانی کے رسائل کو خود سے دیکھا اور اس کے مقدرت کو سنا قرآن کو بے نشانی اور بدتی کی طرف دعوت پایا۔ خدا اس کو اور اس کے اتباع کو جب تک وہ اس طریق پر ہیں منزا کرے اور ان کو توبہ کی توفیق دے۔"

العبد المسکین فقیر جلال الدین

فقد طالعت هذا السؤال والجواب بالتأمل فالجواب وجدته حقاً قویماً وحکماً صحیحاً ولا شك ان القادیانی ضال مضل مفتر على الله ورسوله ومبتدع فی الاسلام ... ومطلب بذلك عرض الدنیا به مسود وجهه بفعل القبیح صب علیه سوط العذاب ویهدیه الى سبیل اهل الابصار واولی الالباب۔

میں نے اس سوال وجواب کو تامل سے دیکھا تو اس جواب کو حق وقوی اور حکم صحیح پایا۔ اس میں شک نہیں کہ قادیانی گمراہ ہے۔ لوگوں کو گمراہ کرنے والا۔ خدا ورسول پر افترا کرنے والا اسلام میں مکر کافروں کا طریق چاہنے والا اور اس ذریعے سے دنیا کمانے والا۔ اس کا منہ کالا ہو اور اس پر عذاب نازل ہو یا ہدایت نصیب ہو۔

حررہ محمد عبد القادر سنافوری

الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلاة والسلام على امام من به اهتدى اتقى۔ اما بعد فقد نظرت فی السؤال والجواب وقد عرفت فیه فوجدته مطابقا للحق وموافقاً للغرض الصحیح الذی ارشدنا الیه الله ورسوله فصاحب هذه الهفوات التی مندرجة

فی السماء زندیق شریر مخرب لملۃ الاسلام۔ حفظ اللہ جمیع المسلمین عن [illegible] شرہ

"میں نے سوال وجواب کو دیکھا۔ جواب کو حق پایا ان باتوں کا جو سوال میں مذکور ہیں، قائل بیشک مرتد ہے۔ اسلام کا مخالف"

العبد محمد محی الدین نظام آبادی

قولی فی القادیانی کقول شیخی حافظ عبد المنان فی حقہ۔

"قادیانی کے حق میں وہی میرا قول ہے جو میرے شیخ حافظ محمد عبد المنان صاحب کا قول ہے"

المسکین محمد شاکر دین سوہدروی

بحکم نصوص شرعیہ مضامین تالیفات مرزا کی ضلالت سے مبرہن ہے۔ خصوصاً اس کا ادعاء نبوت جس صورت میں کہ مرزا لفظ محدث سے نبی ہے۔ چنانچہ سوال کا ذکر ہے۔ تو مکا لفظ نبی سے کیا فائدہ اور استدلال منع اطلاق محدث بحدیث عند کان یکون فیما قبلکم من الامم محدثون فان یک فی امتی احد فانہ عمر متحقق نہیں ہے۔ قاعدہ مقررہ اصول عدم شرط مستلزم عدم مشروط نفی محدثیت بجز نظر اہل لسان صحیح ہے۔ پھر جو اعتراض نزول عیسیٰ بن مریم نبی اللہ بنی اسرائیل پر ویحصر نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام واصحابہ حتی یکون راس الثور لاحدہم خیرا من مائۃ دینار لاحدکم الیوم فیرغب نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ فیرسل اللہ [illegible] عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس بینی وبینہ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) نبی وانہ نازل [illegible] وارد ہے ہم کی اعتراض بلحاظ نبوت مرزا کی واقعیت پر وارد ہے۔ کس طور وہ ایک جہت سے نبی ہی ہو سکتا ہے اور ایک جہت سے امتی۔ پس جو جواب دفع اس اعتراض میں مرزائی رکھتے ہیں وہ جواب معتقد نزول عیسیٰ بن مریم نبی اللہ بنی اسرائیل کی طرف سے سمجھ لیویں۔

عائذ باللہ عبد اللہ پسروری　عبد العظیم پسروری　عبد الکریم پسروری

ما قولہم در کفر مرزا غلام احمد قادیانی۔ الجواب جس کو شریعت محمدی کافر قرار دے ہمارے نزدیک بھی کافر ہے جو ایک رکن اسلام سے انکار کرے اس کے کفر میں کیا شک۔

حافظ محمد گوہر شو کھمروی

علمائے کپورتھلہ وغیرہ

حامداً و مصلیاً۔ گزارش ہے کہ حضرت نا کو قادیانی صاحب کی نسبت ان کے ابتدائی مرحلہ میں بہت کچھ حسن ظن تھا۔ پھر چند وجوہ ذیل سے زائل ہوا۔

۱۔ فتح و توضیح وغیرہ کے مطالعہ کے بعد ان میں بہت سے مضمون کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور طریق سلف صالحہ کے خلاف دیکھنے میں آئے اور کہیں نصوص قرآنیہ اور سنیہ سے استشہاد بھی کیا تو بطور تاویل باطل جو سراسر مخالف فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت کے بالکل خلاف۔

۲۔ قادیانی صاحب کے کشف حال کی بابت شیخنا و مرشدنا شیخ الاسلام مفتی شریعت ہادی طریقت حضرت مولانا شاہ رشید احمد صاحب گنگوہی مد اللہ فیوضہم کی جناب میں درخواست کی کہ باطنی طور پر ملاحظہ فرما کر ارشاد فرماویں۔ حضرت مرشدنا نے اپنا مکاشفہ تحریر فرمایا کہ اس کا حال مثل مختار ثقفی کا سا بتا دیا گیا ہے۔

۳۔ عاجز نے دو دفعہ استخارہ کیا۔ پہلی دفعہ قادیانی صاحب کی مسجد کو ایسی صورت پر دیکھا کہ اس کا منہ شمال کی طرف اور پشت جنوب کی طرف ہے جس میں نماز پڑھنے سے جنوب کی سمت سجدہ ہوتا ہے۔ دوسری دفعہ قادیانی صاحب بذات خود ایسی صورت میں دکھائی دیئے کہ مرد قامت گندم گون وجیہہ اور سفید پوش ہیں لیکن ہوئے بروت حد مسنونہ سے بہت بڑھے ہوئے

۱؎ یہ وہ شخص ہے جس نے سیالکوٹ میں بمقام حسام الدین اور برو مولوی محمد احسن امروہی بیعت مرزا کی کی تھی اب اپنی بیعت سے انکاری ہو کر مستعفی ہے۔ ۲؎ مختار کا حال صفحہ میں فتوی کے گزرا۔

گویا کسی سکھ کی مونچھیں ہیں۔

میرے ایک دوست میاں گلاب خان افغان ساکن کپور تھلہ حال وارد سلطان پور نے بھی استخارہ کیا تو خواب میں ایک ناپاک اور موذی جانور دکھائی دیا جس کا نام لینا میں تہذیب کے خلاف سمجھتا ہوں۔

۴۔ علمائے ظاہر کے علاوہ اہل کشف و شہود بھی ان کے مذہب اور خیالات کے سخت مخالف ہیں اور فرماتے ہیں من لا شیخ لہ فشیخہ شیطان کے موافق بے شیخ طریقت پر چلنے سے شیطان کے تابع ہو گئے ہیں اور اس کے وساوس کو الہامات سمجھتے ہیں۔ عیاذاً باللہ۔ چونکہ ان کی باتیں ایسی ہیں کہ ہم نے اور ہمارے بزرگوں نے کبھی نہیں سنیں اس لیے بلاشبہ حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم (رواہ مسلم) کے مصداق ہیں۔ سرورق ازالہ پر مرسل یزدانی و ماموررحمانی پر لطیفہ یا حسرة علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون۔ ازالہ کے صفحہ ۶۷۳ میں آیہ مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد سے اپنا مبشر بہ ہونا۔ اور رسالہ الحق مباحثہ لودھیانہ کے صفحہ ا نوٹ ایڈیٹر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھ اور فتح اسلام کی یہ عبارت کہ جو مجھے نہیں مانتا وہ اسے نہیں مانتا جس نے مجھے بھیجا۔ یہ ایسی باتیں ہیں جن سے قادیانی صاحب کا مدعی نبوت اور رسالت ہونا صاف ظاہر ہے۔ اس لیے وہ حدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلاثین کلہم یزعم انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ کے موافق ان تیس میں سے ایک ہے۔

اور صفحہ ۱۰۔۱۹ توضیح میں محدث ہونے کے پیرایہ میں اپنا نبی ہونا صاف بتلا دیا ہے۔ ایک جگہ یہ بھی لکھ دیا ہے ان النبی محدث والمحدث نبی اس لیے حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلہم یزعم انہ نبی و

---

[21] ان احادیث کا ترجمہ نمبر   کے صفحہ   میں گزرا۔

وما انا تمامسعیین لا سوی ھدی کے حصہ دار ہیں۔

مجھے ان کی حالت پر سخت افسوس ہے اللہ تعالیٰ ان کو توبہ کی توفیق بخشے اور اپنی صراط مستقیم پر لاوے۔ اور اہل اسلام کو شر فتنہ سے بچاوے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ آمین۔

احقر العباد سید محمد اشرف علی سلطانپوری

مرزا قادیانی کی بعض تصانیف خاکسار کی نظر سے گزریں۔ واقعی بعض عقائد مرزا مذکور کے خلاف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے ہیں۔ لاریب ایسے عقائد والا شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ گزشتہ سال میں میں بیت اللہ شریف کو گیا تھا۔ وہاں پر میں نے بعض عقائد مرزا مذکور کے بیان کیے۔ علمائے مکہ و مدینہ نے یہی فرمایا کہ ایسا شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ حدیث عن عمر ابن الخطاب قال سیاتی ناس بعد و ینکم بشبھات القرآن فخذوھم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ۔

امام الدین کیمبل پوری

من اعتقد موافق القادیانی فھو مردود لان عقیدۃ القادیانی المستنبط من تصانیفہ خلاف القرآن والحدیث واجماع الصحابۃ والتابعین والمجتھدین وعلماء اھل الحق من انکار نبوۃ المسیح و ختم النبیین بل نقدھم من تصانیفہ انکار المعجزات المصرحۃ فی کتاب اللہ المجید واللہ یھدی من یشاء الی سبیل الرشاد۔

جو شخص کادیانی کے موافق اعتقاد رکھتا ہے وہ مردود ہے۔ کیونکہ کادیانی کا اعتقاد جو اس کی تصنیف سے ثابت ہے قرآن و احادیث و اجماع صحابہ و تابعین و مجتہدین

لہ حضرت عمرؓ سے حدیث ہے کہ لوگ تمہارے پاس قرآن کے مشتبہ اور ذی الوجوہ باتیں پیش کریں گے ان کو احادیث سے پکڑو۔ حدیث والے قرآن کو خوب جانتے ہیں۔

وغیرہ علمائے اہلِ حق کے مخالف ہے۔ اس کی تصانیف میں معجزات مذکورہ قرآن کا صاف انکار پایا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ جسے چاہے ہدایت کرے۔"

عبد القادر بیگو وال ریاست کپور تھلہ

المجیب مصیب "مجیب نے ٹھیک کہا ہے۔"

غلام محمد مدرس مدرسہ فارسی کالج رندھیر کپور تھلہ

علمائے دیوبند سہارن پور وغیرہ

حامداً و مصلیاً۔ عقائد مندرجہ سوال مخالف کتاب اللہ و معارض سنت رسول اللہ و مناقض اجماع امت ہیں۔ اور تاویلات مذکورہ از قبیل تحریفات و تکذیبات ہیں۔ اگر اس قسم کی بیہودہ اور لغو تاویلوں کا باب کھول دیا جائے تو اسلام کا کوئی مسئلہ اعتقادی یا عملی ثابت نہ ہو اور تمام دین درہم برہم ہو جائے۔ اور محدثیت اور مہدیت محض تزئین نفس اور تسویل شیطان ہے۔ مخترع ان عقائد کا ضال و مضل بلکہ دجاجلہ کا راس رئیس ہے اور اس کی تبع اس کے متبع۔ حق تعالیٰ اپنے دین کی ایسے بے دینوں سے حفظ و حمایت فرمائے اور ان کو رجوع کی توفیق دے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

حررہ خلیل احمد مدرس دوم مدرسہ عربی دیوبند

حامداً للہ العلی الاعلیٰ ومصلیاً ومسلماً علی رسولہ سیدنا محمد سید الوریٰ وآلہ وصحابہ نجوم الہدیٰ من اقتدیٰ بہم اہتدیٰ ومن اخطأ طریقہم غویٰ وردیٰ وبعد فان ھذہ العقیدۃ انکار بانی واتباعہ المعاد بلا مریۃ وابطال للشریعۃ الحنیفیۃ البیضاء لیس لہ فیہ شاہد من الکتاب وسنۃ النبی المستطاب واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ احکم۔

"بعد حمد و صلوٰۃ۔ کادیانی اور اس کے پیرو جو اعتقاد رکھتے ہیں۔ وہ بلاشک الحاد ہے

اور شریعت کا ابطال ہے۔ اس اعتقاد پر کتاب و سنت کی شہادت پائی نہیں جاتی۔

کتبہ عزیز الرحمن دیوبندی

الامور المنسوبة الى المرزا هذه، انا لله و ياه لا شك انها مباينة بنصوص الكتاب مردودة باجماع المسلمين وجملة هذه الاقوال معتزلة عن الطريق المستقيم اى عن حال لا يعتنى عليها الا جاهل غوى ولا يعتقد بها الا ضال شقى والله سبحانه ولى الرشاد واعلم بحال العباد۔

جن مسائل کو کادیانی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے ان کو بلا شک نصوص قرآن و حدیث بیشک رد کرتی ہیں اور وہ باجماع مسلمین مردود ہیں۔ راہ راست سے ایسے برگشتہ ہیں کہ کوئی شخص بجز جاہل اور گمراہ کے ان پر جرأت نہیں کر سکتا اور ان کا معتقد نہیں ہو سکتا۔

العبد محمود دیوبندی معروف مولوی محمود حسن صاحب

یہ جواب صحیح ہے۔ مرزا غلام احمد کادیانی بوجہ ان روایات فاسدہ اور ہفوات باطلہ کے منجملہ دجالین کذابین خارج از طریقہ اہل سنت و داخل زمرہ اہل اہوا ہے اور اس کے اتباع بھی شامل اس کے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

العبد رشید احمد گنگوہی

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وبعد فاقول وانى على بينة من ربي ان من كانت اعتقاداته كما ذكرت فى السوال فهو من اهل الاهواء والضلال، وليس هو من ابن مريم عليهما السلام فى شئ ولكنه مثيل للمسيح الدجال وهل يجترئ رجل فى قلبه مثقال ذرة من ايمان على ان يضع الاحاديث عن مرشده لتقييد ويرفع اقاويله الباطلة الى ان يتكرر بسببه الاحاديث ويأول القرآن۔ اين هو من قوله تبارك وتعالى ويكلم الناس فى المهد وكهلا فقد تكلم عيسى ابن مريم عليهما السلام

فی المھد ومتی تکلم کھلا. فکیف یرتاب فی کلامہ ونزولہ من یؤمن بما انزل اللہ علی رسولہ. ومالعجب. کیف یجوز مثل ھذہ الکنایات والاستعارات الباطلۃ فی الاحادیث والآیات. وھلا جعل اباطیلہ الملھمۃ من الاستعارات. ونجانا من مثل ھذہ المعتریات وآمن بما انزل اللہ من البینات. ھدانا اللہ الصراط السوی ووقانا شر من کل غبی وغوی۔

"حمد وصلوٰۃ کے بعد جس شخص کے اعتقاد ایسے ہوں جو سوال میں ہیں وہ اہل سنت سے خارج ہے۔ ابن مریم سے اس کا کوئی تعلق نہیں وہ تو مسیح دجال کا مثیل ونظیر ہے۔ جس کے دل میں ذرا بھی ایمان ہے اس سے کبھی جرأت نہیں ہو سکتی کہ حدیث کو تفسیر قرآن ہونے کے مرتبہ سے نیچے گرائے اور اپنی تاویل باطلہ کو اس قدر اونچا کرے کہ ان اقوال کے سبب احادیث کا انکار کیے اور قرآن کی تاویل کرے۔ وہ اس قول خداوندی کے ملاحظہ سے کہاں چلا گیا جس میں ارشاد ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سن کہولت میں کلام کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے زمین میں رہ کر کہولت میں کب کلام کیا ہے۔ پھر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے میں کیوں شک کرتا ہے۔ وہ آئیں تب ہی تو سن کہولت میں کلام کریں گے۔ تعجب ہے کہ وہ آیات واحادیث میں استعارات باطلہ تجویز کرتا ہے۔ اپنے باطل الہامات میں ایسے استعارہ تجویز کیوں نہیں کرتا۔ تاکہ اس کو ان مفتریات سے نجات ہو۔ اور آیات بینات خدا پر ایمان حاصل ہو۔"

حررہٗ عبدالرحمن عفی عنہ

ما افادہ المجیب النجیب اعنی مولانا المولوی عبدالرحمن فھو حق لاریب فیہ

"جو مولوی عبدالرحمان صاحب نے فرمایا ہے حق ہے۔"

العبد محمود حسن عفی عنہ

ما افادہ مولانا مولوی محمد عبدالرحمن فھو حق لا یرتاب فیہ۔

"مولوی عبدالرحمان صاحب نے جو فرمایا ہے وہ حق ہے اس میں شک نہیں۔"

حررہٗ محمد حسن عفی عنہ

بے شک یہ عقائد کفر کے ہیں اور معتقد ان کا کافر ہے۔

احقر بشیر احمد

قد اصاب من اجاب۔ مصیب ہے جس نے جواب دیا۔

حررہ محمد جان عفی عنہ

مرزا قادیانی کے عقائد شریعت نبوی سے بالکل برخلاف ہیں اور اکثر عقائد انھوں نے اپنے تراش وخراش سے ایجاد کیے ہیں جو نہ کسی دین منزل کے موافق اور نہ کسی ضابطہ عقل کے تحت میں داخل ہیں۔ اور بعض عقائد ان کے یونانی جاہلوں کے قواعد و اصول پر مبنی ہیں۔ جو عوام الناس کو اس سے احتراز کرنا واجب اور ضروریات دین سے ہے۔ چنانچہ عالمگیریہ میں مسطور ہے۔ ومن العلوم المذمومۃ علوم الفلاسفۃ فانہ لا یجوز قرأتہ لمن لم یکن متبحرا فی العلم وسائر الحجج علیہم حل شبہاتہم والخروج عن اشکالاتہم[1] ونیز مرزا قادیانی اس آیت کریمہ کے مصداق میں داخل ہے۔ مثلھم کمثل الذی استوقد نارا فلما اضاءت ما حولہ ذھب اللہ بنورھم وترکھم فی ظلمٰت لا یبصرون۔[2]

نگفتہ محمد گل بے معیر

ھذا ھو الحق والحق حقیق بالاتباع۔ یہی حق ہے اور حق ۔۔ اتباع کے لائق ہے

العبد مسکین محمد اسمٰعیل بیگ

---

[1] برے علوم سے فلاسفہ کے علوم ہیں۔ جو شخص علوم دین سے اور ان دلائل سے جو فلاسفہ کے مقابلہ میں قائم کی گئی ہیں خوب واقف نہ ہو اور ان کے شبہ دور نہ کر سکے اس کو فلسفہ پڑھنا حلال نہیں۔

[2] ان کی ایسی مثال ہے جیسے کسی نے آگ جلائی۔ پھر جب اس نے اس کے گرد روشنی کی تو خدا ان کا نور لے گیا اور ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ وہ نہیں دیکھتے۔

مرزا قادیانی تفسیر بالرائے کرنے والا من جملہ ان دجالوں کا ذیں کے ہے کہ جن کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی ہے۔

محمد حسن مرادآبادی

مرزا غلام احمد کے بہت سے اقوال عقائد اسلام کے خلاف ہیں۔ مثلاً وہ آخر زمانہ میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نزول کے منکر ہیں۔ حالانکہ یہ مضمون احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور ان میں مجاز اور استعارے کی کوئی ضرورت نہیں اور بلا ضرورت مجاز ماننا ضلالت کا دروازہ کھولنا ہے۔ علاوہ اس کے بعض روایتیں ایسی بھی ہیں جو استعارے کو رد کرتی ہیں۔ علاوہ اس کے انھوں نے ازالہ اوہام میں ایسی تقریر کی ہے جس سے متبادر یہی ہے کہ وہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے معجزات کے منکر ہیں۔ چنانچہ ازالہ اوہام کے حصہ اول میں صفحہ ۳۰۶ کی عبارت اس کی شاہد ہے۔ قرآن میں جو مذکور ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے یہ کہا تھا کہ میں مٹی کے جانور بناتا ہوں اور ان میں پھونکتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے اڑنے لگتے ہیں۔

اس کی تاویل مرزا غلام احمد نے یہ کی کہ حضرت عیسٰی نے اپنے باپ یوسف نجار کے ساتھ مدت تک نجاری کا کام کیا تھا اور وہ کچھ ایسی کلیں سیکھ گئے تھے جن کے ذریعہ سے جانور اڑتے تھے جیسے آج کل کے صناع انگریز بنا لیتے ہیں اور حضرت عیسٰی جو مردہ کو زندہ کرتے تھے۔ وہ مسمریزم کا عمل تھا جو آج کل انگریزوں میں بھی ہے۔ ان اقوال میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کے معجزوں کا بھی انکار ہوا اور یوسف نجار کو حضرت عیسٰی علیہ السلام کا باپ بھی بنا دیا۔

اس قسم کے اقوال ان کتابوں میں بہت سے ہیں جو درحقیقت بدعت ہیں۔ بعض کفر کے مرتبہ تک بھی پہنچے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

راقم محمد احتشام الدین مرادآبادی

علمائے ضلع پٹنہ عظیم آباد

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ وبعد فیقول العبد الفقیر

ابو الطيب محمد المدعو بشمس الحق عظيم آبادي عفا الله عنه سيآته وتجاوز عنه
اني تشرفت بمطالعة هذه الرسالة التي حررها شيخ الاسلام والمسلمين المحدث
المفسر الفقيه مسند الوقت شيخنا العلامة السيد محمد نذير حسين الدهلوي ادام الله
تعالى بركاته علينا وجعله الله ممن يؤتى اجره مرتين في رد هفوات القادياني الكاذب
المفتري الضال المضل فوجدتها مطابقة للحق وماذا بعد الحق الا الضلال ولا ريب
ان القادياني سلك مسلك الالحاد وحرف الكلم عن معانيه الظاهرة عن مواضعه ونفوه
بما تقشعر منه الجلود وبما لم يجترئ به الا غير اهل الاسلام اعاذنا الله تعالى والمسلمين
من شروره وفتنته ونفخه ورضي الله تعالى عن شيخنا العلامة حيث ذب عن الاسلام
والمسلمين ثم جزى الله الفاضلين الكاملين مولانا ابا سعيد محمد حسين البطالوي.
ومولانا محمد بشير السهسواني كيف قابلا هذا المفتري الكذاب واظهر
الحق واسكت القادياني في دعوى ودعوى فلم يستطع ان يقوم لهما بجواب بل فر مثل فرار
حمر وحش فليحذر الذين يخالفون عن امره ان تصيبهم فتنة او يصيبهم عذاب
اليم والله اعلم.

"بعد حمد و صلوٰۃ۔ ابو طیب شمس الحق کہتا ہے کہ مجھے اس رسالہ فتویٰ کے مطالعہ کا شرف
حاصل ہوا۔ جس کو جناب شیخ و شیخ الاسلام والمسلمین مولانا سید نذیر حسین صاحب
دام فیوضہ نے تحریر کیا ہے۔ اس کو میں نے حق کے مطابق پایا۔ پھر حق کے سوا بجز گمراہی
کیا متصور ہے۔ اس میں شک نہیں کہ کادیانی نے مذہب الحاد اختیار کیا ہے اور نصوص
کتاب و سنت کو اپنی جگہ سے پھیرا ہے اور وہ باتیں لولا ہے جن پر کوئی مسلمان بجز
اقوام غیر جرأت نہیں کر سکتا۔ خدا اس کے شر اور وساوس اور جادو سے مسلمانوں کو
بچاوے۔ اور خداوند تعالیٰ ہمارے شیخ سے راضی ہو جنھوں نے اسلام سے حملہ مخالفین
کی مدافعت کی۔ اور اس کی مدد کی۔ پھر خدا تعالیٰ مولوی ابو سعید اور مولوی محمد بشیر صاحب
کو جزائے خیر دے کہ انھوں نے اس مفتری کذاب سے مقابلہ کیا اور حق کو ظاہر
اور اس کو لاجواب کر دیا۔ اس کو جواب کی طاقت نہیں ہوئی۔ تو ان کے مقابلہ سے

جنگلی گدھوں کی طرح بھاگ ہی گیا۔

العبد ابو الطیب محمد شمس الحق

الحمد للہ فقد خاب وخسر من افترىٰ على اللہ کذباً و بہتاناً و القلب ساطعاً ذٰلک بان اللہ مولى الذین اٰمنوا و ان الکافرین لا مولى لہم۔

"جس نے خدا پر افترا کیا وہ ٹوٹے میں پڑا اور ذلیل ہو کر پھرا۔ یہ اس لیے کہ خدا مومنوں کا مولیٰ و مددگار ہے اور کافروں کا کوئی مولیٰ نہیں"

حررہ فدا حسین العظیم آبادی

ما اجاب بہ السید العلامۃ المحدث الدہلوی ھو احق بالقبول۔

"جو جواب علامہ سید محدث دہلوی نے دیا ہے۔ وہ لائق قبول ہے۔"

حررہ محمد اشرف علی عظیم آبادی

الجواب صحیح "جواب صحیح ہے"

محمد عبد اللطیف

الجواب صحیح والرای نجیح۔ جواب صحیح ہے اور رائے موجب رستگاری

العبد محمد نعمت ساکن پھلواری ضلع پٹنہ

علمائے کانپور و لکھنؤ

ایسے عقائد کا معتقد دائرہ اسلام سے خارج اور مقالات اس کے مخالف سنت و کتاب ہیں۔ اعاذنا اللہ و سائر المسلمین من شر مکائدہ۔

کتبہ محمد احمد حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ اسلامیہ

هو العليم. الحمد لله الذي هو واهب الحرية والصلوة والسلام على رسوله ذي

الاخلاق السنية وعلى آله وصحبه اولى الفضل والسماح والمراتب العلية ومن تابعهم وتبعهم

من الائمة المجتهدين والمشايخ المتقين لتبيان القواعد الشرعية اما بعد فالمرزا قاديانى عليه

الله ما يستحق ويرضى المسلمون ان ما تفوه به ادعاء في الدعوى من اسجاعه واسعافه

لما هو ثابت عند اهل السنة والجماعة من الآيات والاحاديث النبوية وهو

اضل من شيطان الذي ليس سبيلا منه ما دام منحرفا عن الطريقة الحقيقية الاسلامية

البيضاء كيف لا وهو ينكر وجود ملائكة على وجه خبر به من خبر النبوة ويقول ان

المراد بختم النبوة هو ختم تشريع جديد لا ختم مطلق النبوة فلله در المجيب المصيب

حيث صرح بانه يستاهل ان يحكم بالمروق والله تعالى خير جزاء من

للانسان الاساسي۔

"حمد و صلوٰۃ کے بعد جان لو کہ قادیانی سے جو بات کہی ہے وہ ان عقائد اہل سنت

کے جو آیات و احادیث سے ثابت ہیں خلاف ہے۔ وہ یقیناً شیطان سے

بھی جو اس سے کہیں زیادہ گمراہ ہے۔ کیونکہ وہ جس حالت میں کہ وہ اس

وجود ملائکہ سے جس کی تصریحات صاف قرآن و احادیث نے خبر دی ہے منکر ہے۔ مطلق

نبوت کا قائل نہیں۔ صرف تشریعی نبوت کو ختم بتاتا ہے۔ جو مجیب مصیب نے

اس کے جواب میں بہت عالمانہ وقف کی ہے۔ اس کا اجر خدا ہی پر ہے۔"

حررہ العبد الضعیف محمد صدیق دیوبندی عفی عنہ

هو الملهم للصدق والصواب

الاكاذيب التي تفوه في السؤال لا شك انها خيالات باطلة وظنون فاسدة

كظنون اهل الحرب ولا شك لكاذيب في تعبير بان يقال انه مجنون. ولانه

اكاذيب على انها من قبيل هذيانات المبرسمين والمرسمين. ومن لعمرى ان

البصيرة لا تعتمد على استيفاء ما ويلها الا باطل تدل على نفس

من ردّه وقد سُلبت عنه حواسه حين من غضب الواحد القهار من عوق لاسلام عامه وخاصه. هفواته مما لا يخفى مخالفتها لما اتى به الرسول الامين. من حضرة فاطر السموات والارضين عليه وعلى آله الصلاة والتسليمات من رب العالمين. ولا مرية انه خارج عن دائرة ملة الاسلام وانه في ضلال مبين وبئه ذرّس جاب و اغوى فرقة اصحاب و جاد. والله سبحانه اعلم وعلمه اتم واحكم۔

"جو عقائد قادیانی کے سوال میں منقول ہیں۔ وہ بلاشک باطل خیالات ہیں۔ جیسے اہل جنون کے ظنون اس کے قائل۔ قادیانی کو مجنون کہنا مناسب ہے۔ اس کی جھوٹی باتیں بتا رہی ہیں کہ وہ از قسم ہذیان برسامہ[1] و ... ہیں اور وہ دماغ ... ہونے کے سبب وہمی اور ... قوی و ضعیف میں تمیز نہیں کر سکتا۔ اس کے اقوال بتا رہے ہیں کہ وہ۔ باتیں کہتے وقت حواس باختہ ہو گیا تھا۔ خدا اپنے غضب سے خواص و عوام اہل اسلام کو جو اس کے دم میں آگئے ہیں بچائے۔ اس کی بکواس اس دین کے برخلاف ہے جو رسول امین خدا کی طرف سے لائے ہیں۔ وہ بلاشک دائرہ اسلام سے خارج و گمراہ ہے جس نے اس کی نسبت یہ جواب لکھا ہے اس نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا وہ ... ثواب ہے اس کی نیکی خدا ہی کے لیے ہے۔"

حررہ العبد العاجز محمد عادل عامله الله تعالى بلطفه الشامل

هو العليم. لا شك ان هفوات القادياني و لغوياته مخالفة لعقائد جمهور الاسلام وتوهماته كانياب الاغوال واضغاث الاحلام هدانا الله الكريم الى صراط مستقيم وحفظ المسلمين من كيد ومكائد الشياطين۔

"اس میں شک نہیں کہ قادیانی کی بکواس اور لغویات عقائد جمہور اسلام کے مخالف ہیں اور اس کے توہمات ایسے ہیں جیسے غول بیابانی کے دانت ہیں اور پریشان خواب

---

[1] برسام مشہور مرض ہے ویسا ہی برسام دماغی مرض ہے جس سے مریض بکواس کرتا ہے۔

خدا اس گروہ کو صراط مستقیم کی ہدایت کرے اور مسلمانوں کو اس کے اور دیگر شیاطین کے مکروں سے بچائے۔

حررہ محمد عبد الغفار لکھنوی

لا ریب فی ان المعتقد بھذہ الاعتقادات القائل بتلک المقالات ھادم لاساس الکتاب ومرغم لسنۃ النبی ﷺ ونقض المذھب ومصادم لاجماع المسلمین الذی ھو حجۃ شرعیۃ بلا ارتیاب کما فصلہ المجیب جزاہ اللہ خیرا ولم یلحق بہ ضررا ونسئل اللہ تعالی ان یعصمنا عن الغوایۃ فی البدایۃ والخاتمۃ آمین ثم آمین۔

"اس میں شک نہیں کہ ان عقائد کا معتقد اور ان باتوں کا قائل کتاب اللہ کی بنیاد کو بزعم خود ڈھانے والا ہے اور سنت کو خاک میں ملانے والا اجماع مسلمانوں کا مقابلہ کرنے والا ہے۔ چنانچہ مجیب نے تفصیل بیان کیا۔ خدا اس کو جزائے خیر دے اور ضرر سے بچائے۔"

کتبہ محمد معروف علی

فتویٰ شریعتِ غرّا

نمبر اوّل

مرزا غلام احمد قادیانی اور اُس کے مریدوں کی بابت سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور میں امام حسین سے بڑھ کر ہوں۔ جو کوئی مجھ پر ایمان نہ لاوے گا وہ کافر ہے۔ خدا میری نسبت کہتا ہے کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں تو میرے واسطے ایسا ہے جیسا کہ میری اولاد جس سے تو راضی اس سے میں راضی۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ خدا عرش پر تیری حمد کرتا ہے خدا نے مجھ کو قادیان میں اپنا رسول کر کے بھیجا ہے اور خدا نے مجھ کو کرشن بھی کہا ہے۔ معجزہ کوئی شے نہیں محض مسمریزم اور شعبدہ بازی ہے آیا اس قسم کے عقائد والے شخص کو کافر کہا جائے یا نہ؟ اس کی امامت و بیعت اور دوستی و سلام علیک اس سے اور اس کے مریدوں سے جائز ہے یا نہیں۔ بینوا بالتفصیل جزاکم اللہ الرب الجلیل۔

الجواب۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد! پس مخفی نہ رہے کہ عقائد مذکورہ کے ماسوا محمد قادیانی کے اور بہت سے عقائد کفریہ ہیں جن میں بعض کا بطور مشتے نمونہ از خروارے کا فضل رحمانی سے ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہیں۔

ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۳ عیسیٰ علیہ السلام یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ حضرت یسوع مسیح کی نسبت لکھا ہے۔ شریر مکار۔ چور۔ شیطان کے پیچھے چلنے والا جھوٹا وغیرہ وغیرہ۔ دیکھو ضمیمہ انجام آتھم

صفحہ ۷ تا ۔ اور اسی جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ آپ کی تین دادیاں، نانیاں زناکار تھیں صفحہ ازالہ ۶۲۸ تا ۶۲۹ - انبیاء علیہم السلام جھوٹے ہوتے ہیں۔

ازالہ ۶۸۸ تا ۶۸۹ - حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی بھی غلط نکلی تھی۔

توضیح مرام ۶۸ - ۷۵ - حضرت جبرئیل علیہ السلام کسی نبی کے پاس رہیں نہیں آئے۔

صفحہ ۷۴۸ تا ۷۵۰ ازالہ اوہام - قرآن مجید میں جو معجزات ہیں وہ سب مسمریزم ہیں۔

صفحہ ۴۹۵ تا ۴۹۶ ازالہ - دجال پادری ہیں اور کوئی دجال نہیں آوے گا۔

صفحہ ۴۸۵ ازالہ - دجال کا گدھا ریل ہے۔ اور کوئی گدھا نہیں۔

صفحہ ۵۰۲ تا ۵۰۸ - ازالہ - یاجوج ماجوج انگریز ہیں اور اس کے سوا اور کوئی نہیں۔

صفحہ ۵۱۴ - ازالہ دخان کچھ نہیں غلط خیال ہیں۔ صفحہ ۵۱۵ ازالہ - آفتاب مغرب سے نہیں نکلے گا۔

دابۃ الارض علماء ہو گئے اور کچھ نہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن مریم اور دجال اور اس کے گدھے اور یاجوج ماجوج اور دابۃ الارض کی حقیقت معلوم نہ تھی۔

مرزا کی طرف سے دعویٰ نبوت

(۱) الہام قل (ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ) یعنی کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو۔ بلفظہ براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۹۔

(۲) مرسل یزدانی و مامور رحمانی حضرت جناب مرزا غلام احمد قادیانی بلفظہ ابتداء (ٹائیٹل پیج) ازالہ اوہام

(۳) خدا نے مجھے آدم صفی اللہ کہا۔ اور مثیل نوح کہا۔ مثیل یوسف کہا۔ مثیل داؤد کہا۔ پھر مثیل موسیٰ کہا۔ پھر مثیل ابراہیم پھر بار بار احمد کے خطاب سے مجھے پکارا۔ بلفظہ ازالہ اوہام صفحہ ۲۵۳۔

(۴) پس واضح ہو کہ مسیح موعود جس کا آنا انجیل اور احادیث صحیحہ کی رو سے ضروری ٹھہرایا

قرار پا چکا تھا۔ تو وہ اپنے وقت پر اپنے نشانوں کے ساتھ آگیا۔ اور آج وہ وعدہ پورا ہو گیا جو خدا تعالیٰ کی مقدس پیش گوئیوں میں پہلے سے کیا گیا تھا بلفظہ ازالہ ۱۴۴ - ۱۴۴ ۔

(۵) چونکہ مسیح میں مماثلت ہے اس لئے عاجز کا نام بھی آدم کیا۔ اور مسیح بھی ازالہ صفحہ ۶۹۵

(۶) خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی[ا]۔ ازالہ ص ۵۳۳

(۷) احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اس کی طرف یہ اشارہ ہے[۲]۔

مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ ازالہ صفحہ ۶۷۳ ۔

(۸) اور یہ آیت کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ) درحقیقت اسی مسیح بن مریم کے زمانہ سے متعلق ہے بلفظہ ازالہ ۶۷۵

(۹) وہ آدم اور ابن مریم یہی عاجز ہے کیونکہ اول تو ایسا دعویٰ اس عاجز سے پہلے کبھی کسی نے نہیں کیا۔ اور اس عاجز کا یہ دعویٰ دس برس سے شائع ہو رہا ہے۔ ازالہ صفحہ ۶۹۵ مطبوعہ ۱۳۰۸ھ

(۱۰) حضرت اقدس امام انام مہدی و مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام رسالہ آریہ دھرم مؤلفہ مرزا صفحہ ۶۵ ۔

(۱۱) ان کو کہو کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میرے پیچھے ہو تو خدا بھی تم سے محبت کرے۔ انجام آتھم صفحہ ۵۲ - ۵۶ ۔

(۱۲) اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو۔ انجام آتھم صفحہ ۵۲۔

(۱۳) تو ہمارے پانی میں سے ہیں۔ انجام صفحہ ۵۳ ۔

(۱۴) پاک ہے وہ جس نے اپنے بندہ کو رات میں سیر کرائی۔ انجام صفحہ ۵۳ ۔

(۱۵) نبیوں کا چاند (مرزا صاحب آئے گا) انجام صفحہ ۵۸ - ۶۰ ۔

(۱۶) وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ۔ تجھ کو تمام جہان کی رحمت کے واسطے بھیجا۔ انجام صفحہ ۷۸ ۔

[ا] اس سے صاف معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کی مؤلفہ براہین احمدیہ خدا کی کلام ہے۔

[۲] ۔ یہ مطلب ازالہ کی عبارت کا ہے۔

(۱۷) انی مرسلک الی قوم المفسدین۔ یعنی "تجھ کو قوم مفسدین کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ انجام آتھم صفحہ ۷۹۔

توہینات انبیاء

(۱) میں سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے۔ جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا ہرگز نہ مرے گا۔ ازالہ اوہام صفحہ ۲۔

(۲) جس قدر حضرت مسیح کی پیش گوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نہیں نکلیں۔ ازالہ ص۶۔

(۳) حضرت موسیٰ کی پیش گوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں امید باندھی تھی۔ غایۃ مافی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیاں زیادہ غلط نکلیں۔ بلفظہ ازالہ ص۸۔

(۴) سیر معراج (حضرت صلعم) اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ ازالہ ص۴۷۔

(۵) یہ حضرت مسیح کا معجزہ (پرندے بنا کر ان میں پھونک مار کر اڑانا) حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے۔ ان دنوں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیال جھکے ہوئے تھے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے ہیں۔ در اصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔ ازالہ ص۳۰۲۔ چڑیاں کا معجزہ حضرت مسیح کا اور ان کا بولنا اور ہلنا اور دم ہلانا یہ عقلی معجزہ اپنے دادے سلیمان کی طرح ہے۔ ازالہ ص۳۰۳۔

(۶) حضرت مسیح بن مریم باذن و حکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتا ہے۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا، تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ ازالہ ص۳۰۹۔

(۷) یہ جو میں نے مسمریزی کے طریق کا نام عمل الترابِ کہا ہے جس میں حضرت مسیح بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے۔ یہ الہامی نام ہے۔ ازالہ ص۳۱۲۔

(۸) چار نبیوں کی غلط پیش گوئی نکلی۔ ازالہ ص۶۲۹

(۹) جو پہلے اماموں کو معلوم نہیں ہوا تھا۔ وہ ہم نے معلوم کر لیا۔ ازالہ ص۴۸۳

(۱۰) حضرت رسول خدا کے الہام و وحی غلط نکلی تھیں۔ ازالہ ص۶۸۸ و ص۴۸۹

(۱۱) اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت صلعم ابن مریم اور دجال کے حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو۔ الخ ازالہ ص۶۱۱۔

(۱۲) سورہ بقرہ میں ایک قتل کا ذکر گائے کا علم مسمریزم تھا۔ ازالہ ص۷۵۳

(۱۳) حضرت ابراہیم کے چار پرندوں کے معجزے کا جو ذکر قرآن مجید میں ہے وہ بھی ان کا مسمریزم کا عمل تھا۔ ازالہ ص۷۵۳۔

(۱۴) مریم کا بیٹا کشلیا[1] کے بیٹے سے کچھ زیادت میں رکھتا۔ انجام آتھم ص۴۱

عقائدِ مرزائے قادیانی

(۱) ہمارا خدا عاجی[2] ہے۔ براہین احمدیہ ص۵۵۶

(۲) حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک الخ ازالہ ص۳۰۲

(۳) نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو ثابت کر رہا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک بھی پہنچ پس اس جسم کا کرہ ماہتاب و آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔ ازالہ ص۴۷

(۴) سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔ ازالہ ص۴۷

(۵) قرآن شریف جس بلند آواز سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔ ایک غایت

---

[1] کشلیا راجہ رام چندر کی ماں کا نام تھا۔
[2] ہاتھی کا دانت

درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا ناداں بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔ مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے۔ لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے۔ ازالہ صفحہ ۲۵، ۲۶

(۶) اس نے (قرآن شریف) ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ خوبصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں استعمال کی ہیں۔ ازالہ ص۲۷

(۷) قرآن شریف میں جو معجزات ہیں وہ سب مسمریزم ہیں۔ ازالہ صفحہ ۴۸، ۵۰، ۵۱، ۵۳۔

(۸) قرآن شریف میں انا انزلنا قریبا من القادیان۔ ازالہ صفحہ ۷۶، ۷۷۔

(۹) اگر عذر ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیاء پر نازل ہوتی ہے اس پر مہر لگ چکی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزئی طور پر وحی اور نبوت کا اس امت مرحومہ کے لئے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے۔ توضیح مرام ص۱

(۱۰) امام مہدی کا آنا بالکل صحیح نہیں۔ ازالہ صفحہ ۵۱۸-۴۵۷۔

(۱۱) پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ مسیح دجال جس کے آنے کی انتظاری تھی یہی پادریوں کا گروہ ہے۔ الخ ازالہ صفحہ ۴۹۵-۴۹۰ وانجام آتھم وضمیمہ۔

(۱۲) وہ گدھا دجال کا بنا بنایا ہوا ہوگا۔ پھر اگر وہ ریل نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ ازالہ ص۶۸۵

(۱۳) یاجوج ماجوج سے دو قومیں انگریز اور روس مراد ہیں اور کچھ نہیں۔ ازالہ صفحہ ۵۰۲-۵۰۸

(۱۴) دابۃ الارض وہ علماء اور واعظین ہیں جو آسمانی قوت اپنے میں نہیں رکھتے۔ آخری زمانہ میں ان کی کثرت ہوگی۔ ازالہ ص۵۱۰۔

(۱۵) دخان سے مراد قحط عظیم وشدید ہے۔ ازالہ صفحہ ۵۱۳۔

۱؎ گویا مرزا کے نزدیک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہیں ہیں۔

(۱۶) مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی آفتاب سے منور کئے جائیں گے۔ اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔ ازالہ ص۵۱۵

(۱۷) کسی قبر میں سانپ اور بچھو دکھاؤ۔ ازالہ ص۱۵

حکیم الامت مولوی نور دین صاحب فرماتے ہیں :۔

" یہ تو بالکل غلط ہے کہ ہمارا اور غیر احمدیوں کا کوئی فروعی اختلاف ہے۔ میری سمجھ میں ان کے اور ہمارے درمیان ایک اصولی اختلاف ہے۔ اس کے بعد خلیفہ صاحب نے یہ بتایا ہے کہ چونکہ ایمان بالرسل ضروری ہے اور غیر احمدی مرزا صاحب کی رسالت کے منکر ہیں اس لئے فروعی اختلاف نہیں "۔ مرزا غلام احمد صاحب کی تقریر کا خلاصہ صفحہ ۲۳۔

(۱) جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ خدا رسول کو بھی نہیں مانتا۔ اور باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے۔ مرزا بشیر الدین نے اس مضمون کو اپنے باپ کی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ و ۱۶۴ سے نقل کیا ہے۔

(۵) ایک شخص مرزا کو جھوٹا بھی نہیں کہتا اور منکر بھی اور دل سے سچا بھی جانتا ہے۔ اور بیعت نہیں کرتا وہ بھی کافر ہے۔ دیکھو ص۳۴

یہ عقائد ایسے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک مستقل طور پر مرزا ملحد کی تکفیر کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ ان میں یا توہین انبیاء علیہم السلام ہے یا ادعائے نبوت یا رد نصوص اور یہ سب کفر ہے۔ پس مرزا قادیانی کے ملحد مرتد کافر دجال ہونے میں کوئی شک نہیں بلکہ کادیانی کا کفر تو ایسا ظاہر ہے جس میں کسی بھی اہل اسلام عالم یا غیر عالم کو کوئی شک و شبہ و تردد نہیں ہے۔ مومن کا دل ایسے عقائد سے بھی اس کے کفر کی شہادت دے دیتا ہے۔ فقط واللہ اعلم حررہ العاجز یوسف عفی عنہ از نگھیلے والا۔

الجواب :۔ بلا شبہ مرزا قادیانی بوجوہ کثیرہ قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے۔ ایسا کہ جو اس کے اقوال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے خود کافر مرتد ہے۔ ازاں جملہ کفر اول : اپنے رسالہ ازالۃ الاوہام کے صفحہ ۶۷۳ پر لکھا ہے۔ میں احمد ہوں جو آیت مبشراً برسول

یاتی من بعدی اسمہ احمد میں مراد ہے آیۂ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربانی عیسٰے ابن مریم روح اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ توریت کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لانے والا ہے جس کا نام پاک احمد ہے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم۔ اس قول مذکور ملعون میں صراحۃً ادعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ افروزی کا مژدہ حضرت مسیح لائے۔ معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے۔ کفر دوم۔ دافع البلاء کے صفحہ ۲۰ پر لکھا ہے کہ

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

کفر سوم اعجاز احمدی کے صفحہ ۳ پر صاف لکھ دیا ہے کہ یہود عیسٰے کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب دینے سے حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسٰے نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلیلیں قائم ہیں۔ یہاں عیسٰی کے ساتھ قرآن عظیم پر بھی تہمت جڑ دی کہ وہ ایسی باطل بات بتاتا ہے۔ جس کے بطلان پر متعدد دلائل قائم ہیں۔ کفر چہارم دافع البلا مطبوعہ ریاض ہند صفحہ ۹ پر لکھا ہے سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا سچا رسول بھیجا۔ کفر پنجم ازالہ صفحہ ۲۱، ۲۱ پر اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجہ پر بلکہ قریب ناکام رہے۔ لعنۃ اللہ علی اعداء انبیاء اللہ وصلی اللہ تعالی علیہ وبارک وسلم۔ ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے۔ چہ جائیکہ نبی مرسل کی تحقیر کہ مسمریزم کے سبب نور باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجہ پر بلکہ قریب ناکام رہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین الکافرین اور اس قسم کے صدہا کفر اس کے رسائل میں بھرے ہیں۔ بالجملہ مرزا قادیانی کافر مرتد ہے۔ اس کے اور اس کے متبعین کے پیچھے نماز محض باطل و مردود ہے۔ جیسے کسی یہودی کی امامت اور ان کے ساتھ مواکلت، مشاربت اور مجالست سب ناجائز و حرام حدیث میں ہے۔ لا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تجالسوھم " نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ، نہ پانی پیو، نہ ان کے ساتھ بیٹھو " اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار " ظالموں کی طرف نہ جھکو۔ ایسا نہ ہو کہ

تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے ؛ " واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ محمد عبدالرحمٰن البہاری عفی عنہ صح الجواب عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ بریلوی ۔ صح الجواب عبدہ المذنب ظفرالدین عفی عنہ بریلوی ۔ الجواب صحیح محمد عبدالمجید سنبلی عفی عنہ جواب صحیح ہے ۔ کریم بخش عفی عنہ سنبلی ۔ جواب درست ہے ۔ عبدالوحید ۔ مدرس اول نعمانیہ امرتسر ۔ صح الجواب ۔ بندہ فتح الدین از ہوشیارپور سنی حنفی ۔ قادری ۔ رضوی عبدہ المصطفیٰ ظفرالدین احمد بریلوی محمدی سنی حنفی بہاری ابوالفیض غلام محمد سنی حنفی ۔ قادری ۔ بریلوی عبدالنبی نواب مرزا ۔ جواب ٹھیک ہے ۔ خادم العلماء بندہ امام الدین کپورتھلوی ۔ ھذا الجواب صحیح سید علی عفی عنہ القادری الجالندھری وحدہ صحیح ملیحاً سکیں عبداللہ شاہ مولوی پلٹن نمبر ۱۹ سیالکوٹی ثم گجراتی مبر دارالافتاء مدرسہ اہل سنت وجماعت معروف بنام مانی منظر الاسلام بریلوی ۔ قولنا بہ ھذا حکم ثابت فقیر سعداللہ شاہ ولایتی ساکن سوات نمبر ملک ماتحت اخون صاحب سوات الجواب صحیح احقر الناس محمد حسن مدرس مدرسہ نعمانیہ امرتسر ھذا الجواب صحیح محمد شرف مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور جوابات مذکورہ بالا مطابق اصول اہل سنت والجماعت ہیں ۔ احقر الزمن خاک رسید حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور ۔ الجواب صحیح لا شك فیہ مسکین علم الدین لاہوری ۔ ھذا الجواب صحیح لا شك فیہ محمد رشید الرحمٰن عفی عنہ لقد اصاب من اجاب حررہ الفقیر المفتی ولی محمد جالندہری ۔

مرزا غلام احمد کے اعتقادات مذکورہ اور اعتقادات کفریہ نقل کر کے علمائے ہندوستان پنجاب کی خدمت میں پیش کئے گئے ۔ سب نے بالاتفاق اس کو دائرہ اسلام سے خارج کیا ۔ اس کے ساتھ اسلامی معاملات مثل ملاقات اور سلام وکلام کرنے سے منع کر دیا ہے ۔ اور قریب ڈیڑھ سو علماء کی مہریں اور دستخط اس فتوے پر ثبت ہیں ۔ تمتہ ابوسعید محمد حسین بٹالوی حنفی المحدث ۔ جو شخص خدا کے متعلق اس قسم کے عقائد رکھے جو سوال میں درج ہیں یا مدعی رسالت ہو اگر وہ مجنون نہیں تو کافر ہے ۔ حررہ ابوالفضل محمد حفیظ اللہ دارالعلوم لکھنؤ ۔

الجواب صحیح : ابو العماد محمد شبلی جیراجپوری مدرس دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔
الجواب صحیح : سید علی زینبی عفی عنہ مدرس مدرسۃ العلوم دار الندوۃ لکھنؤ۔

ان عقائد کا معتقد کافر ہے۔ حررہ محمد واحد نور رامپوری۔ مرزا قادیانی اصول اسلامی کا منکر ہے۔ اور بلحاظ اس کی امامت بیعت اور محبت بالکل ناجائز ہے۔ رقمہ احقر العباد اللہ الصمد مرید احمد میانوالی۔ بے شک مرزا قادیانی کے عقائد و اقوال حد کفر تک پہنچ گئے ہیں۔ اس لیے اس کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ محمد کفایت اللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔ الجواب صحیح محمد قاسم عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔ ایسا شخص بے شک دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ محمد اسحاق (مفتی پٹیالہ) غلام مرتضی پٹیالوی غلام محمد عفی عنہ الجواب صحیح: حبیب احمد مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی۔ جواب صحیح ہے۔ محمد عبد الغنی عفی اللہ عنہ مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی۔ الجواب صحیح سید نذر حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔ الجواب صحیح۔ محمد رحمت اللہ دہلی جواب صحیح ہے۔ ابو محمد عبد الحق دہلوی جواب صحیح ہے۔ محمد یٰسین مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔ قادیانی جو نص قطعی کا منکر ہے اور جو بصورت تعلیم سے مسئلہ جو ثابت ہے وہ کافر ہے۔ پس قادیانی اگر دعاوی مذکورہ کا مدعی ہے، تو وہ بے شک کافر ہے۔ حررہ امانت اللہ عفی عنہ علی گڑھ۔ الجواب صحیح محمد لطف اللہ از علی گڑھ۔ مرزا قادیانی اور اس کے پیرو یہ سب کے سب کافر ہیں۔ نصیر الدین خان غلام مصطفیٰ ابراہیم۔ محمد سلطان احمد خان۔ محمد رضا خان۔ مرزا قادیانی اور اس کے معتقد اور مرید اور دوست مثل بوسلیم کے کافر ہیں۔ حررہ معین الہدیٰ عفی عنہ شاہ قادری از کلکتہ۔ قادیانی خنزیر مسیلمہ کذاب قادیان میں رہتا ہے۔ مفتری۔ زندیق۔ مردود۔ کافر نائب ابلیس لعنت اللہ علیہ زندیق کی توبہ قبول نہیں۔ شریعت محمدیہ میں واجب القتل ہے۔ جمال الدین از ریاست کشمیر ضلع شہر مظفر آباد۔ الجواب صحیح احمد جی علاقہ چھچھ موضع باندرک الجواب صحیح سید حافظ محمد حسین واعظ ساڈھورہ ضلع انبالہ۔ بے شک جو آدمی امور قطعیہ کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ قرآن شریف معجزہ کا مثبت ہے اس کا انکار کفر ہے اور ایسے آدمی کی بیعت بھی کفر ہے اور مسلمان جاننا درست

محمد ضیاء اللہ خان رامپوری۔ حق تعالےٰ شانہٗ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النّبیین فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ ونیز باجماعِ اُمّت ثابت ہے کہ انبیاء و رسل افضل الخلق ہیں۔ لہٰذا جو شخص اپنے لئے رسالت کا مدعی ہے۔ اور عیسٰے علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ سے اپنے آپ کو افضل جانتا ہے۔ وہ کتاب اللہ کا مکذب دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ اس کی اور اس کے اتباع کی امامت اور بیعت ومحبّت ناجائز اور حرام ہے۔

ایسے شخص سے اور اس کے اذناب سے سلام کلام ترک کرنا چاہیئے۔ حررہٗ خلیل احمد سہارنپوری الجواب صحیح عبد اللطیف عفی عنہ سہارنپوری صح الجواب محمد کفایت اللہ سہارنپوری المجیب مصیب حافظ محمد شہاب الدین لدھیانوی الجواب صحیح فضل احمد رے پور گوجراں الجواب صحیح والقول نجیح والمذنب ابوالرجا غلام محمد ہوشیارپوری۔ اصاب من اجاب محمد ابراہیم وکیل اسلام۔ لاہور۔ راثیتہ فوجدتہ صحیحا۔ نبی بخش حکیم رسول نگری الجواب صحیح۔ عنایت الٰہی سہارنپوری مہتمم مدرسہ عربیہ سہارنپور الجواب صحیح محمد بخش عفی عنہ سبرائے الجواب صحیح صدیق احمد انبہٹوی الجواب صحیح احقر زمان گل محمد خان مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند۔ صح الجواب عبدہٗ محمد مدرس مدرسہ اسلامیہ دیوبند الجواب غلام رسول عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند الجواب صحیح عزیز الرحمٰن مفتی مدرسہ عالیہ عربیہ دیوبند الجواب صحیح قادر بخش عفی عنہ جامع مسجد سہارنپور الجواب صحیح بندہ عبد المجید الجواب صحیح علی اکبر المجیب صادق محمد یعقوب المجیب مصیب عبد الخالق بمقتضائے کوائف مندرجہ بیان سائل ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح و درست ہے اور ہر ایک جواب کی تائید کے ادلّہ قطعیہ مؤید ہیں۔ اور کتب شرعیہ مملو۔ کتبہ احقر العباد الی اللہ الصمد ابوالرجا غلام محمد ہوشیارپوری۔ الجواب صحیح نور اللہ خان الجواب صحیح محمد فتح علی شاہ۔ الجواب صحیح فقیر غلام رسول مدرسہ حمیدیہ لاہور۔ الجواب صحیح احمد علی شاہ اجمیری ھذا ھو الحق جمال الدین کوٹہاوی

المجیب مصیب احمد علی عفی عنہ بٹالوی۔ جواب درست ہے سلطان احمد گنجوہی، جواب درست ہے۔ احمد علی عفی عنہ سہارنپوری۔ الجواب صحیح۔ محمد عظیم متوطن ٹمٹر جواب صحیح ہے۔ فقیر غلام اللہ قصوری۔ جواب صحیح ہے محمد اشرف علی عفی عنہ ساکن بھون، ہندوستان ما اجاب بہ المجیب فہو فیہ مصیب غلام احمد امرتسری ایڈیٹر اہل فقہ من قال سوا ذلك فقد قال محالاً حررہ ابوالہاشم محبوب عالم عفی عنہ ترکلی سیدوی ضلع گجرات، جواب درست ہے عبدالصمد مدرس دیوبند ذالک کذالک، فقیر فتح محمد عفی عنہ سوہرہ ضلع جالندھر۔ الجواب صحیح۔ شیر محمد عفی عنہ۔ لاریب فی ما کتب رحیم بخش جالندھری۔ الجواب صحیح۔ ابوعبدالجبار محمد جمال امرتسری۔ جواب صحیح ہے۔ عبدالکریم مجددی ساکن ٹنڈو محمد خان ضلع حیدرآباد سندھ۔ الجواب صحیح۔ فقیر محمد باقر نقشبندی مدرس مشن کالج لاہور۔ الجواب صحیح لاریب فیہ محمد رحیم اللہ دہلی۔ الجواب صحیح والمجیب مصیب حبیب المرسلین مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی۔ الجواب صحیح۔ محمد وصیت علی مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب مرحوم دہلی۔ ھذا ھو الحق۔ خادم حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب الجواب صحیح۔ عزیز احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش۔ دہلی المجیب مصیب محمد احکم عفی عنہ مدرس مدرسہ باڑہ ہندو راؤ دہلی۔ الجواب صحیح۔ عبدالرحمن عفی عنہ مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب۔ دہلی۔ الجواب صحیح: بندہ ضیاء الحق عفی عنہ الجواب صحیح محمد پریل عفی عنہ دہلی۔ الجواب صحیح۔ ولی محمد کرنالوی، شخصے کہ مدعی رسالت باشد منکر نص قطعی است ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین و در کفر منکر قطعیات اختلاف نیست و ہمراہ چنیں کساں بیعت و صحبت چہ معنے دارد الراقم غلام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ۔ لاہور۔ الجواب صحیح محمد ذاکر بگوی عفی عنہ من اجاب فقد اصاب۔ غلام رسول ملتانی الجواب صحیح۔ ابو محمد احمد چکوالی۔ الجواب صحیح نور احمد عفی عنہ امرتسری۔ جو شخص اقوال و عقائد مذکورۂ سوال کا قائل و معتقد ہو، وہ انکارِ منصوصاتِ قطعیہ کی وجہ سے کافر ہے اور کافر کی امامت و بیعت اور اس سے عقیدت

سلام تا تجدید اسلام قطعاً ناجائز ہے۔ اس لیے کہ یہ سب چیزیں اسلام کی پختگی اور ایمان کی مضبوطی پر متفرع ہیں۔ الراقم ابو الحامد محمد عبد الحمید الحنفی القادری الانصاری لکھنوی۔ الجواب صحیح۔ محمد عبد الخالق عفی عنہ لکھنوی۔ صح الجواب۔ محمد قائم عبد القیوم الانصاری لکھنوی۔ الجواب صحیح محمد عبد العزیز لکھنوی اصاب من اجاب۔ محمد برکت اللہ لکھنوی۔ اصاب من اجاب۔ محمد عبد الہادی الانصاری لکھنوی صح الجواب محمد عنایت اللہ عفی عنہ لکھنوی۔ اصاب من اجاب۔ محمد عبد المجید غفر اللہ الوحید لکھنوی۔ سبّ نبی کفر ہے اور دعوے نبوت کفر ہے۔ نبی سے اپنے آپ کو افضل سمجھنے والا کافر ہے۔ ابوبکر علی احمد محمود اللہ شاہ بدایونی عفی عنہ۔ کچھ شک نہیں کہ مرزا قادیانی ایک دہریہ معلوم ہوتا ہے۔ مفتری علی اللہ ہے۔ اس کے الہامات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے خدا پر بھی ایمان نہیں۔ کیونکہ خدا پر ایمان رکھنے والا اس قسم کے افتراء نہیں کیا کرتا۔ اس لیے میرا یقین ہے کہ مرزا قادیانی جو کچھ کرتا ہے۔ سب دنیا سازی کے لئے کرتا ہے پس اس کی امامت جائز نہیں۔ ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری۔

چونکہ شخص مذکور اپنے کو سچا رسول کہتا ہے اور رسالت کا ختم ہو جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نصوص قطعیہ یقینیہ سے ثابت ہے جو حد تواتر میں داخل ہے۔ اس لئے وہ شخص بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ پس امامت یا بیعت و دوستی۔ سلام و کلام اس سے اور اس کے مریدوں سے جائز نہ ہوگا۔ واللہ اعلم احقر محمد رشید مدرس دوم جامعہ جامع الکلام کانپور۔ جواب صحیح ہے۔ محمد اسحاق عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور۔ الاجوبۃ صحیحۃ مقبول حسن عفی عنہ مدرس سوم مدرسہ جامع العلوم کانپور۔ لقد اصاب من اجاب۔ مشتاق احمد اول مدرس فیض عام کانپور۔ جو کلمات سوال میں مذکور ہیں ہر ایک کلمہ کا مرتکب اشد کافر ہے۔ العاجز عبد المنان وزیر آبادی۔ مرزا غلام احمد کے خیالات اور اعتقادات اکثر ایسے ہیں۔ جن سے فتوے کفر عائد ہوتا ہے۔ یوسف علی عفی عنہ میرٹھی خیر نگری جواب صحیح ہے۔ محمد عبد اللہ ناظم دینیات مدرسہ دار العلوم علی گڑھ۔ تمام علماء نے اس کے کافر

ہونے پر اتفاق کر لیا ہے۔ کوئی گنجائش تاویل کی نہیں۔ لہٰذا اس کے بیعت اور اس کے پیرو سے مجالست و مواکلت قطعی ناجائز ہے۔ ابو المعظم سید محمد عظم شاہجہانپوری۔

میری نظر سے مرزا کی کتابیں گذریں ان میں صراحۃً عقائد کفریہ مرقوم ہیں۔ لہٰذا میں باعتبار اُن کتابوں کے مرزا صاحب کو کافر سمجھتا ہوں۔ غلام محی الدین امام جامع مسجد شاہجہان پور۔

مرزا صاحب کی کتابوں میں بہت سے کفریات موجود ہیں جو نصوص قاطعہ کے خلاف ہیں لہٰذا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ عبدالکریم عفی عنہ از ہندوستان محمد حسین عفی عنہ از ہندوستان۔

جو شخص توہین کسی نبی کی انبیاء علیہم السلام سے کرے وہ مردود اور کافر ہے۔ یعنی ایسا کافر کہ اس کی توبہ میں اختلاف ہے۔ تو اس کا کفر دوسرے کفار کے کفر سے زائد ہے۔ العیاذ باللہ فقط محمد عثمان عفی عنہ مدرس اوّل مدرسہ عین العلم شاہجہانپور۔

بے شک ایسے شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ واللہ تعالےٰ علم فقط محمد عبدالخالق عفی عنہ مدرس دوم مدرسہ عین العلم شاہجہانپور۔

بے شک یہ شخص اسی طرح کا کافر ہے جیسا کہ مولوی محمد عثمان صاحب دام ظلہم نے تحریر فرمایا ہے۔ فقط ابو رفعت محمد سخاوت اللہ خان مدرس سوم مدرسہ عین العلم شاہجہانپور

مرزا غلام احمد قادیانی یقیناً کافر ہے۔ اس کے کفر میں ذرا بھی شک نہیں ہے۔ احقر کو اس کی کتب بتمامہ دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا ہے۔ اس سے اور اس کے تبعین سے اسلامی طریقہ سے ملنا جلنا ناجائز ہے واللہ اعلم بالصواب محمد اعزاز علی بریلوی۔ مرزا قادیانی جو عیسےٰ مسیح ہونے کا مدعی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کلمات شنیعہ لکھنے والا وغیرہ سراسر کاذب اور مفتری انتہا درجہ کا بددین مرتد ملحد خبیث النفس اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کی اتباع کرنے والے بھی اسلام سے خارج ہرگز امامت کے لائق نہیں۔ عبدالجبار عمر پوری محلہ کشن گنج۔

مرزا قادیانی ان عقائد باطلہ کی رو سے بلاریب کافر مجاہر ہے۔ قرآنی اور جامی

امر ہے کہ دنیا میں پہلا کافر ابلیس لعین ہے ۔ اور اس کا کفر نص کی بنا پر
ہے۔ اور وجوہ بھی تکفیر مرزائین کے آیات واحادیث سے بکثرت ملتی ہیں۔ مرزائیوں سے
ارتباط اسلامی نصوص آیات واحادیث سے ممنوع ہے۔ تمام تکالیف شرعیہ وارشادات
اسلامیہ وخطابات تشریعیہ امامت وغیرہ سب بعد الدیانت ہیں۔ جب ان کا ایمان نہیں
تو ایسے تعلقات اسلامیہ ان سے کیا معنے رکھتے ہیں۔ بلکہ جو شخص ان کی تکفیر میں تامل کرے۔
اس پر بھی مخافت کفر ہے۔ اور یہ پہلا زینہ دخول فی المرزائیت ہے۔ حررہ محمد عبد الحق
اعتنانی عفی عنہ۔ الجواب صحیح محمود عفی عنہ ملتانی۔ الجواب صحیح
محمد فیض اللہ عفی عنہ ملتانی۔

یہاں پر ایک فتوے مختصر کرکے علمائے کرام لاہور کا ایک مرزائی کا جنازہ
پڑھنے کے بارہ میں درج کرتا ہوں۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسجد کے امام اہل سنت والجماعت
نے مرزئیوں کی تکفیر کے نقود سے واقف ہو کر دیدہ دانستہ ایک مرزائی کے جنازہ کی
نماز پڑھائی ہے۔ آیا ایسے شخص کے حق میں شرعاً کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: مرزا غلام احمد قادیانی علانیہ نزول وحی نبوت اور رسالت کے مدعی ہیں۔
اس لحاظ سے ان کا اور ان کے مریدوں کا خارج از دائرہ اسلام ہونا مسلم الثبوت ہے
(دیکھو) امام ابو الفضل قاضی عیاض کتاب الشفا فی تعریف حقوق المصطفیٰ جلد ۲ ص ۵۱۹
اس کے اور اس کے مریدوں کے پیچھے اقتدا اور ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا ہرگز درست
نہیں ہے۔ پس جس نے دیدہ دانستہ مرزائی کے جنازہ کی نماز پڑھی ہے اس کو علانیہ
توبہ کرنی چاہیئے۔ اور مناسب ہے کہ وہ اپنا تجدید نکاح کرے اور حسب طاقت کھانا
کھلاوے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے گا تو اہل سنت والجماعت کو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا
چاہیئے۔ ایسے منافق کے پیچھے نماز درست نہیں ہوتی۔ کتبہ المفتی محمد عبد اللہ ٹونکی از لاہور۔
المجیب مصیب محمد عمر خان عفی عنہ۔ الجواب صحیح محمد عالم مدرس دوم مدرسہ حمیدیہ لاہور
ذلک کذالک محمد حسین عفی عنہ۔ ھذا الجواب صحیح والمجیب نجیح محمد یار عفی عنہ۔

قد صح الجواب حسن عفی عنہ اول مدرس مدرسہ حمیدیہ لاہور۔ فقیر غلام قادر بھیروی عفی عنہ ازلاہور۔ المجیب مصیب احقر محمد باقر عفا اللہ عنہ جواب صحیح غلام رسول چہارم مدرس مدرسہ از لاہور۔ الجواب صحیح ابو سعید محمد حسین بٹالوی۔ فتویٰ اول ختم شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتویٰ شریعت غرّا

فتویٰ نمبر دوم

اس شخص کی نسبت جو مرزا غلام احمد قادیانی کا مُرید نہ ہونے کے باوجود اس کو مسلمان جانتا ہے

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس شخص کے بارے میں جو کہتا ہے کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید تو نہیں ہوں اور نہ اس کے اعتقادیہ مسائل میں شامل ہوں لیکن اس کو مسلمان جانتا ہوں۔ کیا ایسے شخص کی بیعت اور امامت درست ہے اور شرعاً اس کو کیا کہنا چاہیئے۔ بینوا بالتفصیل جزاکم اللہ الرب الجلیل ۔

الجواب

جو شخص مرزا غلام احمد کے عقائد کفریہ کے معلوم ہونے کے باوجود اس کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے ایسے شخص اکثر وہی دیکھے گئے ہیں جو منافق اور کافر ہیں یعنی در صل مرزائی ہوتے ہیں لیکن ظاہری طور پر کہتے ہیں کہ ہم مرزا کو مسلمان جانتے ہیں۔ یا اس پر ہم کفر کا فتویٰ نہیں دیتے یا اس کو اچھا تو نہیں جانتے لیکن کافر بھی نہیں کہتے۔ دراصل یہ سب کارروائی منافقانہ

ہے۔ کوئی مصلحت مدنظر رکھ کر ظاہر نہیں ہوتے۔ فی الحقیقت پکے مرزائی ہوتے ہیں۔ یاد
رکھو مسلمان کی شان سے بعید ہے کہ ایسے کافر کی تکفیر میں توقف یا تردد کرے۔ الحاصل
مرزا اور اس کے سب مرید اور باوجود مرزا کی کفریات کے معلوم ہونے کے اس کے
کفر میں توقف کرنے والے سب کے سب کافر ہیں۔ توہین انبیاء علیہم السلام ادعائے
نبوت رد نصوص ایسا کفر ہے جس میں اہل سنت میں سے کسی کا بھی اختلاف نہیں۔ اس
واسطے دلائل لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ فقط واللہ اعلم حررہ العاجز یوسف عفی عنہ
از بگھیلے والا۔

الجواب:۔ جو شخص مرزا غلام احمد کے اقوال پر مطلع ہو کر اس کو کافر نہ جانے وہ خود
کافر مرتد ہے بلکہ جو شخص اس کے کافر ہونے میں شک و تردد کرے وہ بھی کافر مستحق
عذاب عظیم ہے۔ شفاء شریف میں ہے۔ نکفر من لم یکفر من دان بغیر
ملة المسلمین من الملل او وقف فیہم او شک یعنی ہم ہر اس شخص
کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اس کی تکفیر میں توقف یا شک و تردد رکھے
مجمع الانہر و در مختار و فتاوی خیریہ و بزازیہ وغیرہ میں ہے۔ من شک فی کفرہ
و عذابہ فقد کفر یعنی جو شخص اس کے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر
ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ محمد عبد الرحمن البہاری عفی عنہ۔ صح الجواب
احمد رضا عفی عنہ الجواب صحیح محمد عبد المجید سنبلی عفی عنہ۔ صح الجواب عبدہ
ظفر الدین بریلوی سنی حنفی قادری رضوی عبیدن المصطفیٰ ظفر الدین احمد بریلوی مہر
دار الافتاء مدرسہ وجماعت بریلوی منظر الاسلام الجواب صحیح والمجیب مصیب
احقر زمن محمد حسن مدرس مدرسہ نعمانیہ امرتسر جواب صحیح ہے۔ سید حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ
نعمانیہ لاہور۔ جواب صحیح ہے۔ کریم بخش سنبلی عفی عنہ۔ الجواب صحیح عبد الوحید مدرس
اول مدرسہ نعمانیہ امرتسر ھذا الجواب صحیح محمد اشرف مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔
قولنا بہ ھذا الحکم ثابت فقیر سعد اللہ شاہ ساکن سوات نیرو وجدتہ
صحیحا ملیحا مسکین عبد اللہ شاہ مولوی پلٹن نمبر ۱۹ سیالکوٹ ثم گجراتی جواب صحیح ہے۔

بندہ امام الدین کپورتھلوی ھذا الجواب صحیح سید علی جالندھری لقد اصاب
من اجاب حررہ الفقیر المفتی ولی محمد جالندھری الجواب صحیح بندہ فتح الدین ہوشیارپوری
ھذا الجواب صحیح لاشک فیہ محمد رشید الرحمٰن الجواب صحیح لاشک فیہ علم الدین
لاہوری جو ایسے شخص کو مسلمان سمجھتا ہے وہ یا جاہل ہے یا بدعقیدہ - بیعت اور امامت ایسے
شخص کی بھی درست نہیں - کتبہ ابوالفضل محمد حفیظ اللہ مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء - جواب صحیح
سید علی زینبی عفی عنہ مدرس دارالعلوم ندوہ لکھنو - الجواب صحیح والمجیب مصیب
ابوالعماد محمد شبلی عفی عنہ جی راجپوری مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ - ایسا شخص جاہل ہے -
اس کو سمجھانا چاہیئے - اور اگر وہ اپنی غلطی پر مصر ہو اور ہٹ دھرمی کرے تو اس کی امامت
سے بچنا چاہیئے - اور بیعت ایسے شخص سے نہ کی جائے یہ شخص بدعتی ہے - محمد واحد نور رامپوری
بہتر یہی ہے کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھیں - حررہ محمد ثابت ستار علی گڑھ - الاجوبۃ صحیحۃ -
نور لطف اللہ عفی عنہ از علی گڑھ - جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان جانے گو کسی طریقہ پر ہو یا مرید نہ ہو - مگر
وہ ایسا ہے جیسا کہ شمر اور ابن زیاد اور یزید اور ابن ملجم کو مسلمان جانتا ہے - اور
جاننے والا بھی منافق اور خارجی ہے - حررہ معین الدین شاہ قادری از کلکتہ

ایسا شخص جاہل ہے کفر اور اسلام میں تمیز نہیں رکھتا اس کے امامت اور بیعت
قبول نہیں ہے - یا واقعی متعصب ہے - اس کو توبہ کرنی چاہیئے - ورنہ یہ تعصب بے محل
مخل امامت وارشاد ہوگا - حررہ ابوالحامد محمد عبد الحمید المفتی القادری الانصاری النظامی
لکھنوی - ھذا الاجوبۃ صحیحۃ ابو سعید محمد عبد الحق لکھنوی -

اصاب من اجاب محمد عبد العزیز لکھنوی

صح الجواب عبد الحق لکھنوی

الجواب صحیح ولی محمد کرنالوی

صح الجواب محمد قاسم عبد القیوم الانصاری لکھنوی

اصاب من اجاب محمد برکت اللہ لکھنوی

اصاب من اجاب محمد عبد الباری الانصاری لکھنوی

صح الجواب محمد عبید اللہ لکھنوی

ایسا شخص فاسق ہے۔ محمد عبد الغنی مدرس مدرسہ فتح پوری ۔ دہلی

الجواب صحیح ۔ بندہ محمد قاسم مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح ۔ انظار حسن مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح ۔ محمد کرامت اللہ دہلوی

الجواب صحیح والمجیب نجیح ۔ بندہ محمد امین مدرس مدرسہ امینیہ دہلی ۔

الجواب صحیح ۔ محمد عبد الحق دہلوی ۔

جو شخص مرزا کے عقائد معلوم کرکے اس کو کافر و خارج از اسلام نہ جانے وہ بھی اسی کا پیرو ہے ۔ ابو محمد سید محمد حسین بٹالوی ۔

اگر غلام احمد کے عقائد کو یہ عقائد تفریہ جانتا ہے اور پھر ان سے راضی وخوش ہے۔ تو یہ بھی کافر ہے ۔ لان الرضا بالکفر کفر ۔ محمد عنایت اللہ شاہجہانپوری مدرس مدرسہ امینیہ دہلی ۔

مرزا اور اس کے ہم عقیدہ لوگوں کو اچھے جاننے والی جماعت اسلام سے جدا ہے۔ ایسے شخص سے بیعت کرنا حرام اور اس کو امام بنانا ناجائز ہے۔ مشتاق احمد حنفی مدرس گورنمنٹ سکول دہلی ۔

کسیکہ قائل جواز اقتدا خلف مرزا و اتباع او باشد مخطے و ناواقف از اصول دین است ۔ زیرا کہ صحت نماز بدون ایمان ضرورت نے بندد و لبطلان نماز امام موجب بطلان نماز مقتدی است کما لا یخفی علی من لہ التمسک بالدین و بیعت چنیں ناواقف بریں قیاس باید کرد ۔ غلام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ

الجواب صحیح : محمد ذاکر بگوی عفی عنہ لاہوری ۔ من اصاب فقد اجاب ۔ غلام رسول الملتانی عفی عنہ

الجواب صحیح ، ابو محمد احمد عفی عنہ چکوال ۔ لاہور۔

الجواب صحیح ۔ نور احمد عفی عنہ امرتسری اصاب من اجاب سید حسین مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور

جو شخص غلام احمد کو باوجود اس کے دعاوی کے اہل اسلام جانے یا اپنے دعوے میں صادق سمجھے وہ اسلام اور دین محمدی سے خارج ہے۔ الراقم عبدالجبار امرتسری۔

الجواب صحیح: عبدالعزیز ساکن قلعہ میہاں سنگھ۔ ایسا شخص منافق ہے۔ ایسے شخص کے خلف اقتدا درست نہیں۔ سلام دین امرتسری۔

الجواب صحیح، حکیم ابوتراب محمد عبدالحق امرتسری۔

الجواب صحیح: سید شاہ حیدرآبادی۔ جو شخص اس کو حق جانتا ہے وہ بھی مراۃِ مستقیم و دین قویم سے منحرف ہے۔ مرید احمد قادیانی

ایسا شخص کافر اور مرتد ہے۔ ابو یوسف امرتسری

ایسا شخص ساتر حق ہے اور باطن میں معتقد قادیانی کا ہے ایسے امام کی بیعت وغیرہ سے کنارہ کشی واجب ہے۔ الراقم محمد محی الدین الصدیقی الحنفی امرتسری۔

الجواب صحیح: محمد اسحاق لودھیانوی۔ اس کے عقیدے میں فرق ہے اس کی امامت اور بیعت جائز نہیں۔ الراقم عبدالسلام پانی پتی۔ شخص مذکور اگر مرزا کے کفریہ معتقدات پر اطلاع حاصل کرنے کے بعد اس کی تکفیر کرے تو فبہا ورنہ وہ بھی قادیانی کے ساتھ کفر میں ہم رشتہ ہیں۔ اس کی بیعت اور امامت جائز نہ ہوگی۔ حررہ خلیل احمد

الجواب صحیح: عبداللطیف سہارنپوری

الجواب صحیح: ثابت علی سہارنپوری

الجواب صحیح: محمد کفایت اللہ سہارنپوری

الجواب صحیح والقول نجیح: غلام محمد ہوشیارپوری

الجواب صحیح: حافظ محمد شہاب الدین لودھیانوی

بمقتضائے کو الف مندرجہ بیان سائل ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح و درست ہے۔ اور ہر ایک جواب کی تائید کے ادلہ قطعیہ مؤید ہیں اور کتب شرعیہ اس سے مملو۔ کتبہ احقر خدام الحق للسمہ الولی مولانا غلام محمد ہوشیارپوری۔

الجواب صحیح : محمد ابراہیم وکیل اسلام ۔ لاہور ۔ رأیتہ فوجدتہ صحیحا نبی بخش حلیم رسول نگری ۔ اصاب من اجاب ۔ فضل احمد رائے پور گجران ۔
الجواب صحیح : محمد رکن الدین نقشبندی ساکن الور ۔ ما اجاب بہ المجیب فہو مصیب غلام احمد امرتسری ۔

جواب صحیح ہے ۔ خادم شریعت ابو الہاشم محبوب عالم سیدوی ضلع گجرات ۔
الجواب صحیح فتح محمد ۔ صح الجواب شیر محمد ۔ الجواب صحیح فقیر غلام رسول مدرسہ حمیدیہ لاہور الجواب صحیح فقیر غلام اللہ قصوری الجواب صحیح فتح محمد الجواب صحیح احمد علی شاہ اجمیری ھذا ھو الحق جمال الدین کھٹیالوی ۔ الجواب صحیح سلطان احمد گنجوی ضلع گجرات الجواب صحیح محمد عظیم متوطن گکھڑ ۔ المجیب مصیب ۔ احمد علی بٹالوی ۔
الجواب صحیح ۔ صدیق احمد دونوی ۔ جواب درست ہے ۔ احمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ ۔ الجواب صحیح : عنایت علی سہارنپوری ۔ الجواب صحیح محمد بخش سہرانی ۔
الجواب صحیح : حسن گل محمد خان مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند ۔ الجواب صحیح ۔ سید محمد مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند الجواب صحیح غلام رسول مدرسہ دیوبند ۔ الجواب صحیح عزیز الرحمن مفتی حنفی مدرسہ عالیہ دیوبند ما اصاب المجیب محمد حسن مدرسہ دیوبند ۔ الجواب صحیح ۔ بندہ محمود عفی عنہ اول مدرس مدرسہ دیوبند ۔ الجواب صحیح قادر بخش مہتمم جامع مسجد سہارنپور ۔
الجواب صحیح بندہ عبد المجید عفی عنہ الجواب صحیح علی اکبر عفی عنہ المجیب صادق ۔ عبد الخالق الجواب صحیح نور اللہ خان الجواب صحیح فتح علی شاہ المجیب مصیب عبد الرحمن الجواب صحیح بندہ محمد اسحاق عفی عنہ الجواب صحیح ابو عبد الجبار محمد جمال امرتسری ۔ الجواب صحیح رحیم بخش جالندھری الجواب صحیح بندہ عبد الصمد عفی عنہ مدرس مدرسہ دیوبند الجواب الصحیح عبد الکریم ساکن ٹنڈہ محمد خان ضلع حیدرآباد سندھ ۔ جواب صحیح ہے ۔ محمد یعقوب دیوبند ۔ الجواب الصحیح محمد رحیم اللہ ۔ دہلی ۔ الجواب صحیح والمجیب مصیب حبیب المرسلین مدرس اول مدرسہ حسین بخش ۔ دہلی ۔ الجواب صواب محمد وصیت علی مدرس مدرسہ مولوی عبد الرب صاحب دہلوی ۔ . . . . ھذا ھو الحق خادم حسن عفی عنہ

مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب دہلی ۔ الجواب صحیح محمد ناظر حسن صدر مدرس عربیہ
فتح پوری ۔ دہلی ۔ الجواب صحیح محمد عزیز احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی المجیب مصیب
محمد اکرم عفی عنہ مدرس مدرسہ باڑہ ہندو راے دہلی الجواب صحیح بندہ ضیاء الحق عفی عنہ دہلی
الجواب صحیح : حبیب احمد مدرس مدرسہ فتح پوری ۔ الجواب صحیح ولی محمد کرنالوی ۔ ایسے آدمی کی
بیعت کفر ہے اور مسلمان جاننا درست نہیں ۔ احمد علی عفی عنہ الجواب صحیح عبداللہ خان
مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ جو ایسے مدعی کو اس کی اقاویل کاذبہ اور دعاوی باطلہ میں سچا جانتا
ہے اور راضی ہے وہ بھی کافر ہے ۔ اس لیے کہ الرضاء بالکفر کفر ۔ محمد عبدالغفار خان
رامپوری ۔ ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ ۔ محمد معز اللہ خان رامپوری ۔

ایسے صریح منکر کو مسلمان سمجھنا تو گویا خود مسلمانی سے خارج ہونا ہے ۔ ابوالعلم سید محمد اعظم
مفتی حنفی شاہجہانپور ۔ جو شخص مرزا غلام احمد کے عقائد مخالف کو اچھا جانے اس کے پیچھے نماز
درست نہیں ۔ اور نہ اس سے کسی کو بیعت کرنا جائز ہے ۔ ابو یوسف محمد میرٹھی ۔ جواب صحیح ہے ۔
محمد عبداللہ علی گڑھ ۔ مرزا اور اس کے اتباع کی مثل میرے نزدیک اسلامی فرقہ میں ایسا کافر
کوئی نہیں ۔ العاجز عبدالمنان وزیر آبادی ۔ جو ایسے اعتقاد والے کو مسلمان جانے وہ شخص بھی
کافر ہے ۔ جمال الدین ریاست کشمیر ۔ الجواب صحیح ۔ احمد جی علاقہ چھچھ الجواب صحیح
سید محمد حسین واعظ ساڈھورہ ۔ جو شخص مرزا کے عقائد سے ناواقف ہو کر مسلمان کہتا ہے تو
وہ بھی اسلام سے خارج ہے ہرگز امامت کے لائق نہیں ۔ عبدالجبار عمر پوری دہلی کشن گنج ۔
جو شخص مرزا قادیانی کے حق میں باوجود علم اس بات کے کہ وہ اپنے آپ کو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام
پر تفضیل دیتا ہے اور دعویٰ رسالت کرتا ہے حسن ظن رکھتا ہو ۔ اور اس کو مسلمان کہتا ہو
تو وہ شخص خود دائرہ اسلام سے خارج ہے ۔ ایسے شخص کی امامت و بیعت شرعاً ہرگز
جائز نہیں ۔ اور اہل اسلام کو اس سے اجتناب لازم ہے ۔ حررہ محمد خدا بخش عفی عنہ پشاوری

مرزا کو یہ شخص اگر بنا بر جہالت کے مسلمان سمجھتا ہے تو معذور سمجھا جائے گا اور اگر
باوجود اس کے ایسے دعاوی کفریہ اور اعتقادیہ باطلہ کے اس کو محض کلمہ گوئی پر مسلمان جانتا
ہے تو خود اس کے اسلام پر خطرہ ہے اس کو پہلے تعلیم کافی دی جائے اگر نہ سمجھے پھر اس کی

امامت اور بیعت کو بالکل چھوڑ دیا جائے۔ حررہ عبد الحق الملتانی۔ الجواب صحیح۔ محمود عفی عنہ ملتانی۔ الجواب صحیح محمد فیض اللہ ملتانی عفی عنہ۔

ضمیمہ رسالہ ھذا

منقول از روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ۲۱ ستمبر ۱۹۰۶ء

میرزا صاحب قادیانی تمام مسلمانانِ عالم کو کافر کہتے ہیں۔

آج میں نے پیسہ اخبار مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۳ زیر "مضمون خاص" کو دیکھا جس میں درج ہے کہ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور مرزا صاحب قادیانی کا ایک خط بغرض اشاعت بھیجتے ہیں جس کا تذکرہ انجمن اسلامیہ لاہور میں تھا کہ مرزا صاحب سوائے اپنے مریدوں کے باقی تمام مسلمانانِ عالم کو کافر کہتے ہیں۔ بذریعہ خط ان سے دریافت کرنا چاہیئے کہ ضرور ان کا یہ عقیدہ یا قول ہے۔ ممکن ہے کہ یہ خط مرزا جی کے اسی استفسار کا جواب ہو۔ وہ اصل خط بھی مرزا جی کا اس اخبار میں درج کیا گیا ہے جس کے دیکھنے سے میں حیران ہوں کہ خداوندا! کوئی جھوٹ کی انتہا ہو گی جو مدعی نبوت و رسالت کی طرف سے پبلک میں شائع ہوتی ہے۔ مرزا جی کا اس ایچ پیچ سے لکھنا کہ مسلمان مولویوں نے مجھ کو کافر کہا اور کفر کے فتوے لکھے۔ چونکہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ جو مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔ انہوں نے مجھ پر فتوے کفر کے لگائے اور وہ خود کافر ہو گئے۔ اور ہماری طرف سے سبقت نہیں ہوئی۔ اگر کوئی کاغذ ہمارا لکھا ہوا ہو تو پیش کیا جاوے اس لئے ہم ان مسلمانان کو کافر کہنے کے واسطے مجبور رہتے۔ ملخصاً

مرزا جی کا ایسا لکھنا محض جھوٹ ہے۔ اصل معاملہ یہ ہے کہ مرزا جی نے جب تمام مسلمانوں کے برخلاف اپنی نئی راہ نکالی اور اپنے عقائد مسلمانوں کے برخلاف کر لیے تب علمائے اسلام ہندوستان اور عرب نے مجبوراً مرزا جی پر کفر کے فتوے دیئے کہ مرزا جی اور اس کی جماعت کافر اور مرتد ہے۔ عقائد مرزا جی کے بہت سی کتب میں درج ہیں جن کی تفصیل نہیں۔ دو سو تے عقائد عام فہم یہ ہیں۔

(الف) کہ مرزا جی انبیاء علیہم السّلام پر سخت بیہودیانہ الزام لگا کر فحش ماں بہن کی گالیاں دیتے ہیں، تو ہین کسی نبی کی ہو کفر ہے۔

(ب) دعوٰے نبوت اور رسالت کا کرتے ہیں اور اپنے منکر کو کافر کہتے ہیں۔ یہ دونوں عقائد صریح کفر ہے۔

مرزا صاحب نے اپنی رسالت اور نبوّت کے منکروں کو کافر کہا ہے اور عذاب دوزخ کے مستحق لکھا ہے اور دیگر مرزائیوں نے بھی مرزا صاحب کے منکروں کو کافر لکھا ہے، وھو ھذا۔

(۱) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ بلفظ براہین احمدیہ ص ۲۲۹-۴-۵۰۲۔ ترجمہ کہدے غلام احمد) اگر تم خدا سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو تب تم سے خدا محبت کرے گا۔

(۲) الہام قل جاءکم نور من اللہ فلا تکفروا ان کنتم مؤمنین بلفظ براہین احمدیہ ص۵۱۱ حاشیہ نمبر ۴ کہدے اے غلام احمد) خدا کی طرف سے نور اترا ہے تم اگر مومن ہو تو انکار مت کرو۔ نتیجہ مرزا جی کا منکر کافر ہے) ۱۸۸۴ء

(۳) میں نبی ہوں، میرا انکار کرنے والا مستوجب سزا ہے۔ بلفظہ توضیح مرام مرزا جی کی الہامی کتاب ص۱۸ ۱۳۰۸ ہجری۔

الہام: قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا ای مرسل من اللہ بلفظ معیار الاخیار مرزا جی کا ص۳۰۲ ۱۸۹۹ء ترجمہ کہدے (غلام احمد) کہ اے تمام دنیا کے لوگو فی الواقع میں اللہ تعالےٰ کا رسول ہوں، تم سب کے واسطے یعنی میں اللہ کا رسول ہوں۔ (۶) ان لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں جو زمین پر رہتے ہیں، خواہ وہ یورپ کے رہنے والے ہیں اور خواہ امریکہ کے بلفظ مرزا کی تحریر اپنی جماعت کے لئے ص۳ ماہ نومبر ۱۸۹۹ء

(کافر کے پیچھے نماز پڑھنا قطعی حرام ہے)

میاں شمس الدین صاحب سیکرٹری انجمن حمایت اسلام کو مخاطب کر کے تم میرے

منکر ہو۔ تمہاری دعائیں طاعون کے بارہ میں قبول نہیں ہوں گی کیونکہ تمہارے مناسب حال اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حکم دیا ہے "ما دعاء الکافرین الا فی ضلال" بلفظ مرزا جی کا دافع البلاء صلا اپریل ۱۹۰۲ء۔ ترجمہ۔ کافروں کی دعا گمراہی میں ہے۔ (۱۰) الہام فاتقوا اللّٰہ ایھا الفتیان واعرفونی واطیعونی ولا تموتوا بالعصیان بلفظ خطبہ الہامیہ صلا۔ ترجمہ۔ اے جوانو! خدا سے ڈرو اور مجھے پہچانو اور میری پیروی کرو۔ اور گناہ نافرمانی میں نہ مرو (۱۲) وان انکاری حسرات علی الذین کفروا بی وان اقراری برکات للذین یترکون الحسد و یؤمنون بلفظ خطبہ الہامیہ صلا ترجمہ۔ بلاشبہ میرا انکار ان لوگوں کے لئے حسرتیں ہیں جنہوں نے میرے ساتھ کفر کیا اور بلاشبہ میرا اقرار ان لوگوں کے لئے برکتیں ہیں جنہوں نے حسد کو چھوڑ دیا۔ اور مجھ پر ایمان لے آئے (۱۳) اس وقت بھی خدا کا رسول تمہارے درمیان ہے جو مدت سے تم کو ان عذابوں کے آنے کی خبر دے رہا ہے پس سوچو اور ایمان لاؤ تاکہ نجات پاؤ۔ بلفظ مرزا جی کا اشتہار الندا من وحی السماء ۲۱ اپریل ۱۹۰۵ء

نتیجہ (مرزا جی پر ایمان لانے سے نجات ہے)

۲۶ دسمبر ۱۹۰۵ء کو عبدالکریم کی قبر سے تابوت نکالا گیا اور بہشتی مقبرہ میں پہنچایا گیا۔ دوبارہ جنازہ پڑھا گیا۔ مزار پر مرزا صاحب نے یہ شعر لکھوایا ؎

مسیحا کو جو مانے اس کو وہ مومن سمجھتا تھا
مسیحائی کا منکر شخص نزدیک اس کے کافر تھا

الہام قطع دابر القوم الذی لا یؤمنون۔ بلفظ اخبار بدر ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء ترجمہ اس قوم کی جڑ کاٹ ڈالی گئی جو مرزا جی پر ایمان نہ لائی۔

نوٹ: جس شہر میں یہ فتویٰ پہنچے وہاں کے مسلمانوں کو لازم ہے کہ اسے لپٹے ہاں طبع کرا کر لوگوں میں تقسیم کریں تاکہ وہ مرزا کے عقائد سے واقف ہو کر اس کے دھوکے سے بچیں اور اسلامی مجلسوں اور محفلوں میں پڑھ کر سنائیں اور سعادت دارین حاصل کریں۔